تدریب المعلّمین

یعنی

رہنمائے مدرّسین

www.KitaboSunnat.com

تالیف

الشیخ المقری محمد ادریس العاصم

فاضل مدینہ یونیورسٹی

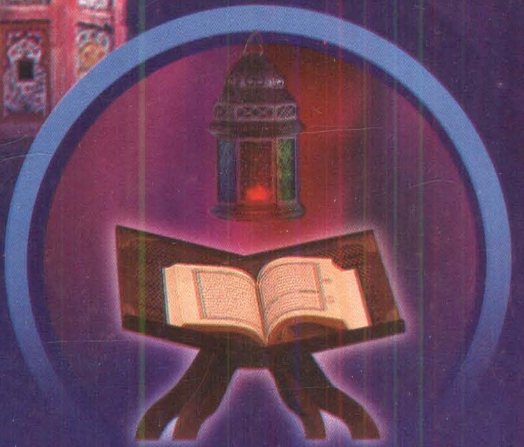

قرأت اکیڈمی ®

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

تدریب المعلّمین

یعنی

رہنمائے مدرّسین

تالیف:

الشیخ المقری قاری محمد ادریس العاصم
فاضل مدینہ یونیورسٹی

قرأت اکیڈمی ®
28-الفضل مارکیٹ 17-اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423
0300 - 4785910
0332 - 4785910

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتباہ

قراءت اکیڈمی® کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت
کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ
قراءت اکیڈمی® کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز
نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب .... تدریب المعلمین یعنی رہنمائے مدرسین

مؤلف .... الشیخ المقری قاری محمد ادریس العاصم

طابع وناشر .... قراءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

کمپوزنگ .... محمد حسن خان Cell: 0322-4382203

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ القراء شیخ المجودین حضرت قاری محمد صدیق لکھنوی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم))

امابعد فاضل مصنف قاری محمد ادریس عاصم صاحب کی "تدریب المعلمین" مختلف مقامات سے دیکھی جس میں طریقہ تعلیم و تعلم' تعلقات اساتذہ و تلامذہ' قواعد تجوید مفردات کی مشق' لحن جلی ولحن خفی کی تعریف' معلم و متعلم کے اوصاف' جمع قرآن کے ادوار' وغیرہم' غرضیکہ ہر اعتبار سے معلمین و متعلمین قرآن کے لیے ایک بیاض ہے اور تمام رہنما اصول و قواعد کتاب مذکورہ میں موجود ہیں جسے فاضل مصنف نے نہایت ہی سعی و محنت سے مرتب کیا ہے' امید ہے کہ یہ مبارک مجموعہ معلمین قرآن کے لیے نہایت مفید اور نافع ہوگا' اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے اور عوام الناس کو اس سے زیادہ سے زیادہ نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور فاضل مصنف کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یارب العلمین۔

قاری محمد صدیق لکھنوی دامت برکاتہم

۳-۵-۹۴

مدرسہ نظامیہ قرآنیہ

قلعہ شاہ فیصل شہید (قلعہ گوجر سنگھ) لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَالطُّلَّابِ وَالْقُرَّآءِ وَالْمُجَوِّدِيْنَ))

اما بعد! اس پُر فتن دور میں جب کہ دین سے دوری لحہ بہ لحہ بڑھتی جا رہی ہے قابل مبارک ہیں۔ وہ والدین جو اس گئے گزرے دور میں اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں اور قابل صد مبارک ہیں وہ سعادت مند بچے جو بحمدہ تعالیٰ علم دین سے آراستہ ہو رہے ہیں اور لائق صد احترام ہیں وہ قابل فخر اساتذہ کرام جو خدمت قرآن میں مصروف ہیں۔

کسی بھی دینی ادارے کا بخیر و خوبی انتظام و انصرام کا انحصار اس بات پہ ہوتا ہے کہ وھاں حصول علم کے لیے آنے والے طلباء اور تعلیم دینے والے اساتذہ کرام کا باہمی تعلق آپس میں محبت۔ یگانگت اور پڑھائی کے مسلمہ اصول و قواعد کے مطابق ہو۔ یہ اصول و قواعد کیا ہوں؟ طالب علم کن امور کی انجام دہی میں مستعدی برتیں؟ استاد کن امور اور قوانین کو پیش نظر رکھیں؟ ان اصول و قواعد کی ہیئت کیا ہو؟ پڑھانے کا طریقہ کار کیا ہو؟ مدرسے میں رہن سہن کا طریقہ کیا ہو؟ انہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر نظر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "تدریب المعلمین" ترتیب دی ہے۔ حکومت نے انگریزی سکولوں اور کالجز کے اساتذہ کے لیے باقاعدہ اس سلسلے میں سکول اور تربیتی کالج قائم کیے ہیں جہاں پر مختلف کورسز مثلاً اوٹی، سی ٹی وغیرہ اور دیگر تربیتی کورسز ان انگریزی سکولوں کے اساتذہ کو کرائے جاتے ہیں اور کسی بھی استاذ کے لیے سرکاری سکول میں ملازمت حاصل کرنے کے لیے لازمی شرط بھی جاتی ہے کہ وہ ان کورسز کو پاس کر چکا ہو۔

لیکن بدقسمتی سے دینی مدارس میں ایسے کورس کا اہتمام نہیں ہے بلکہ اس مقصد کے لیے بنیادی رہنما اصول وقواعد پر مشتمل کوئی مستند کتاب بھی مطبوع نہیں۔

راقم کا کئی بار یہ خیال ہوا کہ فارغین قراء کرام اور اساتذہ کو ایسا تربیتی کورس کروانے کا اہتمام کیا جائے جس میں ان کو معلومات مہیا کی جائیں کہ طلباء کو کس طرح پڑھانا ہے۔ ان پر کس طرح کنٹرول کرنا ہے۔ ان کی اخلاقی اور تعلیمی تربیت کس نہج پر کرنا ہے اور موجودہ دور میں اساتذہ اور طلباء میں جو خامیاں ہیں وہ کس طریقے پر دور کرنی ہیں مگر مصروفیات اور دیگر تعلیمی مشاغل اس کام کو منصۂ شہود پر لانے میں مانع رہے۔ انشاء اللہ العزیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے توفیق دی تو اس نوعیت کا تربیتی کورس ضرور شروع کیا جائے گا۔

ان تمام درج بالا امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ اہم نکات اور رہنما اصول جو کہ اپنے تدریسی تجربے اور مشاہدات نیز اپنے قابل صد احترام اساتذہ عظام کے ارشادات کا کشیدہ عطر اور ان کی کتب سے اخذ شدہ اقوال پر مشتمل یہ تمام امور احاطۂ تحریر میں لا کر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے التجا ہے کہ میری اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور اس کی کمزوریوں سے درگزر فرمائے اور روز محشر نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب ذوالجلال والاکرام۔

موجودہ ایڈیشن میں تدریب المعلمین پر نظر ثانی کی گئی ہے غیر ضروری اور مکرر مباحث

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خارج کیا گیا ہے اور صرف ان امور کو زیر بحث لایا گیا ہے جو ایک طالب علم اور ایک استاذ کے لیے نہایت ضروری ہیں تیز طلباء اور اساتذہ کے لیے قابل مطالعہ کتب کے جابجا نام لکھے گئے ہیں تا کہ طلباء اور اساتذہ میں مطالعہ کا شوق پروان چڑھے۔ تجوید اور قرآءت کے معلمین و متعلمین دونوں سے میں گزارش کروں گا کہ اپنے اندر مطالعے کا ذوق پیدا کریں انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

خادم القرآن محمد ادریس عاصم لاہوری

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

حال صدر مدرس المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن

بنگلہ ایوب شاہ جامع مسجد اہلحدیث

اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

رجب المرجب ۱۴۱۴ھ جنوری ۱۹۹۴ء

نظر ثانی: ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مارچ ۲۰۰۹ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام سے التماس

سب سے پہلے تو میں ان اساتذہ کرام سے جو ناظرہ، حفظ، تجوید و قراءت پڑھانے کا کام کر رہے ہیں اور خدمت قرآن میں مشغول ہیں ان سے عرض کروں گا کہ آپ جس کام میں مشغول ہیں اس کو حقیر یا کمتر نہ سمجھیں۔ اس کو اپنی خوش نصیبی سمجھیں کہ اللہ وحدہ لاشریک کی ذات نے آپ کو اپنی کتاب عظیم کی تعلیم کے لیے مخصوص کیا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ ہیں

❶ ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ .))

(متفق علیہ وعن معاویۃؓ)

"اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اسے اپنے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔"

❷ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ .)) (رواہ البخاری)

"تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔"

❸ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ .)) (بخاری عن ابو ہریرہؓ)

"جو شخص کسی راستہ پر اس لیے چلے کہ اس میں علم کو تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ ((مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا .))

(مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

"جو شخص ہدایت کی طرف کسی کو بلاتا ہے۔ اس کو بھی مثل ان لوگوں کے ثواب ملتا ہے جو اس ہدایت پر چلتے ہیں اور ہدایت پر چلنے والوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جاتی۔"

۵ ((مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ .)) (ترمذی عن انسؓ)

"جو علم کی طلب میں نکلتا ہے۔ وہ واپس ہونے تک مجاہد فی سبیل اللہ شمار ہوتا ہے۔"

۶ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ .)) (ابوداود و ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

"کسی شخص سے کوئی علمی بات پوچھی جائے اور وہ چھپائے ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔"

۷ ((فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ .))

(ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ عن ابن عباسؓ)

"ایک عالم شیطان پر ہزار (بے علم) عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔"

۸ ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی .))

(ترمذی' دارمی عن سخبرۃ الازدی' مشکوٰۃ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو علم طلب کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کے لیے یہ علم کفارہ بن جاتا ہے۔"

❾ ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ .)) (ترمذی عن ابی ھریرۃؓ مشکوۃ)

"فرائض (یعنی وہ احکام جن کا کرنا فرض ہے) اور قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں عنقریب اٹھا لیا جانے والا ہوں۔"

ایسی عظیم خوشخبریوں کے بعد یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اس قدر عالی شان کام اسی قدر توجہ اور تندہی کا تقاضا بھی آپ سے کرتا ہے۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اس زمانے میں جو والدین اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں وہ قابل مبارک ہیں لہٰذا جو بچے آپ کے پاس مدرسے میں تعلیم قرآن کے حصول کے واسطے آ رہے ہیں۔ ان سے حد درجہ محبت' الفت' پیار اور شفقت سے پڑھانے کا معاملہ کریں گے تبھی وہ تحصیل علم کر سکیں گے۔ نرمی اور پیار ایسے ہتھیار ہیں جو ٹیڑھے سے ٹیڑھے آدمی کو بھی راہِ راست پر لے آتے ہیں۔ بچوں کو جسمانی سزا بہت زیادہ مجبوری کی حالت میں دیں جہاں آپ محسوس کرتے ہوں کہ اب اس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ دنیاوی جاہ وحشم کی چکا چوند اور لہو لہب کے لوازمات ہی اس قدر زیادہ ہیں کہ بچے کے لیے اپنی پڑھائی پر دھیان دینا مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں اگر آپ کی بے جا مار پٹائی سے بچہ حصولِ علم سے دستبردار ہو گیا تو یہ ایک بہت بڑا نقصان ہو گا جس کی تلافی شاید ممکن نہ ہو سکے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد وضوابط برائے طالب علم

یہ قواعد وضوابط وہ ہیں جن پر حصول علم کے لیے آنے والے بچوں کو پابند ہونا چاہیے اور ضروری ہے کہ اس سلسلے میں بچوں کے والدین بھی ان قواعد وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھیں تو یقیناً بچوں کی تعلیم اور مدرسے کے انتظام وانصرام میں ممد ومعاون ہوں گے۔

۱ چھٹیوں کی ممانعت:

کوئی بھی بچہ مدرسے میں داخلے کے وقت یہ بات ذہن نشین کر لے کہ اس کو مقررہ چھٹیوں کے علاوہ کسی قسم کی کوئی اضافی چھٹی نہیں دی جائے گی اور اگر وہ ایسی کوئی کوشش کرے گا تو اس سے سختی سے بازپرس کی جائے گی اور بصورت شدیدہ اس کو مدرسے سے خارج بھی کیا جا سکتا ہے۔ مقررہ تعطیلات کے بعد بھی جو طالب علم وقت پر حاضر نہ ہوگا۔ اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے گا۔

۲ چھٹی کی اجازت کی شرط:

ایسی شدید تکلیف جس میں اٹھ کر سبق یاد کرنا بالکل دشوار ہو اور غشی جیسی حالت ہو تو ایسی صورت میں سبق سے چھٹی کی اجازت ہوگی۔

۳ جمعۃ المبارک کی چھٹی کی بندش:

ایسے طالب علم جو پورے ہفتہ کے دوران اکثر اپنے سبق پارہ اور منزل یاد نہیں کر پائیں گے۔ جمعۃ المبارک کی چھٹی کے حقدار نہ ہوں گے۔ بلکہ جب تک وہ اپنا سبق یاد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں سستی کا مظاہرہ کریں گے۔ان کی یہ چھٹی بند رہے گی۔

وہ طلباء جو اپنا پورا کام ہفتے میں مکمل کرتے ہیں وہ جمعہ کی چھٹی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ یہ دن برکت والا دن ہے۔مسلمانوں کی چھوٹی عید ہے اس میں بھی قرآن کا پڑھنا بہت زیادہ نفع کا باعث ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ اس دن میں بھی منزل کے ایک دو پارے ضرور پڑھیں۔

◆ دوران سبق نیند کا آنا:

دوران سبق جس طالب علم کو نیند تنگ کرے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ تازہ وضو کر لے یا اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے اچھی طرح مسل لے۔امید ہے نیند دور ہو جائے گی۔اگر نینداس کی کسی بیماری کی وجہ سے ہے تو اس کا علاج بھی کروایا جائے کیونکہ نیند کا زیادہ آنا اچھی بات نہیں ہے۔

◆ مدرسے سے باہر جاتے ہوئے اجازت لے کر جانا:

کسی طالب علم کو ماسوا اوقات تعلیم اگر مدرسے سے باہر جانا ہو تو ضروری ہے کہ وہ مدرسے میں استاذ یا کسی ذمہ دار شخص کو آگاہ کر کے جائے۔

◆ سبق کے اوقات کی پابندی:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے تعلیمی ٹائم (یعنی صبح کے وقت) میں ہی سبق اور سبقی پارہ ضرور بالضرور سنائے۔

◆ اوقات تعلیم میں مہمان سے ملنے کی ممانعت:

اوقات تعلیم میں ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی مہمان سے ملاقات نہیں کر سکتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ طالب علم کا مہمان آتا ہے اور طالب علم فوراً بہانہ کر کے سبق سے اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ یہ چیز مہمان اور طالب علم دونوں کو سوچنی چاہیے ضروری ہے کہ مہمان پڑھائی کے اوقات میں نہ آئے اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے اوقات تعلیم میں آ جائے تو مہمان خانے میں بیٹھ جائے اور اوقات تعلیم کے بعد ملاقات کرے، دوران تعلیم ملنے سے طالب علم کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور اس کے بعد اس کا دل بھی پڑھائی میں نہیں لگے گا۔

طالب علم میری اس نصیحت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ اگر وہ اپنے کسی غیر ضروری مہمان کو اوقات تعلیم میں بے رخی سے پیش آ کر ٹال دیں گے تو وقتی طور پر تو وہ مہمان ناراض ہو جائے گا لیکن جب یہی طالب علم اچھے نمبر اور اعلیٰ درجہ میں پاس ہو کر اپنے گھر، گاؤں یا شہر جائے گا تو وہ ناراض ہو جانے والا شخص یہ سوچے گا کہ اس نے واقعی محنت کر کے اپنا پھل پالیا اور اس کا دورانِ تعلیم بے رخی سے پیش آنا بجا تھا کیونکہ وہ اسی مقصد کے لیے گیا تھا۔ بخلاف اس کے اگر طالب علم اسی مہمان کو خوب سیر کرائے گا۔ کھلائے پلائے گا اور خوب خدمت کرے گا۔ اور اوقات تعلیم کا بیڑہ غرق کرتے ہوئے اسے لیے لیے پھرے گا اور بعد ازاں تعلیمی حالت کے لحاظ سے فیل ہوا یا کمزور رہ گیا تو یہی مہمان اس کے گھر، گاؤں یا شہر میں اس کے خلاف یہ شہادت دیتا ہوا ملے گا کہ ہاں جی اس نے تو فیل ہونا ہی تھا کیونکہ اس کا پڑھائی کی طرف بالکل دھیان نہیں تھا جب میں گیا تو مجھے بھی لے کر پھرتا رہتا تھا۔ معلوم ہوا کہ علم دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے اور جہالت سے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں۔

۹ ناشائستہ لوگوں سے ہر لحہ اجتناب:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے ربط ضبط نہیں رکھے گا جو اخلاقی یا کسی اور برائی میں مبتلا ہوں اور نہ ہی مدرسے سے باہر کسی فرد سے دوستی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھانے کی کوشش کرے گا۔

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اگر کسی شخص کے کردار کا پتہ کرنا ہے تو اس کے دوست دیکھے لیے جائیں کہ وہ کن عادات و اطوار کے مالک ہیں۔ اس سے ایسے شخص کے متعلق بالکل واضح معلوم ہو جائے گا کہ اس کی اپنی عادات و اطوار اور ذہنیت اور کردار کس نوعیت کا ہے۔ آیا یہ علم دوست ہے یا بے راہ رو۔

❾ دوران تعلیم چہرے کو کھلا رکھنا:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ دوران تعلیم وہ چہرے کو کھلا رکھے چہرے کو رومال یا کسی اور کپڑے سے چھپانے کی کوشش نہ کرے۔

❿ سبق یاد کر لینے پر مطلع کرنا:

ایسے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ جس کو استاد صاحب نے سبق دھرانے یا کچا ہونے کے سبب یا بہت زیادہ اغلاط ہونے کی وجہ سے دوبارہ یاد کرنے کے لیے کہا ہو تو اس پر لازم ہے کہ سبق یاد ہونے پر وہ استاد کو اس کے متعلق اطلاع کرے۔

⓫ صفائی کا خاص خیال رکھنا:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رہنے کی جگہ، پڑھنے کی جگہ بلکہ مدرسے اور مسجد تمام جگہ صفائی کا خاص خیال رکھے اور اس میں کسی صورت بھی گندگی نہ پھیلائے۔

⓬ مدرسے کی اشیاء اور سامان کی حفاظت:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدرسے اور مسجد کے ساز وسامان کی حفاظت کرے ان کو مناسب انداز میں استعمال کرے ان کو خراب کرنے اور نقصان پہنچانے سے گریز کرے جو طالب علم مدرسے یا مسجد کے سامان کا نقصان کرے گا وہ ان اشیاء کی درستگی کا بھی ذمہ دار سمجھا جائے گا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ مدرسے میں پانی اور بجلی وغیرہ کے استعمال کی احتیاط:

مدرسے میں پانی، بجلی اور گیس وغیرہ کا استعمال بھی طالب علم کفایت اور احتیاط سے کرے بے جا بجلی اور پانی کا استعمال مدرسے کے اوپر اضافی مالی بوجھ کا سبب بنے گا جو کسی طرح بھی مستحسن اقدام نہیں کہلائے گا۔

⑭ لباس کی صفائی ستھرائی:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت صاف ستھرے اور سادہ لباس کا اہتمام کرے تاکہ اس سے انسیت پیدا ہو اگر وہ گندے اور میلے لباس میں رہے گا تو ساتھی اور استاذ اس سے ملنے میں دشواری محسوس کریں گے۔

جیسا کہ حدیث مبارک ہے۔

((اَلنَّظَافَةُ نِصفُ الْإِيمَان .))

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

⑮ آرام کے ٹائم کی پابندی کرنا:

ضروری ہے کہ طالب علم رات کو عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائے تاکہ سبق کے اوقات میں کسل اور سستی کا شکار نہ ہو۔ جب سونے کے اوقات ہوں تو فوراً آرام کے لیے لیٹ جائے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ دو تین طالب علم مل کر بیٹھتے ہیں اور خوب باتیں کرتے ہیں یا کھانے پینے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس طرح خود بھی بے ترتیبی کا شکار ہوتے ہیں اور دیگر سونے والے طلباء کی بے آرامی کا بھی باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح سونے کے اوقات میں مدرسے سے باہر پھرنا خواہ مخواہ فضول آوارہ گردی دراصل اوقاتِ تعلیم کا ہی نقصان ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦ استاد کے مہمان کا بھی احترام:

استاد کے مہمان کی موجودگی میں طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کو زیادہ مودب ثابت کرے اور کسی قسم کی لاپرواہی کا ثبوت نہ دے۔

١٧ استاد کی غیر موجودگی میں قائم مقام کا احترام:

استاد کی غیر موجودگی میں ان کے مقرر کردہ شخص۔ استاذ یا طالب علم سے بھی عزت واحترام اور فرمانبرداری والا معاملہ کرے اور گستاخی سے پیش نہ آئے۔

١٨ تمام خادمین قرآن خصوصاً اپنے اساتذہ کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرنا:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صبح سبق کا آغاز کرنے سے قبل اپنے ان محسنوں اور خادمین قرآن اور ان اساتذہ کرامؒ کے لیے دعا مغفرت ضرور کرے جن کی محنتوں اور کام کی بدولت یہ علم خوب پھیلا ہے۔

١٩ استاذ کی آواز پر فوری جواب دینا:

اگر استاد محترم کسی طالب علم کا نام لے کر اس سے کوئی بات کریں یا اس سے کوئی سوال کریں تو ضروری ہے کہ ان کا جواب فی الفور دیا جائے۔

٢٠ نماز باجماعت کی پابندی:

اگر کوئی طالب علم فارغ اوقات میں مدرسے سے کہیں باہر جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے وقت جماعت میں ضرور شامل ہو۔ اسی طرح اوقات تعلیم کے علاوہ کہیں کسی کام سے جائے تو سبق کا وقت شروع ہونے سے قبل لازماً مدرسے میں واپس آجائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱ کام کی ذمہ داری کا جواب دہ ہونا:

استاد محترم کسی طالب علم کے ذمہ کوئی کام لگائیں تو اس کی بابت استاذ کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ اس بات کے انتظار میں نہ رہے کہ استاد صاحب خود دریافت کریں گے تو بتاؤں گا یہ غلط طریقہ کار ہے۔

استاد جس کام سے کسی طالب علم کو بھیجیں فوراً اس جگہ پہنچے اپنے کام کے لیے کہیں اور نہ چل پڑے۔ اپنے کام کو ترجیح دیتے ہوئے پہلے کرنا اور استاذ کے کام کو مؤخر کر دینا اور اپنے کام کے بعد انجام دینا یہ وطیرہ بہت غلط ہے اور بے ادبی میں داخل ہے۔

۲۲ مدرسے کے نظم وضبط کی پابندی

ضروری ہے کہ طالب علم مدرسے کے نظم وضبط کو ملحوظ خاطر رکھے اور درسگاہ میں بھی غیر ضروری باتوں' فضول کاموں سے سختی سے اجتناب کرے اور اپنی تمام تر توجہ مکمل طور پر پڑھائی کی طرف مبذول رکھے۔

۲۳ استاد کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھے:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ استاذ کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھے۔ واضح اور صاف الفاظ میں اپنا سبق سنائے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بڑے ادب سے سوال کرے۔ اپنی نظریں سبق پر رکھے۔

۲۴ قرآن حکیم اور دیگر سبقی کتب کا احترام:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن حکیم کا از حد احترام کرے اور اس کے جزدان یا اس کے صفحات سے نہ کھیلے۔ اس کو بلندی پر رکھے۔ دائیں ہاتھ میں قرآن کو تھامے۔ قرآن کو زمین پر گرنے سے بچائے اسی طرح اپنی دیگر سبقی کتب کا بھی احترام کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً قرآن کریم اور دیگر کتب کو باوضو ہو کر پڑھے' باوضو ہو کر پڑھنے میں برکت ہے۔ اس سے انسان کو انہاک علمی نصیب ہو گا اور وساوس سے ذہن پاک رہے گا۔

◈ تعلیم سے قبل مسواک ضرور کرے:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیم کے اوقات سے قبل مسواک ضرور کرے۔ اس کی حدیث میں بھی بڑی تاکید آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاتٌ لِلرَّبِّ .)) (بخاری)

"مسواک منہ کو پاک کرتی ہے اور رب کی پسندیدگی کا باعث ہے۔"

قرآن کا بھی ارشاد ہے

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝﴾

"قرآن کہ نہ چھوا جائے مگر پاکی کی حالت میں۔"

مسواک کرنے کے ویسے بھی بہت فوائد ہیں۔ اس سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔ گلا صاف ہوتا ہے۔ معدہ صحیح ہوتا ہے۔ منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے نظر تیز ہوتی ہے۔ وغیرہ جب منہ سے بدبو آئے گی تو اس کی وجہ سے استاذ اور دیگر ہم سبق رفقاء اس سے اجتناب برتیں گے اور مَرْضَاتٌ لِلرَّبِّ والی کیفیت بھی اس طالب علم کو حاصل نہ ہو پائے گی لہٰذا یہ کیفیت تعلیم کے ضیاع کا سبب ہو گی۔

◈ استاد کے مصروف ہونے پر ادب:

جب استاد محترم کسی کام میں مصروف ہوں یا کسی سے بات کر رہے ہوں تو بدستور انہماک سے اپنے سبق کی طرف متوجہ رہے اور اگر کوئی بات کرنی ہو تو اسے استاذ کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراغت تک مؤخر کر دے۔

٭ استاد کو اپنی اغلاط پر مطلع کرنا:

جو طلباء استاد محترم کے پاس بیٹھ کر اپنا سبق سنائیں ضروری ہے کہ وہ استاذ محترم کو از خود اپنی اغلاط اور سبق کی کمزوریوں سے مطلع کریں استاذ کو پوچھنے کی نوبت نہ آئے۔

٭ مدرسے میں درجہ مراتب کا خیال رکھنا:

ضروری ہے کہ طالب علم مدرسے میں اپنے سے بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرے۔ نیز دیگر بزرگ حضرات کا بھی ادب کرے۔ لڑائی جھگڑے کی صورت میں تحقیق حال کے بعد قصور وار فریق کو استاذ سزا دینے کا مجاز ہوگا اور اس سزا کو بخوشی قبول کرے چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے ادب سے متعلق آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .)) (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم اور بدی کی ممانعت نہ کرے۔“

٭ ہر دم اللہ تعالیٰ سے بآسانی حصول علم کی دعا:

ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے حصول علم کے لیے آسانی پیدا کرنے اور علم نافع نیز علم کے اضافے کے لیے دعا کرنا بھی ضروری ہے۔ اور یہ دعا ہمیں قرآن نے سکھائی ہے۔

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ٥ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ٥ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ٥﴾

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک اور مقام پر قرآن نے ہمیں دعا بتلائی ہے:

﴿رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝﴾

یہاں یہ امر پیش نظر رکھیے کہ نبی کا علم مخلوق میں سب سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے معلم اللہ پاک خود ہوتے ہیں۔ اب یہاں باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور نبی ہیں۔ صاحب کتاب اور صاحب شریعت ہیں تو وہ اللہ سے دعا کر رہے ہیں تو امتی بطریق اولیٰ اس بات کا محتاج ہے کہ وہ اللہ سے زیادتی علم کی دعا کرے اور دعا بھی وہی زیادہ بہتر ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے یا قرآن میں موجود ہے۔ خصوصاً ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا ضروری ہے کیونکہ ہر فرض نماز کے بعد قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

۲۰ سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں سزا:

طالب علم کو سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں استاد محترم سزا بھی دے سکتے ہیں نیز بہت زیادہ سبق کچا ہونے کی صورت میں مقررہ چھٹیاں بھی اس طالب علم کی منسوخ کی جا سکتی ہیں۔ اور چھٹیوں کی یہ منسوخی اس کے ساتھ ظلم نہیں بلکہ اس کے لیے خیر خواہی اور بہتر تعلیم کے جذبے کے تحت کی جائے گی اور اس کا فائدہ طالب علم کو ہی ہوگا استاذ کا اس میں کوئی فائدہ نہیں۔

۲۱ سبق یاد کرنے کے اوقات:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سبق اوقات درس میں یاد کرنے کی کوشش کرے بصورت دیگر مغرب سے عشاء کا درمیانی ٹائم اور فجر سے قبل کا ٹائم سبق یاد کرنے کے لیے بہت موزوں ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظ اور ناظرہ کے طلباء کے لیے تعلیمی قواعد وضوابط

① سبق سنانے کا طریقہ:

سبق سنانے کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ واضح اور صاف پڑھے۔ ہر لفظ اور ان کی حرکات' صفات' غنہ' مدوذ' پُر یا باریک' کھڑا پڑا معروف حرکات' ہونٹوں کا بلا ضرورت ادائیگی میں نہ ہلانا وغیرہ غرض ان تمام چیزوں پر مضبوطی سے قائم ہونا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔

② سبق کے دوران غلطی:

جو طالب علم استاذ کے کہنے پر کسی کا سنے یا استاذ خود کسی طالب علم کا سنیں اور درمیان سبق غلطی آجائے تو طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ اسے اس قدر دھرائے کہ غلطی کا دوبارہ امکان بالکل موقوف ہو جائے۔

③ دو ساتھی طلباء میں سننے سنانے کا اختلاف:

اگر سننے والے اور سنانے والے طالب علم کا کسی غلطی کے متعلق اختلاف ہو جائے تو ضروری ہوگا کہ سننے والے طالب علم کی بات کا اعتبار کیا جائے۔

④ صحیح سبق نہ سننے پر مقرر کردہ طالب علم کو انتباہ

جب استاد صاحب کسی لڑکے کو کسی دوسرے لڑکے کا سبق سننے پر مقرر کریں اور وہ اس کو کمال ذمہ داری سے پورا نہ کرے تو اس پر سننے والا طالب علم پوچھ گچھ کے مراحل سے گزارے جانے کے قابل ہوگا اور ضروری ہوگا کہ اس کی اس نااہلی پر مناسب سزا دی جائے اور مقررہ سبق دوبارہ اس طالب علم کو سنانا ہوں گے نیز اس سلسلے میں سننے والے نگران سے اس بات کی بھی توقع رکھی جائے گی کہ وہ سنانے والے کی غلطیوں کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک ٹھیک نشاندہی کرے گا۔

دراصل سننے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امین مقرر کیا گیا ہے اور اگر وہ سبق سننے میں کوتاہی کا مرتکب ہوگا یا ذاتی رنجش کی بناء پر کوئی غلط بیانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے حضور خائن اور بددیانت قرار پائے گا اور بجائے ثواب کے گناہ کا مرتکب ہوگا۔

۵ غلطی پر نشان لگانا:

جب طالبعلم سبق، پارہ یا منزل میں غلطی کرے تو اسے ازخود اس غلطی کا نشان لگا لینا چاہیے تاکہ یاد کرنے کے دوران وہ ان کا تدارک کر سکے۔

۶ بھول چوک کیا ہے؟

ا: سبق میں اٹکنا: یعنی پڑھنے والا غلط پڑھے اور اس کو ازخود ہی درست کر لے۔

ب: سبق میں غلطی: یعنی پڑھنے والا غلط پڑھے اور اس کو ازخود درست نہ کر سکے۔

ج: تجوید کی غلطی: یعنی پڑھنے والا تجوید کے اصول وقواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے الفاظ ادا کرے۔

د: سبق میں رک کر سوچنا: یعنی ایسی غلطی جس کو پڑھنے والا رک کر کافی دیر سوچے اور پھر اٹکل یا شک سے پڑھے۔

ایسی تمام غلطیوں پر نشانی لگانا ضروری ہوگا۔

۷ استاذ کو سنانا:

استاذ کو سنانے کے دوران جو غلطی استاذ بتائے اس کو اس حد تک دہرانا کہ وہ یاد ہو جائے یا جب تک استاذ خود آگے پڑھنے کو نہ کہیں خود آگے پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔

۸ غلطی کی ازخود نشاندہی:

جب استاذ اجتماعی طور پر طلباء کا سبق سن رہے ہوں تو جس طالب علم کو غلطی لگے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود ہی غلطی کا نشان اپنے قرآن پر لگا لے۔

۹ صاف اور واضح پڑھنا:

طالب علم پر لازم ہے کہ وہ قرآن کو خوب واضح اور صاف پڑھے تاکہ سننے والے کو کسی مشقت میں مبتلا نہ ہونا پڑے نیز اس سے غلطی کا امکان بھی کم ہو جائے گا اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ طالب علم منہ کھول کر صاف واضح پڑھے تو آواز خوب اچھی نکلے گی۔

۱۰ قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنا:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ تجوید کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے حتی المقدور اچھی اور خوبصورت آواز سے قرآن کو پڑھے کیونکہ حدیث میں اس کی بابت تاکید آئی ہے۔

جیسا کہ احادیث مبارکہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ .))

(متفق علیہ۔ مشکوۃ۔ ریاض الصالحین)

"اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنا کہ اس نبی (ﷺ) کی آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھ رہے ہوں۔"

((لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ .)) (بخاری، مشکوۃ)

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔"

((حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا .)) (دارمی۔ مشکوۃ)

"قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ حسین بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن کو زیادہ کرتی ہے۔"

۱۱ بہت زیادہ غلطیوں پر سزا:

جو طالب علم باوجود یاد کرانے کے دوبارہ اس غلطی کو دھرائے گا تو وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

۱۲ مستقل ایک نسخے پر یاد کرنا:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے لیے ایک قرآن شریف کا نسخہ مخصوص کرلے اور اسی میں یاد کیا کرے اور غلطیاں بھی اس میں ہی لگائے۔ اس سے اس کو یاد کرنے میں بہت آسانی ہوگی بلکہ ساری زندگی کے لیے یہ مصحف اس کی راہنمائی میں معاون ہوگا۔

۱۳ یاد کرنے کا ایک اور اہم طریقہ:

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ چلتے پھرتے قرآن شریف کو پڑھنے کا معمول بنائے اس سے بھی یاد کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

۱۴ غلطی یاد کرنے کا طریقہ:

اگر کسی طالب علم کو کوئی غلطی لگے تو وہ اس کو اس قدر یاد کرے کہ اس کے دل میں یہ یقین بندھ جائے کہ انشاء اللہ اب وہ یہ غلطی ساری عمر نہیں کرے گا نیز اللہ پاک سے ہر دم اس سلسلے میں مدد و نصرت کی دعا بھی کرتا رہے۔

۱۵ سبق حتی المقدور اچھی طرح یاد کرنا:

ضروری ہے کہ سبق، پارہ اور منزل سنانے کے دوران قرآن حکیم کھول کر نہ دیکھا جائے۔ ایسا کرنے کی صورت میں اسے غلطی شمار کیا جائے گا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ طلباء کی تجویدی اغلاط کی اصلاح:

جو طالب علم تجوید کی اغلاط بہت زیادہ کرتے ہوں ضروری ہے کہ ان کو روزانہ زیادہ سے زیادہ مشق کرائی جائے تاکہ ان کی تجویدی اغلاط کی اصلاح ہو سکے اور ایسے لڑکے جو ان سے بہتر حالت میں ہوں۔ ان کے لیے ضروری قرار دیا جائے کہ وہ استاد کو سبق سنانے سے قبل جب کسی لڑکے کو سبق سنائیں تو اس دوران اس نگران طالب علم سے مشق بھی کریں۔ اس کے بعد استاد صاحب جب ان دونوں قسم کے طلباء سے سبق سنیں تو ان کی تجوید کی اغلاط پر نشان لگائیں اور دوسرے ٹائم ان کی اغلاط کو دوبارہ سن کر جائزہ لیں کہ آیا وہ کمزوریاں دور ہوگئی ہیں یا نہیں؟ نیز ایسے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سبق کے اوقات کے علاوہ بھی کسی ایسے لڑکے سے جو حروف کی ادائیگی میں خوب بہتر ہو مشق کرتے رہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ استاذ اس سلسلے میں ماہر طلباء کو مشق کرانے کی ہدایت کریں خاص طور پر جن حروف میں طالب علم کمزور ہوں ان کی خصوصی مشق کروائی جائے نیز طلباء کو مفردات کی بھی مشق ضرور کروانی چاہیے۔

۱۷ مفردات کی مشق کا طریقہ:

یہ چار طرح سے ہوتی ہے (اول) حروف پر حرکت لگا کر جیسے بَ، بِ، بُ۔ (دوم) حروف مدہ لگا کر جیسے قَا، قِیْ، قُوْ۔ (سوم) حروف کو ساکن کرتے ہوئے جیسے اَنْ، اِنْ، اُنْ (چہارم) حرف کے شروع میں ہمزہ لگا کر اور حرف کو مشدد کرتے ہوئے جیسے اَفَّ، اِفَّ، اُفَّ وغیرہم۔

۱۸ سبق پہلے کسی مضبوط یاد والے کو سنائیں:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا سبق استاذ کو سنانے سے قبل استاذ کی طرف سے مقررہ کردہ کسی ماہر یاد والے کو ضرور سنائیں اور سننے والے لڑکے کے لیے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ضروری ہے کہ وہ سنانے والے کے سبق کو اچھی طرح انہماک سے سنے۔ اس کے ساتھ خیر خواہی کے جذبے سے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت ہو اور غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے یہ غلطیاں اچھی طرح یاد کروا دے۔ اس کے علاوہ سننے والے طالب علم کو چاہیے کہ سبق کو درمیان اور آخر اور شروع سے بے ربط کر کے بھی سنے تاکہ معلوم ہو جائے کہ سبق مذکورہ طالب علم نے رٹنے کی بجائے ذہن نشین کر لیا ہے۔

۱۹ سبق یاد نہ کرنے والے کی چھٹی:

جو طالب علم مقررہ اوقات تعلیم میں سبق یاد کر کے نہیں سنائے گا اس کی چھٹی بند کر دی جائے گی۔ اور اس کو اس وقت تک چھٹی نہیں ملے گی جب تک کہ وہ سبق یاد کر کے استاذ کو سنا نہیں دیتا۔ ٹائم زیادہ ہو جانے کی صورت میں استاذ اس طالب علم سے اگلے دن اوقات تعلیم کے بالکل آغاز میں سبق سنانے کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہو گا۔ بعض نادان استاذ طالب علم کو سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں عجیب و غریب سزائیں دیتے ہیں کہ کان پکڑ لو۔ کرسی بن کے یاد کرو۔ کھڑے ہو کر یاد کرو۔ مرغا بن جاؤ ان حالتوں میں طالب علم سبق بالکل یاد نہیں کر پائے گا لہٰذا ایسی سزائیں دینا صحیح نہ ہو گا اگر وہ وقت پر سبق نہیں سنا سکا اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ سنا بھی نہیں سکے گا تو اس صورت میں اس سے سبقی پارہ سنا جائے بصورت دیگر منزل سنی جائے۔ یہ امور اس لیے ضروری ہیں کہ اگر صرف اس کو سبق یاد کرنے پر ہی لگا دیا اور اس کا سبق اس قدر کمزور تھا کہ وہ پورے اوقات تعلیم میں یاد نہ کر سکا تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نہ وہ سبق سنا سکے گا۔ نہ سبقی پارہ اور نہ ہی منزل اور اس طرح پورا تعلیمی وقت ضائع ہو جائے گا۔ اگر وہ اس کے بعد سبق سنا سکے تو سبق سنا جائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰ سبق استاذ سے لینے کے آداب:

① ضروری ہے کہ سبق جب استاذ محترم کہلوائیں تو وہ طلباء جو باہم قریب اسباق کے ہوں قریب ہو کر بیٹھیں اور اسے بغور سن کر نہایت تندہی سے یاد کریں۔

② استاذ محترم اول تو سبق اندازے سے دے دیں لیکن بعد میں طالب علم کی استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے سبق کا تعین کریں جو وہ بآسانی یاد کر سکتا ہو۔ اس صورت میں بہرحال استاذ کی رائے قابل ترجیح ہوگی اور طالب علم کی ذاتی رائے کی کوئی اہمیت نہ ہوگی۔ اور اگر استاذ نے کسی طالب علم کو سبق زیادہ دے دیا ہے تو ضروری ہے کہ طالب علم اس سبق کو یاد کرے یہ نہ سمجھیں کہ استاذ نے زیادہ سبق مجھ پر ٹھونس دیا ہے بلکہ زیادہ سبق یاد کرنے کی کوشش کرے کیونکہ اگر تھوڑے سبق یاد کرنے کی عادت پختہ ہو گئی تو زیادہ سبق یاد کرنا اس کے لیے دقت اور پریشانی کا باعث ہوگا۔ محنت سے سب کچھ ہو سکتا ہے اور محنت سے جی نہ چرائے۔

۲۱ سبق والا پارہ سنانا:

جن طالب علموں کا سبق پاؤ یا اس کے قریب ہو وہ پارہ ختم ہونے تک سبق کے طور پر نصف پارہ سبق کی طرف سے روزانہ سبق کے بعد سنائیں۔

۲۲ نگران کے لیے بے توجہی سے سننے کا تدارک:

جو طالب علم کسی کی منزل سنے لازم ہے کہ وہ ہر پارہ میں سے منتخب شدہ رکوع نہایت توجہ سے سنے اور پھر سنانے والے کو غلطیاں بتا کر تصحیح کروائے ورنہ استاذ محترم کے سننے پر ان غلطیوں کے اعادے پر سننے والے طالب علم کو منزل سنوائی جائے گی اور ان غلطیوں کے مکرر آنے پر سننے والے طالب علم کو بھی سزا دی جائے گی۔ اور ضروری ہے کہ سننے والا لڑکا سننے کے فوراً بعد استاذ کو ان غلطیوں کی بابت مطلع کر دے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳ سبق یاد کرنے میں عملدرآمد کرنے والے اہم نکات:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ پڑھائی کے دوران ہر لمحہ نہایت محنت' محبت' لگن' شوق اور توجہ سے اپنے سبق کی طرف دھیان دے کر پڑھتا رہے اور یہ بات بھی مدنظر رکھے کہ وہ پڑھتے ہوئے گویا اپنے استاذ کو سنا رہا ہے انشاء اللہ اس تصور سے سبق کو یاد کرنے میں عدم توجہی کا مرتکب نہ ہوگا۔

۴۴ سبق کو یاد کرنے کا ایک کامیاب طریقہ:

ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے سبق کو ہر لمحہ یاد کرے۔ اس سلسلے میں پہلے سبق کی اول آیت کو ناظرہ خوب پڑھے پھر اس کو زبانی پڑھے اور اچھی طرح یاد ہو جانے کے بعد اس میں دوسری آیت اس طرح ملا لے اور اب ان دونوں آیات کو یاد کرے۔ ان دونوں کے یاد ہو جانے کے بعد اسی طرح تیسری آیت ملا لے اور اس طرح پورے سبق کی آیات کو اسی طرز پر یاد کرتا چلا جائے۔ انشاء اللہ العزیز قوی امید ہے کہ یہ طریقہ بڑا مجرب ثابت ہوگا۔

۴۵ اسباق یاد کرنے کے بہترین اوقات:

سبق ویسے تو ہر دم دہراتے رہنا چاہیے لیکن اس سلسلے میں یہ اوقات بہت بہتر ہیں (اول) استاذ سے سبق لیتے ہی فوراً یاد کرے۔ (دوم) علاوہ تعلیم اوقات کے ایک مرتبہ ضرور سبق کو دہرائے خصوصاً مغرب اور عشاء کے درمیانی عرصہ میں یا اگر تہجد پڑھنے کی توفیق ہو تو نماز فجر سے قبل (سوم) استاذ کو سبق سنانے سے قبل سبق کو ضرور دیکھ لے۔

۴۶ سبق کے قریبی اسباق بھی یاد کرنا:

ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ سبق کے ہمراہ پچھلے ایک ہفتہ کے اسباق کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی خوب محنت سے یاد کرکے دھرائے اور جوں جوں آگے بڑھتا جائے ہفتے کے آخری دن کا سبق اس میں سے منہا کرتا جائے۔

۲۷ چھوٹی عمر کے بچوں کو سبق یاد کرانا بڑی عمر کے طلباء کے سپرد کریں:

چھوٹے بچے یقیناً زیادہ محنت مانگتے ہیں لہٰذا ان پر خود بھی استاذ توجہ دے اور بڑی عمر کے ایسے طلبہ کو بھی ان کی معاونت کے لیے کہیں جو ہوشیار اور قابل اعتماد ہوں اور ذہین اور ذی فہم ہوں۔

۲۸ پڑھنے کے اوقات کار کی صحیح تقسیم:

ضروری ہے کہ طالب علم صبح کے تعلیمی اوقات میں اپنے سبق اور سبقی پارے سے فارغ ہونے کے بعد منزل خوب دھیان سے سنائیں۔ بعد نماز ظہر صبح لگنے والی اغلاط کو اچھی طرح یاد کرکے سنائیں۔ اور بعد ازاں اپنے سبق کو کچھ دیر یاد کریں۔ اس کے بعد اگلے دن سنائی جانے والی منزل کو اچھی طرح یاد کرلیں اور بعد از نماز مغرب اور بعد از نماز عشاء بھی سبق پارہ اور منزل کو پڑھنے کی اور یاد کرنے کی عادت راسخ کریں۔

منزل سنانے سے پہلے ان پاروں کو کم از کم ایک مرتبہ ضرور دیکھ لیں۔ کوشش کریں کہ پورا پارہ پڑھیں۔ بصورت دیگر اگر پورا پڑھنے کا وقت نہ ہو تو اس پارے کے متشابہات ضرور دیکھ لیں بلکہ ان کو اچھی طرح ذہن نشین کریں۔ اس سلسلہ میں متشابہات القرآن سے متعلق دو کتب راقم نے ترتیب دی ہیں جن میں سے ایک مختصر کتاب ہے اور دوسری بڑی تفصیلی کتاب ہے۔ حفظ کے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں کتابوں کو ضرور اپنے پاس رکھے۔ ان شاء اللہ یہ اس کے لیے بہت فائدہ مند ہوں گی۔

۲۹ منزل یاد کرانے کا ایک بہترین طریقہ:

جب طالب علم کو منزل خوب اچھی طرح یاد ہو جائے تو اس کے ایک دو دور نوافل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سن لیے جائیں اور اس کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ مذکورہ طالب علم کو مصلیٰ پر کھڑا کر کے اس کی اقتداء میں دو تین لڑکے کھڑے ہو جائیں اور وہ اس طرح قرآن پڑھے کہ پیچھے کھڑے ہونے والے سنیں۔ اور کوئی غلطی آئے تو اسے مطلع کریں اور اس کا طریقہ یہ ہو کہ پہلے یہ دیکھیں کہ وہ خود صحیح کر رہا ہے یا نہیں اگر تو غلطی نکال لے تو بتانے کی ضرورت نہیں وگرنہ اس آیت کے شروع سے یا ایک آیت پیچھے سے اسے بتایا جائے اگر وہ اسے درست کرے تو ٹھیک وگرنہ دوبارہ غلطی کرنے کی صورت میں جہاں پر اس نے غلطی کی ہو وہ بتایا جائے اس طرح اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک تو منزل یاد ہو جائے گی۔ دوسرے ان کو تراویح میں پڑھنے اور سنانے کا جو ایک خوف یا جھجک دل میں ہوگی وہ دور ہو جائے گی۔ اسی طرح سنانے والے کو سنانے کا طریقہ آئے گا اور سننے والے کو بھی سماعت کا طریقہ آ جائے گا۔

ناظرہ اور حفظ کے اساتذہ کرام کے لیے خصوصی ہدایات

1 حفظ میں داخلے کا معیار:

کوشش کریں کہ درجہ حفظ میں ان بچوں کو داخل کریں جو قرآن پاک ناظرہ پڑھ چکے ہوں عموماً دیکھا گیا ہے کہ ناظرہ پڑھے ہوئے بچے حفظ میں بہ نسبت بالکل نہ پڑھے ہوئے بچوں کے عمدہ چلتے ہیں۔

2 ناظرہ شروع کرانے سے قبل کوئی ابتدائی قاعدہ ضرور شروع کرائیں:

ناظرہ قرآن کی تعلیم دینے سے قبل بچوں کو ابتدائی قاعدہ ضرور شروع کروائیں اس طرح بچے میں استعداد درجہ بدرجہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بازار میں بہت سے قاعدے دستیاب ہیں۔ خیال رہے کہ اس قاعدے کا انتخاب کریں جس میں قرآنی کلمات کا استعمال خوب ہوا ہو۔ اس سلسلے میں نورانی قاعدہ بہت بہترین ہے۔ راقم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اس سلسلے میں ایک قاعدہ بنام سبحانی قاعدہ ترتیب دیا ہے جو اعلیٰ استعداد پیدا کرنے میں نہایت مفید اور قابل دید ہے۔ اور یہ دونوں قاعدے قرآءت اکیڈمی سے دستیاب ہیں۔

۳ بچوں کو حروف کی پہچان کرائیں:

بچوں کو قاعدہ میں اچھی طرح مشق کرا کر حروف کی پہچان کرائی جائے اور اس امر کا خیال رکھا جائے کہ بچے صرف اس کو رٹ نہ لیں بلکہ خوب اچھی طرح پہچان کر کے ذہن نشین کرلیں۔

۴ عَمَّ پارے میں بچوں سے جوڑ کروائیں:

نورانی قاعدے کے بعد عموماً تیسواں پارہ شروع کروایا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس میں بچوں کے ساتھ بدستور پڑھاتے رہیں تاکہ بچوں میں کوئی کمزوری باقی نہ رہے۔

۵ شروع سے ہی قواعد تجوید کے مطابق بچوں کو پڑھائیں:

نورانی قاعدہ شروع کرواتے ہی بچوں کو اردو کے حروف تہجی کے برخلاف عربی لب ولہجہ اور قواعد تجوید کے مطابق پڑھائیں اور ملتے جلتے الفاظ اور باہم نزدیکی مخارج اور صفات والے حروف کی خوب مشق کرائیں۔

۶ فرداً فرداً سبق سننا:

یہ ضروری ہے کہ ناظرہ یا حفظ دونوں شعبہ کے اساتذہ جب بھی سبق سنیں تو ایک ایک بچے کا ہی سنیں۔ اس سے تلفظ اور دیگر اغلاط کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے اور اس کو دور کرنا بھی سہل ہوتا ہے۔ اسی طرح حفظ کے ہر بچے کا بھی لازماً استاذ خود سنیں۔ دوسروں پر کام ڈالنے کے نتائج عموماً صحیح نہیں ہوتے۔ کام وہی تسلی بخش ہوتا ہے جو آدمی خود کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ ذی استعداد بچوں کو نگرانی پر مقرر کرنا:

چونکہ عموماً بچے اور ان کے اسباق زیادہ ہو جاتے ہیں لہٰذا ان ذی استعداد بچوں سے جو ناظرہ قرآن پڑھ چکے ہوں اور دہرائی کر رہے ہوں اور حفظ میں بھی دہرائی کر رہے ہوں نیز پڑھائی اور ادا میں خوب مضبوط ہوں۔ نگرانی اور معاونت کا کام لیا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی استاذ ایسے نگران طلباء سے پڑھنے والوں کا وقتاً فوقتاً خود بھی سنتے رہیں۔

۸ سبق زیادہ ہونے پر پارہ سننا شروع کر دیں:

جب سبق تقریباً تین سوا تین پارے ہو جائے تو اس سے روزانہ ایک پارہ ضرور سن لیا کریں۔ ناظرہ کے طلباء سے بھی کچھ رکوع مقرر کر کے ضرور سن لیا کریں۔

۹ متشابہات والی آیات کو پختہ کرانا:

ایسی آیات جن پر متشابہات لگنے کا احتمال ہو اور طالب علم کو لگتے بھی ہوں ان کو خوب یاد کرایا جائے۔ اس سلسلے میں معین الحفاظ المعروف متشابہات القرآن جو کہ احقر کی تالیف شدہ ہے اور قرآءت اکیڈمی کی مطبوعہ ہے۔ بچوں اور اساتذہ دونوں کے پیش نظر رہے تو بہت مفید ثابت ہو گی۔ اس کے علاوہ اب مفصل متشابہات القرآن بھی راقم نے ترتیب دی ہے جو حفظ کرنے والے طلباء کے لیے بہت مفید ہے اور جس میں بہت تفصیل سے متشابہات جمع کیے گئے ہیں۔ قرآءت اکیڈمی سے یہ دونوں کتب دستیاب ہیں۔

۱۰ ناظرہ اور ابتدائی حفظ کے طلباء کے ساتھ نرمی والا سلوک کریں:

ناظرہ اور ابتدائی حفظ کے طلباء کے ساتھ حتی المقدور سختی اور جسمانی سزا سے پرہیز کریں تاکہ ان کا دل تعلیم کی طرف مائل ہو اور ایسے بچے کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر تحمل مزاجی کا مظاہرہ کریں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⓫ جسمانی سزا:

اگر استاذ کسی طالب علم میں بدشوقی۔ تعلیم سے بہت زیادہ لاپرواہی نیز گستاخی اور بدتمیزی محسوس کرے تب اس کو سزا دے۔ ضروری ہے کہ ایسی ضرب شدید نہ لگائے جو اسے جسمانی طور پر نقصان پہنچائے نیز بچے کو منہ پر بھی طمانچے وغیرہ نہ مارے جائیں۔

⓬ جسمانی سزا سے زیادہ دیگر سزا دیں تو بہتر ہے:

بہتر یہ ہے کہ جسمانی سزا کی بجائے اس کی چھٹی کی منسوخی یا کھڑا کر دینا اور اس قسم کی سزا دے لیں۔ بچے کو پڑھائی سے زیادہ سے زیادہ مانوس کرنے کی کوشش کریں۔

⓭ غلطی پر تنبیہ فوراً کریں:

کسی بھی طالب علم سے کوئی غلطی سرزد ہونے پر اس کو فوراً تنبیہ کریں تاکہ اس کے دل میں یہ احساس ہر دم اجاگر رہے کہ میں استاذ کی نظروں میں ہمہ وقت موجود ہوں۔

⓮ کن مواقع پر طلباء کو سزا نہیں دینا چاہیے:

جب کوئی طالب علم بہت زیادہ خوفزدہ اور سہما ہوا ہو تو بہت بہتر ہے کہ اس کو زبانی کلامی ڈانٹ پلا دیں۔ جسمانی سزا نہ دیں۔ ایسے بچے جو سبق یا مدرسے میں تو وارد ہوں ان کے ساتھ بھی ابتدائی ایک دو ماہ نرمی کا برتاؤ کریں۔ چھٹیوں سے ایک دن قبل بھی حتی الوسع کوشش کریں کہ بچوں کو سزا نہ دیں۔ طالب علم کی خطا پر صبر سے کام لیتے ہوئے پہلی تین مرتبہ معاف کر دیں بعد ازاں غلطی ہونے پر مناسب اور جس قدر سزا کا وہ مستحق ہو اسی قدر سزا دیں چند و نصائح زیادہ کریں اور اس سلسلہ میں پہلے اساتذہ اور قراء کے حالات بھی سنائیں جائیں کہ انہوں نے کس طرح علم کی بلندیوں کو محنت کر کے چھوا ہے نیز آنحضرت ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین و دیگر آئمہ دین رحمۃ اللہ تعالی اجمعین کے حالات بھی ان کو سنا کر ان کے حصول علم کے شوق کو بڑھایا جائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ فرض نمازوں اور دیگر مواقع پر دعا:

ہر فرض نماز کے بعد اور خصوصاً تہجد کے وقت بچوں کی کامیابی کے لیے دعا کرتے رہیں نیز وہ اوقات جو قبولیت میں مشہور ہیں۔ ان میں بھی بچوں کی اصلاح اور کامیابی کے لیے لازماً دعا کریں۔ انشاء اللہ فائدہ مند ہوگا دعا کی ویسے بھی بہت فضیلت ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح ہے۔

((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ .)) (مسند احمد۔ مشکوۃ)

''ترجمہ: دعا مانگنا عین عبادت ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

''اور تمہارا رب فرماتا ہے۔ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔''

((اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ .)) (ترمذی۔ مشکوۃ)

''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

⑯ شاگرد کو کسی منفعت کے بغیر پڑھائیں:

ہر استاد کے لیے لازم ہے کہ وہ خدمت قرآن کے ان عظیم کاموں کو صرف اور صرف اللہ کی رضا کا حصول سمجھیں اور کسی قسم کے مالی امداد و ہدایہ کی شاگردوں یا ان کے اقرباء سے امید نہ رکھیں۔ نیت کے اخلاص کا بھی پڑھائی پر بہت اثر ہوتا ہے۔

جیسا کہ بخاری کی اولین حدیث مبارکہ ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یعنی بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے نیز ایک اور حدیث میں مروی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے حضور تین اشخاص پیش ہوں گے اول ایک دولتمند پیش ہوگا اللہ پاک اس سے دریافت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔ میں نے تجھے مال دیا بتا تو نے اس کا کیا مصرف کیا؟ وہ دولتمند شخص جواب دے گا کہ یا باری تعالیٰ میں نے تیرے عطا کردہ مال و دولت کو تیری راہ میں خوب خرچ کیا۔ صدقات و خیرات کیا اور غریبوں اور یتیموں اور مساکین کی امداد میں خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں بلکہ تو نے یہ سب اس لیے کیا تا کہ تو بہت سخی کہلائے اور وہ تو کہلایا جا چکا پھر حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کیا جائے۔

اس کے بعد ایک شہید بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اس سے بھی سوال کیا جائے گا کہ تجھے ہم نے جسم و جاں دی بتا تو نے اس کو کہاں خرچ کیا؟ وہ شہید عرض کرے گا یا اللہ میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا اور تیرے راہ میں لڑتا ہوا مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں بلکہ تو نے یہ سب اس لیے کیا تا کہ لوگ تجھے بہادر اور جری کہیں اور وہ تو کہلایا جا چکا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے۔

اس کے بعد ایک عالم دین کو بلایا جائے گا اور اس سے سوال کیا جائے گا کہ میں نے تجھے علم دین عطا کیا۔ بتا تو نے اس کو کہاں اور کیسے خرچ کیا۔ وہ عالم دین کہے گا کہ یا باری تعالیٰ میں نے تیرے دین کے علم کو لوگوں میں پھیلایا اور ان کو تیرے دین کی بابت بتلایا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں بلکہ تو یہ چاہتا تھا کہ لوگ تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں اور وہ تجھے کہا جا چکا اور حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ غور فرمایئے کہ نیت میں فتور ہونے سے کس قدر ہولناک انجام ان لوگوں کے سامنے آیا لہٰذا صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے معلم درس و تدریس کا کام کرے۔ یہی صحیح راستہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام نیک نیتی کے ساتھ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

عمدہ شرعی آداب سے آگاہی:

استاد کے لیے ضروری ہے کہ خود بھی متبع شریعت ہو اور طلباء کو بھی عمدہ اخلاقی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں' آداب اور شریعت مطہرہ کی باتوں کی اطاعت کی تلقین کرتا رہے۔ خصوصاً نماز باجماعت کی پابندی اور تلاوت قرآن کو حرز جاں بنانے کی تلقین ضرور کریں۔

⑱ بچے کے قبض وبسط کی حالتوں پر فکر مند نہ ہوں:

عموماً یہ ہوتا ہے کہ ایک بچہ جو عام حالات میں معمول کے مطابق سبق لے رہا ہوتا ہے۔ اچانک بظاہر سبق کو صحیح یاد کرنا چھوڑ دیتا ہے اور باوجود محنت کے سبق یاد نہیں کر پاتا۔ ایسے موقع پر استاد کے لیے ضروری ہے کہ بچے کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اور نہایت صبر سے کام لے اور اس کے لیئے دعا وغیرہ بھی ضرور کرتا رہے۔ ایسے موقع پر بچوں کو پچھلے پاروں کی دھرائی پر لگا دے۔ انشاء اللہ جب کچھ دنوں بعد یہ حالت دور ہو جائے گی تو دوبارہ سبق شروع کرائے۔ ایسے موقع پر والدین اور اساتذہ دونوں مستقل مزاجی سے کام لیں اور ایسی حالت میں مایوس ہو کر بچے کا مستقبل خراب نہ کریں۔ مبادا کہیں اسے تعلیم سے اٹھالیں۔

⑲ اوقات تعلیم میں تمام بچوں کا سبق۔ پارہ اور منزل ضرور سنیں:

اوقات تعلیم میں تمام بچوں کا سبق اور پارہ ومنزل سننا ہر استاد کے لیے لازم و ضروری ہے اور اگر کوئی استاذ یہ تمام امور بخیر وخوبی انجام نہیں دے پاتا تو وہ ایک کامیاب استاد شمار نہیں کیا جاسکتا۔

⑳ پڑھائی میں ہمہ تن مشغولیت:

درج بالا بات اس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب استاذ اپنے آپ کو تعلیم دینے کے واسطے وقف کر دے اور پڑھاتے ہوئے صرف اور صرف اپنا دھیان تعلیم اور بچوں کی طرف مصروف رکھے۔ اپنے وقت کو قیمتی جانے اور اگر نظام تعلیم کے علاوہ بھی پڑھانا پڑے تو خوشدلی سے پڑھائے اپنی مصروفیات اور دیگر کاموں کو چھوڑ کے صرف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھانے کو مقدم سمجھے۔

21 امتحانات کا انعقاد:

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کا ہر تین ماہ کے بعد امتحان کروائیں اور اس کے لیے کسی اچھے استاذ اور غیر جانبدار قابل شخص کو منتخب کریں۔ اس سے ایک تو بچوں کی تعلیمی استعداد کا پتہ لگے گا اور دوسرے اپنے اندر احساس ذمہ داری بھی پیدا ہوگا۔

سہ ماہی امتحانات کرانے سے سال میں چار امتحانات ہوں گے یعنی سہ ماہی۔ شش ماہی۔ نو ماہی اور سالانہ امتحان۔

بعض اساتذہ امتحان سے ایک ماہ قبل ہی طلباء کا سبق بند کر دیتے ہیں اور منزل کے اوپر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر استاذ روزانہ کا اپنا معمول صحیح رکھتا ہے اور سبق، سبقی پارہ اور منزل باقاعدگی سے سنتا رہتا ہے تو اس کو امتحان سے پہلے ایسے معمول اپنانے کی ضرورت نہیں رہے گی اور وہ معمول کے مطابق بآسانی پڑھاتا رہے گا۔ یا بعض کمزور طلباء کو ایک ہفتہ قبل ہی اس صورت سے گزارہ جائے تو بھی انشاء اللہ مفید نتائج برآمد ہوں گے۔

22 حفظ کے طلباء کو دَور کرنے کا کہیں:

حفظ کے اساتذہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو آپس میں دَور کرنے کا کہیں کیونکہ یہ نبی کریم کی سنت ہے آپ ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دَور کرتے تھے۔

23 دَور کرنے کا طریقہ:

ضروری ہے کہ اگر دَور ایک پارے کا کیا جا رہا ہے تو پہلے ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو ایک رکوع سنائے اور پھر دوسرا لڑکا پہلے لڑکے کو وہی رکوع سنائے۔ اس طرح باری

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری تمام پارے کے رکوع ایک دوسرے کو سنائے جائیں۔ یہ طریقہ تو درجہ حفظ کے طلباء کے لیے ہے۔

اور اگر تجوید کے طلباء دور کریں تو وہ پاؤ پاؤ سپارے کا معمول مذکورہ بالا طریقے کے مطابق دہرائیں۔

طلباء کے افعال و کردار کی نگہبانی:

ضروری ہے کہ استاذ اپنے زیر تعلیم بچوں کے کردار و افعال کی بھی جانچ پڑتال رکھے۔ غیر شرعی امور غیر ضروری دوستیاں نیز بچوں کے کردار کی صفائی۔ زبان کی پاکیزگی اور خود ان کے ہاتھ۔ منہ اور لباس وغیرہ کی صفائی کی ہر لحہ انہیں تاکید کرتا رہے۔ مدرسہ۔ مسجد اور درسگاہ کو صاف کرنے کی تلقین کرتا رہے بلکہ گاہے گاہے ان سے درسگاہ۔ مسجد وغیرہ کی صفائی بھی کروائے تاکہ صاف ستھری جگہ اور ماحول کے اثرات ان میں پیدا ہوں۔

پڑھائی کے دوران بچوں کی حرکات پر کڑی نظر:

استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف سبق پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کو ہی اپنا مقصود نہ جان لے بلکہ ہر دم تمام بچوں پر کڑی نظر رکھے ان کی لاپرواہی اور عدم توجہی کو مدنظر رکھے۔ بعض اوقات بچے نہایت چالاکی سے دوران تعلیم باتیں شروع کر دیتے ہیں یا کبھی رفع حاجت کے بہانے بہت بہت دیر تک باہر رہتے ہیں نیز ایسی جوڑی جن کے متعلق خدشہ ہو کہ یہ پڑھنے اور سننے میں خیانت کرے گی۔ انہیں اپنے قریب بٹھائے اور ہر دم چوکس اور مستعد رہ کر تعلیم دے۔

بعض اوقات طالب علم یہ بھی کرتے ہیں کہ قرآن سامنے رکھ کر ہلتے رہتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ بہت خشوع و خضوع سے سبق پڑھ رہے ہیں حالانکہ وہ باتوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشغول ہوتے ہیں بچوں کی ایسی عادات کا استاذ ہر دم خیال رکھیں اور ان کا مناسب تدارک کریں۔

۲۶ طلباء کے ساتھ برابری کا سلوک:

استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام طلباء کو تعلیم دینے میں یکساں سلوک کرے۔ کسی کے ساتھ کوئی رعایت یا خصوصی تعلق بالکل نہ رکھے مبادا وہ بچہ اس تعلق سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھا پائے۔

۲۷ نابالغ بچوں کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے:

استاذ کے لیے سخت ضروری اور لازمی ہے کہ نابالغ اور بے ریش بچوں کے ساتھ تنہائی میں (خصوصاً خوبصورت بچوں کے ہمراہ) ہرگز ہرگز نہ بیٹھے کیونکہ شیطان لعین کی تباہ کاریاں از حد خطرناک ہیں اور اس طرح کے واقعات سے مدرس اور مدرسہ بلکہ اس تمام کام کو سخت اور انتہائی ناقابل تلافی نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔

اسی طرح الحمدللہ اب بچیوں کے مدارس بھی خوب فروغ پا رہے ہیں۔ شرعی پردہ کے احکامات وہاں بھی ملحوظ خاطر رکھے جائیں۔

یہاں ایک بات ذکر کرتا چلوں کہ راقم کو بچیوں کے مدارس میں تدریس کا موقع ملا ہے اور الحمدللہ میں نے بچیوں کو بچوں کے مقابلے میں زیادہ ذی استعداد اور علم حاصل کرنے کا شوقین پایا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۲۸ اپنی جسمانی خدمت لینا:

بعض اساتذہ کو یہ عادت ہوتی ہے کہ بچوں سے اپنی جسمانی خدمت لیتے ہیں۔ پیر دبوانے۔ تیل لگوانا وغیرہ اس طرح کی عادات اپنے آپ کو بالکل نہ ڈالیں۔ ہاں اگر بیماری کی کیفیت ہو تو بہ امر مجبوری جسمانی خدمت لے لینی چاہیے لیکن اس وقت بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بے ریش بچے جسم دبانے کا کام نہ کریں بلکہ بڑی عمر کے بچوں سے یہ خدمت لی جائے۔

۲۹ تجوید کے لحاظ سے اور ادائیگی وغیرہ کے لحاظ سے صحت لفظی کا اہتمام:

استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو تجوید کے اصول وقواعد کے مطابق پڑھائے اور ادائیگی وغیرہ پر خصوصی دھیان دے کر پڑھائے حروف کی ادائیگی میں انفرادی طور پر محنت کرائے پُر اور باریک حروف کا پڑھنا مشابہہ الصوت الفاظ میں امتیاز۔ صفت قلقلہ کے حامل حروف کی ادائیگی وغیرہ جیسی چیزیں ہر دم ملحوظ خاطر رکھے۔ مفخم اور مرقق حروف پر خصوصی توجہ دے۔

۳۰ ٹھہر ٹھہر کر مناسب رفتار سے پڑھنے کی عادت ڈالیے:

طلباء کو اس بات کی ہدایت کریں کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر مناسب رفتار سے پڑھیں۔ علامات وقف کی ہدایات پر عمل کریں اس قدر تیز نہ پڑھنے دیں جس سے حروف کی ادائیگی اور صفات میں فرق آ جائے۔ اگر کسی غیر مناسب جگہ پر یا "لا" کے موقع پر وقف کرے تو دوبارہ لوٹا کر پڑھوائیں۔

۳۱ بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھیں:

استاذ کو بچوں کی نفسیات کا علم ہونا چاہیے۔ ایک اچھے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کی عادات واطوار سے کماحقہ واقف ہو اس کو علم ہو کہ کون سا بچہ نیک ہے۔ کون سا بچہ شریر ہے۔ کون سا بچہ محنتی ہے کون سا بچہ بدشوق ہے اور کون سا غبی ہے۔ کون سا ذہین ہے۔ کون سا بچہ پیار سے پڑھنے والا ہے۔ کون سا بچہ ڈانٹ ڈپٹ سے پڑھنے والا ہے۔ کون سا بچہ مار سے پڑھنے والا ہے۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر بچے کے ساتھ اس کے مزاج ذہن اور شوق کے مطابق معاملہ کیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ اب اس بات کو ذرا وضاحت سے سمجھئے۔ مثال کے طور پر ایک ایسا بچہ جو کہ مختی ہے عادات کے لحاظ سے نیک ہے کسی وجہ سے ایک دن سبق نہیں سنا سکا۔ یا ایک دو دن اس کی منزل کا کام نامکمل رہا۔ اب اس بچے کو استاذ نے مارا اور سختی کی تو یہ بچہ بگڑ جائے گا۔ شیطان غلط قسم کے وسوسے اس بچے کے ذہن میں ڈالے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بچہ پڑھائی سے متنفر ہو جائے۔ اسی طرح ایک ایسا بچہ جو کہ عادتاً شریر ہے اور دماغی لحاظ سے بھی بہتر نہیں۔ سبق باوجود محنت کرانے کے یاد نہیں کرتا۔ پہلے اس کی ذہنی تربیت کی جائے۔ اسے سمجھایا جائے۔ اس کے بعد اسے ڈانٹ ڈپٹ کی جائے۔ اگر تب بھی وہ اپنی سابقہ روش پر قرار رکھے تب اس کو معمولی سرزنش کی جائے اور یہ اسی حد تک ہو جو کہ اس کو راہ راست پر لانے کے لیے کافی ہو۔ بے جا زیادتی نہ کرے کہ وہ گھبرا کر متنفر ہو جائے اور اس سلسلہ میں پڑھائی موقوف کر دے۔

اب ایک ایسا لڑکا جو بالکل غبی ہے اس کی حالت زار سے گھبرائیے نہیں جب آپ دیکھیں کہ وہ ایک صفحہ کی بجائے آدھا صفحہ سبق یاد کرتا ہے تو اتنا سبق ہی اسے یاد کرنے کے لیے دیں اگر اس کا سبق زیادہ بھی کرنا ہو تو پندرہ بیس دنوں کے بعد ایک ایک سطر زیادہ کرتے جائیں اور یہ بھی اس صورت میں ہو جب بچہ اس سبق کی زیادتی کو ذہنی طور پر قبول کر لے۔ اگر لڑکا شریر ہے اور وہ اپنا کام پورا نہیں کرتا تو سرزنش کرنے سے پہلے اس کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان کو اس کی حالت زار بتائی جائے اور وہ بھی اگر اس بات سے اتفاق کریں کہ اس بچے کو سزا دی جائے تب اس کو جسمانی سزا دیں اور اس طرح سے اس کی تعلیمی حالت انشاءاللہ درست ہو جائے گی اس کے ساتھ ساتھ سمجھانے کا طریقہ بھی برابر جاری رکھیں۔ جسمانی سزا اور پند و نصائح کو باہم مربوط کر کے اس طرح اس کی ذہنی اور تعلیمی تربیت کریں۔ کہ وہ آپ کی طرف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دی جانے والی سزا کو بخوشی قبول کرے وگرنہ پند و نصائح کو چھوڑتے ہوئے صرف مار پر زور دیا تو ہوسکتا ہے کہ بچہ استاد سے متنفر ہو جائے اور اس کے ذہن میں یہ خیال بیٹھ جائے کہ استاذ میرا خیر خواہ نہیں بلکہ دشمن ہے۔نفسیات کے ضمن میں ایک بات اور کہتا چلوں کہ عموماً مدارس میں یہ ہوتا ہے کہ سارا ٹائم استاذ بیٹھا رہا جب چھٹی کا ٹائم قریب ہوا چھڑی لے کر کھڑے ہوئے اور بلا استثناء ہر طالب علم کو دو دو چھڑیاں رسید کی۔اب اس طرح سے یہ ہوا کہ جو بچہ نہیں پڑھ رہا تھا اس کے ساتھ تو یہ معاملہ صحیح ہوا لیکن ایک ایسا بچہ جو بڑی تندہی سے پڑھ رہا تھا اس کو بھی بلا قصور جب یہ چھڑیاں لگی تو وہ پڑھائی سے بددل ہوگا اور اس طرح استاذ اس بچے کے ساتھ حق تلفی کرے گا۔

استاذ کے لیے بہت زیادہ ضروری ہے کہ وہ بچوں کا سبق سنتے ہوئے اسی میں صرف ہمہ تن مشغول نہ ہو بلکہ تمام درس والے بچوں پر نظر رکھے اور اس کو دیکھتا رہے کہ کون سا بچہ پڑھ رہا ہے۔کون سا باتیں کر رہا ہے۔اس کے مطابق ہی بچوں کے ساتھ معاملہ کرے۔

سبق سننے کا طریقہ:

استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ پڑھائی کے دوران سرخ پنسل۔ نیلی پنسل اور کچی پنسل اور ربڑ اپنے ہمراہ رکھے۔اب ایک ایسا بچہ سبق سنانے آیا جس کا سبق خوب مضبوط یاد ہے۔اس سے سبق سنے وہ ایک مرتبہ سبق سنائے تو اس سے دوبارہ سنے اس طرح سبق تین مرتبہ ضرور سنے اس کے بعد اس بچے کو سبق کا نشان لگا دے یا اس کو اگر زبانی بتا دے کہ اس قدر سبق یاد کر لو۔اس کے بعد ایک ایسا بچہ سبق سنانے آیا جس کو سبق یاد نہیں۔اسی طرح اس بچے کا سبق بھی سنے اور تین مرتبہ سبق بغور سننے کے بعد استاذ اندازہ لگالے کہ بچے کی کون سی ایسی غلطیاں سبق میں ہوئی ہیں جو کہ تینوں مرتبہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود رہیں اور باوجود کوشش کہ صحیح نہ ہو پائی۔

ایسی غلطیوں کے لیے استاذ ان کلمات کے نیچے سرخ پنسل سے ہلکی سی لکیر لگا دے اور بچے کو سبق دوبارہ یاد کرنے کو کہے۔ اب جب یہ بچہ اپنا سبق اچھی طرح یاد کر کے سنا دے تب وہ نشان زدہ لکیریں جو کہ اغلاط کے لیے لگائی تھی ربڑ سے مٹا دے۔

سبقی پارہ سننے کا طریقہ:

اسی طرح استاد ربڑ اور پنسل اپنے پاس رکھے اور بچے کا سبقی پارہ قرآن کھول کر خود سنے۔ بعض اساتذہ قرآن میں سے دیکھ کر سبق سننے کو عیب سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی عیب کی بات نہیں قرآن کھول کر سننے سے صحیح سبقی پارہ اور منزل سن سکتا ہے' استاذ کو بھی غلطی لگ سکتی ہے اس طرح غلطی کا امکان نہ رہے گا اگر زبانی سن رہا ہو گا تو قرآن کھولنے اور مذکورہ غلطی والا صفحہ نکالنے اور پھر اس میں غلطی لگانے میں وقت لگے گا اور اگر قرآن میں دیکھ کر سن رہا ہو گا تو غلطی فوراً لگا کر اپنے وقت کی بچت کرے گا اگر استاذ نے غلطی لگا دی ہے اور دوسرے دن لڑکے نے وہ غلطی درست نہیں کی تو حاشیہ پر ایک دائرہ بنا دے۔ اس سے یہ پتہ لگے کہ یہ غلطی دو مرتبہ آ چکی ہے اور اگر تیسری مرتبہ بھی یہ غلطی ہو تو اس دائرے میں ایک چھوٹا سا نشان یا نقطہ لگا دے جس سے یہ پتہ چلے کہ یہ غلطی تین مرتبہ ہو چکی ہے۔ اب مناسب معاملہ اس کے ساتھ کیا جائے اور جیسا کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں کہ اس کے مزاج اور عادات واطوار کو مدنظر رکھ کر اس سے برتاؤ کیا جائے اور جب یہ غلطی اس کی درست ہو جائے تو اس نشان کو مٹا دیا جائے اور گاہے بگاہے اس طالب علم سے بعد میں بھی ان اغلاط کو سنتا رہے (یعنی وہ آیات جن میں غلطی لگی) اس طرح اس کی اغلاط بالکل صحیح ہو جائے گی اور انشاء اللہ آئندہ وہ ان غلطیوں کو نہیں دہرائے گا اور استاذ کو بھی کامل یقین ہو جائے گا کہ اب اس کی غلطیاں بالکل صحیح ہو گئی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزل سننے کا طریقہ:

اس طرح استاذ ہر لڑکے کی منزل سنے جیسا کہ اوپر سبقی پارہ سننے کے طریقے میں درج کیا جا چکا ہے اگر لڑکے زیادہ ہیں تو پھر ان لڑکوں میں سے پانچ سات لڑکے منتخب کر کے ان کی منزل خود سنے اور جو لڑکے بقایا رہ گئے ہیں ان کی منزل وہ لڑکے سنیں جن کی استاذ منزل سن رہا ہے۔ وہ اس طرح کہ دو لڑکے اپنے دائیں جانب اور دو لڑکے اپنے بائیں جانب بٹھا لے۔ ایک سننے والا اور ایک سنانے والا ان کے پاس بھی پنسل ہو اور اسی طریقہ سے وہ بھی منزل سنے اور اغلاط پر نشان لگائیں۔

اس کے علاوہ استاذ آپ تو خود سن ہی رہا ہو لیکن دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لڑکوں کی طرف بھی گاہے بگاہے متوجہ رہے تاکہ سننے اور سنانے والے دونوں یہ سمجھیں کہ استاذ ہم سے غافل نہیں ہے۔

سبق استاذ لازماً خود سنے:

ضروری اور لازم ہے کہ سبق ہر طالب علم کا استاذ خود سنے کیونکہ آگے چل کر اسی سبق نے سبقی پارہ اور منزل بننا ہے اور اگر سبق کچا رہا تو سبقی پارہ کچا رہا اور سبقی پارے کے کچے ہونے سے منزل کچی ہوگی اور اگر منزل کچی رہی اور جو غلطی رہ گئی وہ پھر ہمیشہ کچی رہے گی۔ کبھی بھی پختہ نہ ہو سکے گی یہ مشاہدے اور تجربے کی بات ہے لہٰذا استاذ سبق کو خصوصی توجہ دھیان اور محنت سے سنے۔

منزل میں لڑکوں کو تبدیل کرتا رہے:

ضروری ہے کہ منزل جن لڑکوں کی استاذ سن رہا ہے ان کا مستقل نہ سنے بلکہ جب ایک لڑکے کی منزل کے پارے مکمل سن لیے ہیں تو پھر دوسرے کی سننا شروع کر دے اور اس طرح باری باری تمام لڑکوں کی منزل سنے اور باری باری انہیں نگران بنائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقل بچوں کو نگران قائم کر دینا' نگران بچوں اور بقایا سنانے والے بچوں دونوں کے لیے سخت نقصان کا باعث بنے گا اور اس طرح استاذ اپنے زیر تعلیم تمام بچوں کی کیفیت سے آگاہی رکھ سکے گا کہ کس بچے کی منزل مضبوط ہے۔ کس کی درمیانی اور کس کی کمزور اور پھر ان کو اسی اعتبار سے محنت بھی کروا سکے گا۔

⓬ طلباء کی تعداد:

ایک استاذ کے پاس حفظ کے طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تک ہونی چاہیے۔ اس سے زیادہ تعداد استاذ پر بھی ظلم ہے اور بچوں کے ساتھ بھی ناانصافی ہو گی۔ اگر طلباء کی تعداد بیس سے زیادہ ہو تو اس استاذ کو نائب دے دیا جائے یا پھر ایک درجہ مقرر کر دیا جائے اگر مدرسے والوں کی مجبوری ہو کہ نہ تو وہ درجہ قائم کر سکیں اور نہ ہی معاون استاذ دے سکیں تو اس صورت میں استاذ اللہ کی رضا کی خاطر بچوں کے ساتھ محنت کرے اور مذکورہ بالا طریقہ استعمال میں لائے۔

⓭ استاذ حاضری ضرور لگائے:

استاذ طلباء کی حاضری روزانہ ضرور لگائے رجسٹر حاضری بنائے اور ان کی حاضری اس میں درج ہو۔ اس میں قطعاً کوئی کوتاہی نہ کرے۔ اس معاملے میں کوتاہی کرنے سے طالب علم کی کمزوری یا کوتاہی استاذ ہی کی کوتاہی سمجھی جائے گی کیونکہ اس طرح مدرسے والے اور بچے کے والدین استاذ کو مورد الزام ٹھہرائیں گے اگر رجسٹر حاضری میں حاضری کا اندراج ہو گا تو وہ رجسٹر کھول کر مدرسے کے منتظمین اور بچے کے والدین دونوں کو صحیح طور پر مطلع کر سکے گا کہ یہ بچہ پڑھائی میں کس قدر حاضر باش ہے رجسٹر میں بچے کی تاریخ داخلہ کا اندراج بھی ضرور کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ بنائیے:

استاذ کے لیے ضروری ہے کہ ہر ماہ با قاعدگی سے طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ لکھے اس سے بھی یہ بات واضح ہو گی کہ آیا اس کی تعلیمی کمزوریوں میں استاذ کا قصور ہے یا طالب علم کا نیز اس سے ہر بچے کی تعلیمی کیفیت بھی ہمہ وقت اس کے سامنے موجود رہے گی اور منتظمین مدرسہ اور بچے کے والدین کو بھی ان کے استفسار پر فوراً تفصیلی اور صحیح تعلیمی رپورٹ دے سکے گا۔

اب ہم اس مذکورہ تعلیمی رپورٹ کے بنانے کا طریقہ لکھتے ہیں۔

رپورٹ

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	مقدار خواندگی	کیفیت

کیفیت کے خانے میں ہر لڑکے کے نام کے سامنے وہ لکھے کہ اس کی منزل جو اس نے پڑھی ہے وہ کس نوعیت تک یاد ہے یعنی کچی ہے یا مضبوط ہے۔ ساری کچی ہے یا کچھ پارے کچے اور کچھ یاد ہیں۔ تلفظ کی کیفیت کیا ہے۔ طالب علم کا تلفظ صحیح ہے یا کمزور ہے۔ کمزور ہے تو کون سے حروف کمزور ہیں یا تمام حروف کمزور ہیں۔ ان حروف کی نشاندہی کر کے ان پر توجہ دے کر ان اغلاط کو صحیح کروائے اور اس سلسلے میں جو پیش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفت ہو اس کو اگلے مہینے کے اس طالب علم کے صفحہ پر درج کرے۔ اس طرح تعلیمی حالت کسی بھی استاذ کو بہتر کرنے میں وقت پیش نہیں آئے گی۔ اور خود بخود اس کی تعلیمی کیفیت سامنے آتی چلی جائے گی۔

⓴ روزانہ کی کیفیت بھی والدین کو بتائے:

ان طلباء کے لیے جو مقامی ہیں روزانہ کی ڈائری لکھے کہ اس نے کتنا سبق لیا۔ سبقی پارہ سنایا تو کیا وہ صحیح تھا منزل سنائی تو اس کی کیا نوعیت تھی۔ راقم نے اس کے لیے ایک تین مہینے کی ڈائری ''یومیہ تعلیمی کیفیت'' کے نام سے مرتب کی ہے جس سے استاذ اور والدین کے درمیان رابطہ بھی رہتا ہے اور طالب علم کی روزانہ کی کارکردگی بھی سامنے آجاتی ہے۔ قرآءت اکیڈمی لاہور سے یہ ڈائری دستیاب ہے۔ حفظ کے طلباء کے لیے یہ یومیہ تعلیمی کیفیت نامہ بہت ضروری ہے۔

㉑ منزل سننے کے دوران متشابہات کے متعلق سوال کریں:

جب طالب علم کی منزل سنیں تو اس دوران بعض اوقات متشابہ آیات کے متعلق بھی سوال کرلیں جیسے اس طرح سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر طالب علم ساتویں سپارے میں سورہ انعام سنا رہا ہے اور وہ یہ آیت پڑھتا ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ﴾

اس میں طالب علم سے سوال کیا جائے کہ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ سورۃ الانعام کے علاوہ اور کہاں کہاں آیا ہے۔ ضروری ہے کہ یہ سوال کرنے سے قبل طالب علم کو یہ بتلایا ہوا ضرور ہونا چاہیے کہ یہ سورۃ انعام کے علاوہ سورۃ التکویر اور سورۃ یوسف میں بھی آئے ہیں اور جب آپ اس سوال کرنے سے قبل کسی موقع پر اس کو بتا چکے ہوں گے تو وہ یقیناً ان متشابہات کو ڈھونڈے گا اور یاد کرے گا اور منزل سننے کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران آپ اس سے جب دوبارہ یہ سوال کریں گے تو وہ جواب دے گا۔ اس کے لیے بچوں کو راقم کی متشابہات القرآن پڑھنے کی تلقین بھی کریں۔

ایک غلط روایت:

بعض مدارس میں اور بعض سخت گیر استاذ ایسے بچوں کو جو بدشوق ہوتے ہیں زنجیروں میں باندھ کر رکھتے ہیں۔ یہ طریقہ انتہائی غلط ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ زنجیروں میں باندھے گئے بچے کوئی قابل ذکر کارکردگی پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ایسے بچوں کی بعض اخبارات میں تصاویر دکھائی گئی اور نام نہاد آزادی رائے اور آزادی اطفال وغیرہ جیسی تنظیموں نے دینی مدارس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس پُرفتن دور میں جب دین کی تضحیک عام ہوتی جارہی ہے۔ ایسے امور سے سختی سے پرہیز کریں جس سے ہمارے کسی عمل کی بدولت دین یا دین کے ہونے والے کاموں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

مارنے میں احتیاط:

بعض سخت گیر استاذ بچوں کو بڑی بے رحمی سے مارتے ہیں اور جب چھڑی اٹھاتے ہیں تو پھر روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیتے ہیں۔ ان کو اس وقت کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ چھڑی بچے کے جسم پر کہاں لگ رہی ہے۔ اس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ بچے پڑھائی سے بددل بھی ہو سکتے ہیں بعض اساتذہ کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بچوں کی ہڈیوں پر، سر پر زور زور سے چھڑیاں مارتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے۔ بعض استاذ بچوں کو تھپڑ مکے، گھونسے اور لاتیں مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ بچوں کے ہاتھ اور پاؤں کو بے دردی سے مروڑتے ہیں یا اچانک منہ پر طمانچہ مارتے ہیں۔ یہ سب نہایت ناروا اور غلط طریقہ کار ہے۔ بچے کے چہرے پر مارنا تو بہت ہی غلط ہے۔ حدیث میں بھی چہرے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مارنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۴ مدارس کی انتظامیہ سے درخواست:

یہاں میں نہایت دردمندانہ التجا مدارس کا اہتمام کرنے والے حضرات سے بھی کروں گا کہ خدارا استاذ کی ضروریات کا خیال رکھیں اس کو معقول تنخواہ دیں تاکہ وہ اپنے تدریسی فرائض تندہی سے انجام دے۔ اگر مدرس کو تنخواہ خاطر خواہ اور معقول ملے گی تو اس کی کارکردگی اچھی ہوگی اور اگر فکر معاش میں ہی ایک استاذ کھویا رہا تو اس کی تدریسی صلاحیت بہت زیادہ متاثر ہوگی۔

۱۵ اساتذہ کو ایک اہم نصیحت:

میں حفظ اور تجوید وقرآءت کے اساتذہ کو ایک نصیحت کروں گا کہ وہ صرف اور صرف اپنے تدریسی شغل سے تعلق رکھیں اور منتظمین مدرسہ کے انتظام واہتمام دیگر کے ساتھ معاصرانہ لڑائی جھگڑا یا مدرسہ کے دیگر امور میں بالکل مداخلت نہ کریں۔ صرف اپنے کام سے کام رکھنا اور دوسروں کے ساتھ دوستانہ اور برابری کی سطح کے تعلق سے وہ مدرسے میں اپنا بہت عزت والا مقام بنالیں گے۔ یہ وہ نصیحت ہے جو راقم نے اپنے استاذ گرامی قدر حضرت قاری اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ سے سنی ہے اور جو کامیابی کی بڑی اہم کنجی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آداب تدریس

1. (الف) کلاس میں جانے سے پہلے طہارت اور لطافت حاصل کرے' خوشبو لگائے اور اچھا پروقار لباس پہنے۔ امام مالکؒ کے متعلق آتا ہے کہ آپ درس حدیث سے پہلے غسل فرماتے' خوشبو لگاتے' نیا لباس زیب تن فرماتے۔

(ب) درس شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو۔ علم کی اشاعت' احکام دین کی تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی نیت کرے۔

2. گھر سے نکلتے وقت دعاء مسنونہ پڑھے۔ درس سے پہلے ذکر کرے۔ کلاس میں داخل ہوتے ہی سلام کرے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق اعانت اور عافیت طلب کرے' وقار سکون' تواضع وخشوع کی ہیئت اختیار کرے۔ اور بدمزگی سے پرہیز کرے۔ دوران درس' بدن' لباس یا کسی چیز سے نہ کھیلے اور ہنسی مذاق سے پرہیز کرے۔ بھوک پیاس غم اور غصہ کی حالت میں نہ پڑھایا جائے۔

3. تمام طلبہ کی جانب رخ رکھے۔ سب سے مہربانی سے پیش آئے خندہ پیشانی اور متبسم' چہرے کے ساتھ پڑھایا جائے۔ دورانِ درس جو طالب علم سوال یا بحث کرے۔ اس کی طرف خصوصی توجہ کرے' اگرچہ وہ چھوٹا اور بظاہر ادنیٰ سوال یا مسئلہ ہی کیوں نہ ہو۔

4. تعوذ' تسمیہ' قرآن اور دعاء سے سبق شروع کرے اور نصیحت پر ختم کرے۔

5. اگر مختلف مضامین پڑھاتا ہوں تو الاشرف فالاشرف اور الاہم فالاہم کا اصول

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نظر رکھے۔ درس میں جہاں تسلسل مناسب ہو وہاں تسلسل سے کام لے اور جہاں وقفہ مناسب ہو وہاں کچھ رک جائے۔ سبق نہ تو بہت دراز کرے اور نہ بالکل مختصر کرے اور طلباء کی حالت اور مزاج کا لحاظ کرے۔ مناسب مواقع میں بحث اور گفتگو کا موقع دے۔

۶ آواز زیادہ بلند نہ کرے اور نہ بالکل پست کرے بلکہ اعتدال اختیار کرے کیوں کہ اس کے بغیر افادہ اور استفادہ ناقص رہتا ہے۔ مناسب ہے کلاس سے باہر آواز نہ جائے۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ پوری کلاس میں آواز نہ پہنچے۔ البتہ اگر کوئی طالب علم اونچا سنتا ہے تو اس پر خصوصی توجہ کرنا چاہیے۔ جلد جلد اور تیزی سے تقریر کرتا ہوا نہ گزر جائے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر ترتیب کے ساتھ بات ذہنوں میں اتارے خود بھی بات شعور اور فہم کے ساتھ کہے۔ اور طلباء کو بھی سمجھنے کا موقع دے۔ اور جب کوئی بات پوری ہو جائے یا ایک بحث ختم ہو جائے تو دوسری بات اور دوسری بحث شروع کرنے سے پہلے کچھ وقفہ دینا چاہیے تاکہ ہر بحث کی بات الگ الگ ذہنوں میں راسخ ہو جائے۔

۷ شور وشغب اور خلط مبحث سے کلاس کو محفوظ رکھے۔

۸ اگر کوئی طالب علم بدتمیزی اور بے ادبی پر اتر آئے یا سونے لگے یا' ہنسی اور مذاق شروع کر دے' استہزا کرنے لگے یا کوئی بھی ایسی ناشائستہ حرکت کرے جس سے کلاس کا سکون برباد ہوتا ہو یا افادہ واستفادہ متاثر ہو یا دوسرے طلبہ پر برے اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہو تو ڈانٹ ڈپٹ سے بھی کام لینا چاہیے بشرطیکہ اس ڈانٹ ڈپٹ سے کوئی مفسدہ پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ضروری سمجھے تو اس کے سرپرستوں سے بات کرے اور اگر باوجود سمجھانے کے وہ اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو اس کو کلاس سے خارج کر دے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ تدریس اور تعلیم میں انصاف کا پہلو مد نظر رکھے طالب علم کے سوال کو توجہ سے سنے خواہ وہ چھوٹا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ حیا یا قصور علم وفہم یا کسی بھی وجہ سے سائل اگر اپنے سوال یا اعتراض کی وضاحت نہ کر سکے تو معلم کو خود اس کی وضاحت کر کے جواب سمجھا دینا چاہیے! اور اگر کوئی ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب معلوم نہ ہو تو صاف کہہ دے۔ کہ مجھے معلوم نہیں اور بعد میں کسی سے دریافت کر کے یا مطالعہ کے ذریعہ معلوم کر کے اس سوال کا جواب سمجھا دے۔

۱۰ نئے طلبہ کے ساتھ خصوصی محبت اور شفقت اور خوش روئی سے پیش آئے تاکہ اجنبیت رفع ہو اور گھل مل کر رہنے سے استفادہ تام کر سکیں۔ اوقات تدریس مقرر کرنے میں طلباء کی سہولت کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۱ درس شروع کرنے سے پہلے تمہیدی الفاظ جن سے طلبہ کا ذہن مسئلہ سمجھنے کے لئے تیار ہو جائے کہنے چاہئیں اور درس ختم کرنے سے پہلے اختتامی الفاظ استعمال کرنے چاہئیں تاکہ اچانک درس ختم نہ ہو جائے اور درس کا خلاصہ ذہنوں میں راسخ ہو سکے۔ معلم کو درس ختم ہونے کے بعد کچھ دیر ٹھہرے رہنا چاہیے تاکہ اگر کوئی طالب علم دریافت کرنا چاہے تو کر سکے۔

استاذ کا طلباء سے برتاؤ:

① کسی طالب علم کو اس کی بدنیتی یا عدم خلوص کی بناء پر علم سے محروم نہ کرے علم کی برکت سے امید ہے کہ اس کی بدنیتی حسن نیت سے بدل جائے گی۔ نیز اگر حسن نیت کو شرط لازم قرار دیا جائے تو یہ سلسلہ علم کے منقطع کر دینے کے مترادف ہو گا۔ البتہ استاد کا فریضہ ہے کہ طلبہ کو حسن نیت کی طرف رغبت دلاتا رہے۔

② استاد کا فرض ہے کہ طلباء کو تحصیل علم کی طرف رغبت دلاتا رہے۔ ان وعدوں فضیلتوں اور درجات کا شوق دلاتا رہے۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے علماء کے لئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ فرمایا ہے۔

③ طلبہ کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہی ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ طلبہ کی مصلحتوں کا پاس ولحاظ کرے اور ان پر توجہ صرف کر دے۔ طلبہ کے ساتھ مہربانی' شفقت اور احسان کا ایسا برتاؤ کرے جیسا کہ عزیز ترین اولاد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ طلبہ کی جانب سے اذیت' سوء ادب وغیرہ کا اگر صدور ہو تو اس پر صبر کرے اور ان کا عذر حتی الامکاں قبول کرلے۔ غلطی' قصور اور سوء ادب وغیرہ کے باوجود ان کے ساتھ خیر خواہی' مہربانی اور نرمی کا برتاؤ کرے۔ ناک بھوں چڑھانے اور خشک روئی سے پھر بھی پرہیز کرے کیونکہ حسن تربیت اور حسن تادیب کا یہی تقاضا ہے کہ جو اسے لازما اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے۔

④ تربیت میں اخلاق سنوارنے اور حالت سدھارنے کے لئے اشارہ کنایہ سے کام چل جائے تو بہتر ہے ورنہ صریح الفاظ سے کام لے۔ البتہ تدریج اور نرمی کا ضرور خیال رکھے' مسنون آداب اور پسندیدہ اخلاق سکھائے اور معروفات کی وصیت کرے۔

⑤ طلبہ کو اپنے علمی سرمایہ میں سے مالا مال کرنے میں سخاوت سے کام لینا چاہیے۔ تعلیم اور تفہیم میں سہولت اور حسن تلطف کا بہر حال خیال رکھنا ضروری ہے۔ خصوصا جب کہ طالب علم اہل ہو ذوق وشوق اور حسن ادب بھی رکھتا ہو۔ فوائد علمیہ کی جانب رغبت دلائے۔ نوادرات علمیہ حفظ کرائے۔ اور اپنے خزانۂ علمی سے دینے میں بخل سے پرہیز کرے۔ خصوصا جب کہ وہ اہل ہونے کے ساتھ ساتھ خواہشمند بھی ہو۔ کیونکہ اس بخل سے اس کے سینے میں وحشت اور اس کے دل میں نفرت پیدا ہوگی۔ البتہ نااہل کو اہلیت پیدا کرنے کی خاطر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ کرے۔ اور طلبہ کے فہم اور مقدرت سے زیادہ علمی اور فکری بوجھ ان پر نہ ڈالے۔ ان کی بساط سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے گریز کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی اور ان پر شفقت ہی کا تقاضا ہے۔

۶ تشریح و توضیح میں پوری پوری کوشش صرف کرے۔ لیکن طلبہ کے ذہن اور مرتبہ فہم و عقل کا خیال و لحاظ رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔ کسی مسئلہ کو بیان کرنے کے بعد مثالوں سے اس کی توضیح کرے۔ جو طلبہ دلائل اور ماخذ کے فہم کی سکت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے مسئلہ کی صورت گری اور صرف توضیح ہی پر اکتفاء کرے۔ کلاس میں تختہ سیاہ بھی رکھے تاکہ سمجھانے کے لیے اس کو بھی استعمال کرے اس کا استعمال طلباء کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

۷ درس کی شرح وبسط سے فراغت کے بعد فہم وضبط مسائل کا اندازہ کرنے کے لئے چند متعلقہ سوالات طلباء کے سامنے رکھنے چاہئیں پس اگر صحیح جواب سامنے آئے تو ایسے طلبہ کی تعریف اور قدر افزائی کرے۔ اور اگر جواب نہ دے سکیں۔ تو نرمی اور شفقت کے ساتھ دوبارہ سمجھانا چاہیے۔ طلبہ کے سامنے سوالات رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ بعض اوقات طالب علم "میں نہیں سمجھا" کہتے ہوئے جھجکتا ہے یا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا موقع نہیں ہوتا یا اس کو حیا لاحق ہو جاتی ہے۔

۸ طالب علم سے اگر پوری توقع ہو کہ وہ "ہاں" میں جواب دے گا تب تو "کیا سمجھ گئے" کا سوال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اندیشہ ہو کہ وہ شرم یا جھجک کی وجہ سے جھوٹ کہنے پر مجبور ہو جائے گا اور "نہیں سمجھا" نہیں کہے گا تو مذکورہ سوال (کیا سمجھ گئے؟ سمجھ میں آیا؟) ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اس کے فہم کا اندازہ کرنا چاہیے چند متعلقہ سوالات کے ذریعہ ہی مناسب ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر طالب علم فہم کے سوال پر "ہاں" کہہ چکا ہے تو اس کے سامنے سوال نہیں رکھنا چاہیے کہ جواب نہ آنے پر خجالت اور شرمندگی کی عار نہ اٹھانا پڑے طلبہ کو اسباق میں حاضر رہنے اور مسائل متعلقہ پر فارغ اوقات میں تکرار کر لینے اور غور وفکر اور عقل وفہم کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے پر ابھارتے رہنا ان میں تحقیق وتفتیش کا ذوق پیدا کرتے رہنا چاہیے۔

۹ کبھی کبھی سوالات کے ذریعے اعادہ کراتے رہنا چاہیے تاکہ ان کے فہم اور یادداشت کا اندازہ اور امتحان ہوتا رہے اور تاکہ طلبہ کو اصول وقواعد اور مسائل غریبہ ذہن نشین ہوتے چلے جائیں۔ پس جن طلبہ کے جوابات اچھے ہوں تو ان کی ہمت افزائی کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھیوں کے سامنے ان کی تعریف کرنا چاہیے تاکہ وہ اور ان کے ساتھی اور زیادہ ذوق وشوق سے تحصیل علم میں کوشش اور جدوجہد کریں۔

۱۰ طالب علم اگر اپنی طاقت بساط یا عمر سے زائد محنت کرے تو اس کو میانہ روی اور اعتدال سے کام لینے کی طرف توجہ دلائے۔ طالب علم کو ایسی تعلیم نہ دے اور ایسی کتاب کے مطالعہ کی طرف متوجہ نہ کرے جس کے بوجھ سے اس کا فہمِ ذہن یا عمر قاصر ہو۔

۱۱ ابتدا میں طلبہ کی ذہنی سطح کا اندازہ امتحان کے ذریعہ کر لینا چاہیے۔ دریافت حال اور ذہن کا تجربہ کیے بغیر کوئی علم وفن شروع نہ کرائے اور اگر اس جانچ میں اندازہ یا تجربہ کا موقع نہ ہو تو ابتدائی کتاب اور ابتدائی فن شروع کرا دے اور پھر حسب حال یا تو اسی کو باقی رہنے دے یا تبدیل کر دے۔

۱۲ جوابات یا مسئلہ بیان کرتے ہوئے اس کا ماخذ بھی بتاتا جائے۔ اسی طرح جن علوم وفنون پر کوئی قاعدہ مبنی ہو ان کی بھی نشاندہی کرے لیکن جس فن کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں طلباء کو کچھ بتائے اس میں خود کو بھی لازمی طور پر دسترس ہونی چاہیے!

③ اور اسی علم وفن کی تعلیم دے جس پر اسے خود اچھی طرح دسترس حاصل ہو۔ خود معلم کو تاریخی شخصیتیں اور ان کے واقعات اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے! تاکہ موقع بہ موقع ان کو بیان کر کے طلباء میں علم سے شوق ومحبت اور اخلاق و عادات کی تعمیر میں مدد لے سکے۔

④ طلباء کے سامنے علوم کی قباحت بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے! ہاں وہ علوم جو شریعت مطہرہ نے حاصل کرنے سے منع کیے ہیں ان کی مذمت کھل کر کرے جیسے جادوٹونے کا علم۔ نجوم کا علم۔ دست شناسی وغیرہ۔

⑤ بعض طلباء کے ساتھ ترجیحی برتاؤ نہ کرے۔ کیونکہ نا مساویانہ برتاؤ سے سینوں میں توحش، دلوں میں تنفر پیدا ہوتا ہے۔ البتہ ذوق وشوق، محنت اور حسن ادب وغیرہ میں جو طالب علم آگے ہوں تو ان کو ترجیح دینا اور ترجیحی برتاؤ کا سبب ان خوبیوں کو قرار دینا مناسب بلکہ بہت اچھا ہے۔ اس طرح دوسرے طلبا کو بھی تحریص ہوگی اور یہ برتاؤ خود ان کے لئے بھی مہمیز کا کام دے گا۔

⑥ طلباء کے نجی حالات سے دلچسپی رکھنا چاہیے۔ ان کا کام، نسب، وطن دیگر حالات معلوم کرتے رہنا چاہئیں اور ان کے لئے دست بدعا رہنا چاہیے۔

⑦ طلباء کے اخلاق وعادات، سیرت وکردار اور ظاہر وباطن پر نگاہ رکھنا چاہیے۔ اگر کسی طالب علم میں کوئی غلط حرکت وفعل بدتمیزی، بدتہذیبی بدشوقی یا بے توجہی وغیرہ محسوس ہو تو اصلاح حال کی فکر کرے اور اخلاق سدھارنے کی طرف توجہ دے، پہلے عام انداز میں نصیحت کرے اور برائی سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہ ہوں تو خاموشی سے اشاروں اور کنایوں میں فہمائش کرے۔ پھر بھی کام نہ چلے تو سختی سے فہمائش کرے۔ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زجروتوبیخ اگر مفید ہو تو اس سے بھی کام لے تاکہ دوسرے طلباء اس سے سبق حاصل کریں اور اگر مفید نتیجہ ظاہر نہ ہو تو اس طالب علم سے اعراض کرے خصوصاً جب کہ دوسرے طلباء کے اس سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو۔

(۱۸) مصالح کی فکر رکھے ان میں اطمینان قلب پیدا کرنے کی فکر کرے۔ اپنے تعلقات یا اپنے مال کے ذریعہ ان کی مدد کرتا رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کا ہاتھ بٹا تا رہتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت برآری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی کی تنگی میں آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں قیامت کے دن آسانی پیدا فرمائے گا۔ خصوصاً جب کہ یہ اعانت طلب علم میں ہو جو کہ قرب خداوندی حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔

(۱۹) حاضر رہنے والے طلباء اگر غیر حاضر ہوں تو ان کا حال اور خیریت معلوم کرنا چاہیے ان کے سرپرستوں اور متعلقین کی بھی خیریت معلوم کرے۔

پس اگر مریض ہو تو عیادت کرے۔ اگر کسی غم میں مبتلا ہو تو اس کا غم غلط کرنے کی فکر کرے اور اگر سفر پر گیا ہو تو اس کے گھر والوں کی خبر گیری کرے اور حتی الامکان ان کی اعانت کرے۔

(۲۰) طلبہ کے ساتھ تواضع سے پیش آنا چاہیے۔ ان کے لئے اپنے بازو جھکا دینا چاہیے۔ اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ”وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ“ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی تواضع اختیار کرو اور جس نے بھی اللہ کے لیے تواضع اختیار کی اللہ نے اس کو بلند مراتب عطا فرمائے۔ حدیث میں ہے لینو المن تعلمون ولمن تعلمون

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ۔ جس کو سکھاؤ اس سے نرمی برتو اور جس سے سیکھو اس سے بھی تواضع سے پیش آؤ۔

(۲۱) طالب علم کو اس کے پسندیدہ خطاب سے مخاطب کرنا چاہیے جس میں تعظیم اور توقیر ہوتا کہ اس کی عزت نفس محفوظ رہے اور ان کے ساتھ خوش معاملگی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیے۔ اور ان کو ہر طرح کی خیر کی وصیت کرنا چاہیے چنانچہ منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مجالست کے اعتبار سے اکرام الناس تھے اور اپنے شاگردوں کا احترام کرنے میں بھی انتہائی آگے رہتے تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آداب متعلّم

متعلم کو مندرجہ ذیل اوصاف کا حامل ہونا چاہیے!

- اپنے قلب و ذہن کو ہر قسم کے کھوٹ' بغض وحسد، گمراہ کن عقائد اور تمام اخلاق رذیلہ سے پاک کرلے تاکہ قبولیت علم اور حفظ مسائل کی صلاحیت اور اہلیت پیدا ہو۔
- عقائد و اخلاق کی طہارت کے ساتھ ساتھ حسن نیت اور حسن قصد وارادہ بھی ضروری ہے۔ خوشنودی رب، علم کے مطابق علم احیاء دین، قلب و دماغ کو روشن اور منور کرنا' اپنے باطن کو اچھے اور عمدہ اخلاق واوصاف سے آراستہ کرنا اور قرب الہٰی کو تحصیل علم کا مقصود قرار دینا چاہیے۔
- اغراض دنیاوی' ریاست' جاہ' مال' معاصرین سے فخر ومباہات' عزت وشہرت اور مقبولیت وغیرہ کو ہرگز اپنا منتہائے نظر نہ بنائے کیوں کہ اس میں علم کی توہین ہے۔
- زندگی کا بہترین دور' دور شباب ہے اسے تحصیل علم کے لئے وقف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ نوعمری میں قوئی اور صلاحیتیں نئی اور تازہ ہوتی ہیں اور علائق دنیوی سے بھی عموماً یک گونہ یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔
- تحصیل علم کے لئے دیگر مشاغل سے قطع تعلق اختیار کرنا چاہیے کہ کاروبار سے سبکدوش ہونا' کھیتوں اور باغوں سے لاتعلق ہونا اور بھائی بہنوں اور متعلقین کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنا' تحصیل علم کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ قلب وذہن کا مکمل طور پر انہماک اور یکسوئی کے ساتھ پوری پوری توجہ راہ علم کے مسافر کی کامیابی کے لئے اور منزل سے ہمکنار ہونے کے لئے لازماً درکار ہے۔

- طالب علم کو معمولی کھانا، معمولی رہائش اور معمولی لباس وغیرہ پر قناعت کرنا چاہیے۔ کیونکہ لذیذ کھانوں' عمدہ لباس اور فیشن کی فکر میں رہ کر تحصیل علم کی طرف پوری توجہ مرکوز نہیں کی جاسکتی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے طالب علم کو فقط ایک غم' غم علم ہونا چاہیے۔
- متعلم کے لئے لازم ہے کہ لیل ونہار کے چوبیں گھنٹوں کی مناسب تقسیم کرلے اور نظام الاوقات بنالے پھر اس کے مطابق عمل کرے تاکہ اوقات عزیز کے قیمتی لحات ضائع ہونے سے محفوظ رہیں۔ حفظ کے لئے سحر' غور فکر اور بحث کے لئے صبح' لکھنے کے لئے دن اور مطالعہ ومذاکرہ کے لئے رات کا وقت بہترین وقت ہے۔ اور خلوت کا مقام یاد کرنے کے لئے بہترین مقام ہے۔
- زیادہ کھانے سے پرہیز اور کم خوری اور اکل حلال طالب علم کے بہترین معاون ہیں۔ زیادہ کھانے سے پانی زیادہ پیا جاتا ہے اور پانی کی کثرت سے نیند زیادہ آتی ہے اور نیند کی کثرت سے کند ذہنی پیدا ہوتا ہے۔ حواس میں فتور اور جسم میں کسل رونما ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بسیار خوری سے بہت سی جسمانی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جو علم کے لئے سم قاتل بن جاتی ہیں۔
- اپنے تمام مشاغل اور مصروفیتوں میں ورع اور تقویٰ پر کاربند رہے۔ اپنے کھانے پینے لباس اور قیام وغیرہ میں احکام شریعت کی پابندی کرے تاکہ اس کا قلب منور رہے اور قبول علم کی صلاحیت پیدا ہو۔
- طالب علم کے لئے زیادہ سونا بھی انتہائی مضر ہے۔ اسے کم سونے کی عادت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالنا چاہئے۔ لیکن نہ اس قدر کم کے بدن اور ذہن متاثر ہوں۔ البتہ چوبیس گھنٹوں میں آٹھ گھنٹے سے زائد ہرگز نہ سونا چاہیے۔

تھک جانے اور اکتا جانے کی صورت میں اپنے نفس' قلب و ذہن اور آنکھوں کو مباح تفریحات سے راحت پہنچا کر فرحت حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جسمانی ورزشیں اور بدنی ریاضتیں کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں (بشرطیکہ زیادہ تھکا دینے والی نہ ہو) بعض اکابر علماء اور سلف صالحین "قدرتی تفریح گاہوں میں اپنے شاگردوں کو اکٹھا کر کے ظرافت اور خوش طبعی کا موقع فراہم کرتے تھے لیکن دین و آبرو کو ضرر پہنچانے والے مشاغل کے پاس بھی نہ پھٹکنے دیتے۔

III طالب علم کو کثرت مجالست سے پرہیز کرنا چاہیے۔ خصوصاً غیر جنس کے لوگوں سے یعنی کم عقلوں اور علمی ذوق نہ رکھنے والوں سے میل جول اور ان میں اٹھنا بیٹھنا' وقت ضائع کرنے اور لحات عزیز کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔

بدسیرتوں اور بداخلاقوں کی صحبت تو انتہائی مضر اور سم قاتل ہے کہ ؎

صحبت طالح ترا طالح کند

البتہ اہل علم اور اہل تقویٰ خوش اخلاق اور صاحب کردار حضرات کی صحبت استفادہ کی غرض سے ازبس ضروری ہے کہ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند

طالب علم کو اپنے رفقاء کے لئے دیانتدار' صالح' متقی' ذہین اور ہوشیار' نفع رساں اور خوش معاملہ رفیق ہونا چاہیے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد کے آداب

جن پر کار بند ہونا ہر خوش قسمت طالب علم کے لئے ضروری ہے۔

❶ استاذ کا انتخاب:

سب سے پہلے استاد کے انتخاب کے اہم مسئلہ پر غور وخوض اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کے ساتھ توجہ کرنا ضروری ہے۔ استاد کے انتخاب میں اس کی اہلیت' شفقت اور مروت کو پیش نظر رکھے جس کی عفت اور پاک دامنی جانی پہچانی ہو جو تعلیم دینے کے فن سے واقف ہو۔ فہمائش کے بہترین ڈھنگ جانتا ہو۔ ایسے استاد کا انتخاب کرنا چاہیے البتہ اگر جامع شخصیت میسر نہ ہو تو ماہر فن کے مقابلہ میں ورع اور حسن اخلاق میں کامل اور صاحب نسبت استاد کو ترجیح دینا چاہیے۔

❷ استاذ کی خدمت:

استاد کی خدمت اور اطاعت کو ہمیشہ باعث صد افتخار شمار کرے (اور اس کو عادت بنالے) اس کے مشوروں پر عمل کرے' اس کی خوشنودی مزاج کی فکر میں رہے۔ اس کی تعظیم اور احترام میں مبالغہ سے کام لے۔ اس کے سامنے ہمیشہ تواضع سے پیش آئے۔ استاد کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے اگر ہو سکے تو کچھ صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ باری تعالیٰ میرے استاد کی خوبیوں سے مجھے مالا مال کر اور استاد کے سامنے کسی نالائقی اور کوتاہی سے محفوظ رکھ۔

❸ استاد کو ہمیشہ تعظیم وتکریم کے الفاظ سے خطاب کرنا چاہیے:

استاذ کا حق ہمیشہ پہچانے اور تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ اس کا حق ادا کرتا رہے۔ تاحیات اس کی تعظیم ادب اور خدمت کرتا رہے۔ اور وفات کے بعد ہمیشہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے استغفار کرتا رہے اور اس کی اولاد و اقارب سے محبت اور احترام کا سلوک کرتا رہے۔

❹ استاذ کی سختی برداشت کرے:

استاد کے زجر و توبیخ سے کبیدہ خاطر ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ اس کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ استاد کی طرف سے بالفرض اگر زیادتی کا بھی صدور ہو تو اس پر صبر کرنا چاہیے۔ اور اس کی بہتر تاویل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

❺ استاذ کے پاس اجازت لے کر آئے:

استاد کے پاس بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہیے۔ الا یہ کہ مجلس عام ہو۔ اجازت نہ ملنے پر بغیر کسی ناراضگی یا دل شکنی کے واپس ہو جانا چاہیے۔ تین بار سے زیادہ اجازت چاہنا یا دستک دینا مناسب نہیں آواز یا دستک ہلکے سے دینا چاہیے۔ اجازت ملنے پر سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔

❻ استاذ کے پاس اچھے لباس میں جائے:

استاد کے پاس بدہیئتی کی حالت میں نہ جائے۔ بلکہ پر وقار اور صاف ستھرے لباس میں جانا چاہیے۔ گفتگو میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھے استاد کے پاس فارغ قلب اور صاف ذہن لے کر حاضر ہونا چاہیے۔ نیند اور اونگھ' غصہ اور غضب یا شدید بھوک اور پیاس میں ہرگز حاضر نہ ہونا چاہیے۔

❼ استاذ موجود نہ ہو تو انتظار کرے:

اگر استاد موجود نہ ہو تو جلد واپس نہ ہو جائے بلکہ انتظار کی زحمت گوارا کرے اور درس نہ چھوڑے۔ کسی ایسے وقت میں جس میں کہ پڑھانا دشوار ہو یا استاد کی عادت کے خلاف ہو' پڑھانے کا مطالبہ نہ کرے۔ اور نہ اپنے واسطے مخصوص وقت کا خواہشمند ہونا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست ہے۔ خواہ امیر کبیر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس میں استاد پر اپنی برتری کا احساس و اظہار پوشیدہ ہے۔

❽ درس میں شامل ہونے کے آداب:

استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا چاہیے۔ اس کی تقریر توجہ سے اور کان لگا کر سننا چاہیے۔ اور خواہ مخواہ ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دوران درس اپنے کپڑوں یا جسم یا کسی اور چیز سے کھیلنا طالب علم کی بے پروائی کا ثبوت اور عدم توجہی کی کھلی شہادت ہے۔ جمائی اور انگڑائی کو بھی حتی الوسع (درس کے دوران) اپنے پاس نہ پھٹکنے دے۔ فرش پر سے تنکے اٹھانا یا اس پر انگلیوں سے لکیریں بنانا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا بھی سبق کی طرف سے غفلت کو ظاہر کرنا ہے۔ بار بار کھانسنا' کھنکارنا اور تھوکنا بھی ایک قسم کی بے ادبی ہے۔ استاد کے سامنے تخاطب' نشست و برخاست غرض ہر ہر حرکت واطوار سے سکون۔ محبت ادب وتہذیب' سلیقہ اور تمیز کا ثبوت دینا چاہیے۔

استاد سے بحث ومباحثہ سوال و جواب کے دوران بھی ادب سلیقہ اور نرمی پر کار بند رہنا چاہیے۔ استاد سے اگر کسی سہو یا غفلت کا صدور ہو جائے تو اسے نظر انداز کر دینا چاہیے کیونکہ استاد نبی تو نہیں ہوتا کہ اس سے غلطی سرزد ہی نہ ہو۔

❾ غیر ضروری سوالات سے ممانعت

شاگردو کو اپنے استاد سے مناسب اور ضروری سوالات پوچھنے چاہئیں جو علم میں اضافہ کا سبب ہوں' لیکن دوراز کار' غیر ضروری سوالات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتنا علم کیسے حاصل کیا؟ تو آپ نے جواب دیا:

"پوچھنے والی زبان اور عقل والے دل سے۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگرد کو چاہیے کہ استاد کی بات توجہ اور خاموشی سے سنے۔ قطع کلامی نہ کرے اور نہ ہی غیر ضروری' غیر مناسب سوالات کرے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ سے استاد کے اپنے شاگردوں پر درج ذیل حقوق ثابت کئے ہیں۔

- شاگرد استاد کی خدمت میں حاضر ہوا کرے۔
- اگر استاد کسی اعتبار سے شاگرد سے کم ہو (مثلاً دولت وجاہت میں) تب بھی اس کی اتباع کرے۔
- جس بات کے پوچھنے سے استاد منع کرے' نہ پوچھے۔
- اگر استاد کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو معذرت کرلے
- استاد کی علالت طبع (بیماری) کے وقت سبق چھوڑ دے۔

علامہ برہان الدین زرنوجی رحمہ اللہ نے تعظیم معلم کے یہ سات طریقے بیان کئے ہیں کہ وہ ان امور کا لحاظ رکھے۔

1. راستہ چلتے وقت استاد کے آگے نہ چلے۔
2. استاد کی جائے نشست پر نہ بیٹھے۔
3. استاد کی اجازت کے بغیر کلام کا آغاز نہ کرے۔
4. استاد کے سامنے طول کلامی سے بچے۔
5. استاد کی پریشانی کا سبب نہ بنے۔
6. اس وقت خیال رکھے جو استاد نے درس کے لئے مقرر کردیا۔
7. استاد کے آنے کا انتظار کرے اور صبر سے کام لے۔

علامہ موصوف نے اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔

"جس نے مجھ کو ایک حرف کی تعلیم دی میں اس کا غلام ہوں خواہ وہ مجھے بیچ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالے یا غلام بنا کر چھوڑ دے۔"

آداب درس

- استاد کی طرف کامل توجہ اعراض واستغناء سے گریز استاد کی فہمائش پر بشاشت کا اظہار۔ کثرت سوال سے پرہیز ادب اور نرمی سے دوبارہ وضاحت چاہنا۔ طالب علم کے لئے بہترین اوصاف ہیں۔
- جواب دینے میں استاد سے مسابقت' اس کی بات پوری نہ ہونے دینا اور بات کاٹنا طالب علم کے لئے قطعاً درست نہیں۔ البتہ اپنے ذہن اور دماغ کو حاضر رکھنے کی کوشش کرے۔ استاد کے اشاروں اور کنایوں کو سمجھنے اور ان پر لبیک کہنے کو ہر وقت تیار رہے۔
- استاذ اگر کوئی چیز دے تو بعجلت آگے بڑھ کر سیدھے ہاتھ میں لینا چاہیے۔ اور جب واپس کرنا ہو تو سنبھال کر سلیقے سے واپس کرنا چاہیے!
- حصول علم کے لیے اساتذہ کے دروازے کھٹکھٹانا' سفر اور سیاحت کی صعوبتیں برداشت کرنا دیگر طلباء کے ہمراہ استفادہ کی نیت سے علماء کی خدمت میں حاضر ہونا' دیگر اساتذہ سے استفادہ کے لئے دیگر ذرائع علم سے فیض یاب ہونے کے لئے اپنے استاد کے مشوروں پر عمل کرنا اور محنت ومشقت کو اپنا شعار قرار دینا طالب علم کے لئے ازبس ضروری اور ناگزیر ہے۔
- کامل استفادہ اور مکمل طور پر علم حاصل کرنے کے لئے استاد کی منشاء اور اشارہ چشم وابرو کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔
- طالب علم جو کچھ بھی اور جس قدر بھی حاصل کرے وہ اطمینان قلب اور شرح صدر کے ساتھ حاصل کرے۔ اپنی بساط سے زیادہ بوجھ اٹھانے سے پرہیز کرے۔ اپنی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسعت سے بڑھ کر زیادہ سے زیادہ اخذ کرنے کی کوشش اور فکر کرے۔

۷ جو کچھ سیکھے اور پڑھے اسے حفظ کرنے سے پہلے اطمینان قلب اور شرح صدر حاصل کر لینا چاہیے۔ کسی مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے سے پہلے ہرگز یاد نہ کرنا چاہیے!

۸ نظام الاوقات ضرور بنا لینا چاہیے اور اس کی شدت سے پابندی کرنی چاہیے۔

۹ اساتذہ فن کی مدد کے بغیر محض کتابوں سے علم و فن حاصل نہیں ہوتا البتہ کتاب خوانی ضرور ہو جاتی ہے۔

۱۰ قلم اور نوٹ بک اپنے ہمراہ ضرور رکھنا چاہیے' اصول قواعد کلیہ' مبادی اور دیگر مفید اور ضروری باتیں نوٹ کرنے کی عادت بنا لینا چاہیے۔

۱۱ اگر کسی مسئلہ میں استاد کی رائے سے اختلاف ہو تو بحث اور مناظرہ میں ادب واحترام اور تعظیم کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔

۱۲ استاد کی رائے کو غلط سمجھتے ہوئے بھی یہ انداز تکلم کہ "آپ کی رائے غلط ہے"۔ اور میں نے صحیح کہا ہے "میری رائے درست ہے۔" ہرگز اختیار نہ کرنا چاہیے بلکہ یوں خطاب کرے کہ "مسئلہ کی صورت کیا یہ بھی ہو سکتی ہے؟ اس مسئلہ کو آیا یوں بھی سوچا یا حل کیا جا سکتا ہے؟ استاد اگر مخلص ہے جیسا کہ توقع یہی رکھنا چاہیے تو یقیناً اسے خود شبہ ہو جائے گا اور وہ برملا اپنی غلطی کا اعتراف کر لے گا بلکہ شاگرد کی ذکاوت اور فہم رسا کی یقیناً تعریف کرے گا اور شاباش کہے گا ورنہ حجت نہ کرے بلکہ کسی دوسری مجلس کے لئے مسئلہ کو اٹھا رکھے اور تواضع کی روش اختیار کرے۔

۱۳ طلب علم کے لئے بہترین زمانہ لڑکپن' نوجوانی' عنفوان شباب اور عہد شباب ہے۔ لہٰذا زندگی کے اس بہترین دور کو (جس میں عموماً فارغ البالی' نشاط مزاج وطبیعت اور عافیت حاصل ہوتی ہے) ضائع نہ کرنا چاہیے بلکہ اوقات عزیز

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معمولی لمحات کو بھی مفید اور نفع بخش کاموں میں صرف کرنا چاہیے اور علم نافع اور عمل صالح سے بڑھ کر کوئی کام اور مشغلہ نہ نفع بخش ہوسکتا ہے اور نہ نفع و بہبود کا ضامن۔

- طالب علم کے لئے اگر کوئی خصلت زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتی ہے تو وہ تحصیل علم سے استغناء اور بے پروائی کے علاوہ کچھ نہیں لہٰذا اس مبارک راہ میں جس قدر بھی ہو سکے توجہ اور محنت اور مشقت سے کام لے۔
- اور جب اہلیت میں کمال حاصل کر لے اور علوم میں درجہ فضیلت پر فائز ہو جائے اور فن کی اکثر وبیشتر اور مشہور معروف کتب اور بہترین مصنفات کا مطالعہ کر چکے تو اب تالیف وتصنیف کا مشغلہ اختیار کرنا چاہیے کہ اس طرح خدمت کے ساتھ ساتھ علم وفن میں مہارت ذہن میں ذکاوت اور مطالعہ میں وسعت پیدا ہوگی۔
- اہل علم کی صحبت اختیار کرنا اور تمام اسباق میں پابندی سے شریک ہونا طالب علم کی ہوشمندی اور ہونہاری کی علامت ہے۔
- اسباق کے مطالعہ اور تیاری میں ترتیب کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔ مسائل کو ذہن نشین کرنے اور ان کی تہہ تک پہنچنے کے لئے مذاکرہ بڑی اچھی چیز ہے اور اس کا بہترین ٹائم رات کا وقت ہے۔ دو چار طلبہ کا باہم مذاکرہ مسائل کو نکھارنے کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ مذاکرہ مع النفس (خود دہرانا اور اعادہ کرنا) اور تنہائی میں مطالعہ بھی مفید اور ضروری ہے۔
- مجلس درس گاہ میں سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔ اگر جگہیں مقرر نہ ہوں تو جہاں خالی ہو بیٹھ جائے کسی سے مزاحمت نہ کرے۔ استاد کے قرب کو ترجیح دے البتہ عمر، صلاحیت اور علم وغیرہ میں افضل طالب علم کے مقابلہ میں ایثار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرنا چاہیے۔ بیٹھنے میں نظم وترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے طلبہ کو ایک جانب بیٹھنا چاہیے تاکہ استاد کی نگاہ سب پر رہ سکے۔

19 استاد کا ادب اور آداب مجلس کا لحاظ کرنے کے علاوہ اپنے ساتھیوں اور رفقاء کا ادب واحترام بھی ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اپنے فرائض اور رفقاء کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھنا چاہیے۔ آنے والے طالب علم کو مرحبا کہنا چاہیے۔ اور مجلس میں توسع اختیار کرنا چاہیے۔ دوران درس کسی کو اذیت پہنچانا یا حرکات مذمومہ کرنا یا کسی غیر متعلق گفتگو سے بھی پرہیز کرنا چاہیے!

20 اگر کوئی اشکال پیش آ جائے یا بات اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے تو بغیر کسی شرم اور جھجک کے تواضع اور ادب کا لحاظ کرتے ہوئے سوال ضرور کرنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شرما گیا اس کا علم بھی ناقص رہ گیا۔ کسی نے کہا ہے۔ سوال کے وقت جس کا چہرہ شرم آلود ہو گیا' لوگوں کے سامنے اس کا نقص ظاہر ہو گیا۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں' جھجکنے والا' شرمیلا اور متکبر علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے انصار کی خواتین پر اللہ رحم فرمائے' تفقه في الدين پیدا کرنے میں ان کو حیا مانع نہیں تھی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے' کیا عورت پر جب کہ اس کو احتلام ہو جائے' غسل واجب ہوتا ہے۔

21 ہر کام اور ہر بات میں اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے سوال کرنے میں عبارت پڑھنے میں' تحریری کام دکھانے میں، جواب دینے میں غرض کہ ہر کام میں باری کا انتظار کرنا نظم وتربیت اور سلیقہ مندی (جو طلبہ کا زیور ہیں) کی علامت ہے۔ تعلم اور استفادہ کے مواقع میں ایثار' بدشوقی اور سستی کا ثبوت ہے۔ ایثار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادی اشیاء میں ہونا چاہیے لیکن علمی واخلاقی اور فضیلت وثواب کے کاموں میں مسابقت کا جذبہ کارفرما ہونا چاہیے۔

- آلات علم کا بھی ادب واحترام ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے۔ خصوصاً ان کتب کا ادب' جو علوم دینیہ اور فنون شرعیہ کی حامل ہوں۔
- استاد جب مشغول ہوں یا رنج وملال' غیظ وغضب' بھوک' پیاس' نیند' اونگھ' اور تھکن کی حالت میں ہوں تو استفادہ کی کوشش ہرگز نہ کرنا چاہیے۔
- دوران تعلیم نوٹس یا نکات تیار کئے ہوں تو استاد سے ان کی تصحیح کرا لینا چاہیے۔
- استاد نے سبق کی جو مقدار مقرر کی ہو اس پر اکتفاء کرے۔
- اپنی باری پر استاد کی اجازت کے بعد' تعوذ' تسمیہ' حمد وصلوٰۃ اور دعا سے سبق شروع کرنا چاہیے۔ سبق کے دوران طلبہ استاد کے لئے اور استاد طلبہ کے لئے دعاء کریں۔
- طلباء کا فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں میں علمی ذوق وشوق پیدا کریں' مقصد تعلیم کی طرف متوجہ کریں۔ مشکلات میں ان کی مدد کریں۔ خوشی اور غمی میں شریک رہیں غرض کہ آپس میں ہر طرح دینی اخوت اور خیر خواہی کے تعلقات قائم رکھیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظ کرنے والے طلباء اور حفظ قرآن کرانے والے اساتذہ کے لیے اہم باتیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم نے ہی قرآن حکیم کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت جن ذرائع سے کرنے کا بندوبست کیا گیا ان میں سے ایک اہم حفاظت حفظ قرآن ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے:

"قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ تم پڑھتے جاؤ اور ترقی کے درجات یعنی جنت کے درجے چڑھتے جاؤ اور اسی طرح ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے کہ تم دنیا میں پڑھا کرتے تھے تمہاری منزل وہ ہوگی جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے۔" (مسند احمد۔ ابن ماجہ)

ضرورت محسوس کی گئی کہ درجہ حفظ میں آج کل کے مادی دور کے لحاظ سے طلباء سے کس طرح کا برتاؤ کیا جائے پڑھانے کا انداز کیا ہو طلبا کے لیے یاد کرنے کا وقت کون سا موزوں ترین ہے اس حوالے سے کچھ مختصر باتیں کی جائیں۔

والدین کی ذمہ داری:

حفظ کرنے والے طلباء کے والدین اور خود حفظ کرنے والے بچے کو بھی اس بات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شدت سے احساس ہونا چاہیے کہ قرآن کو حفظ کرنے کے بعد اسے یاد رکھنا واجب ہو جاتا ہے حافظ قرآن کو اپنی منزل پختہ رکھنے کے لیے مسلسل اس قدر وقت نکالنا ہوگا کہ اسے بہت سی دنیاوی مشغولیتوں کو خیر باد کہنا پڑے گا اور اپنی سرگرمیوں کو محدود کر کے قرآن کے لیے وقت نکالنا ہوگا یہ والدین کی بھی ذمہ داری ہے اور حافظ قرآن کی اپنی بھی۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی بچہ والدین کی خصوصی توجہ کے بغیر ہی قرآن حفظ کر لے اور اس کی منزل درست ہو اس لیے والدین کو شروع ہی سے یہ ذہن بنانا ہوگا کہ انہیں بچے کی بھرپور انداز میں مستقل نگرانی اور راہنمائی کرنا ہوگی۔

حفظ کرنے کی عمر:

حفظ کرنے کی بہترین عمر ابتدائی عمر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ بڑی عمر کے لوگ حفظ نہیں کر سکتے مگر یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ چھوٹے بچے عموماً خالی الذہن ہوتے ہیں اور ان کو قرآن شریف یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ راقم کے خیال میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے بچے کو پرائمری تک سکول میں پڑھایا جائے اس دوران بچہ ناظرہ قرآن شریف بھی پڑھ لے گا اور کچھ سمجھ دار بھی ہو جاتا ہے پرائمری کے بعد بچے کو حفظ میں ڈالا جائے انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے حافظ قرآن کو یہ سہولت ہے کہ اُسے مڈل میں داخل مل جاتا ہے۔

یاد کرنے کا موزوں وقت:

یوں تو قرآن کسی بھی وقت یاد کیا جا سکتا ہے مگر حفظ کے لیے نماز فجر کے فوراً بعد کا وقت انتہائی موزوں ہے۔ اگر روزانہ فجر کے بعد دو گھنٹے قرآن کے لیے مختص کر دیئے جائیں اور استاد صحیح طور پر دلجمعی سے محنت کرانے والا ہو تو ڈیڑھ دو سال میں حفظ کر لینا با آسانی ممکن ہے۔ ہمارے برصغیر پاک و ہند کے مدارس میں عموماً یہی دستور ہے کہ نماز

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجر کے بعد استاذ بچوں کو قرآن شریف یاد کرنے پر لگا دیتے ہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کو نماز فجر سے قبل جگا دیا جائے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب بچے کو رات کو بروقت سونے کے لیے بستر پر بھیج دیا جائے۔

یاد کرنے کے لیے ایک ہی نسخہ رکھیں:

حفظ قرآن کے لیے ایک ہی نسخہ استعمال کیا جائے کیونکہ حافظ کے ذہن میں اپنے قرآن کے صفحہ کا پورا نقشہ محفوظ ہوتا ہے اس کے علاوہ چونکہ حفظ کے دوران اغلاط پہ نشان لگانا ضروری ہوتا ہے اس لیے بھی ایک ہی قرآن کا استعمال کرنا ضروری ہے تاہم ابتداء میں بچوں کے لیے سپارے استعمال کیے جا سکتے ہیں اس حالت میں بھی ایسے سپارے کا اہتمام کیا جائے جس کے مطابق بعد میں قرآن کریم میسر آ سکے۔

موزوں اور قابل استاد کا انتخاب:

حفظ کے لیے ضروری ہے کہ ایسے استاد کا انتخاب کریں جو محنتی۔ جفاکش بچوں کے ساتھ شفیق اور ہمدرد ہو اپنی منزل پختہ یاد ہو۔ ایسا استاد جس کی اپنی منزل پختہ نہ ہو وہ بچے کی تربیت نہیں کر سکتا بلکہ اس قسم کے نااہل استاذ سے تو بچہ بھی قرآن حفظ کر کے ساری عمر کے لیے کچی منزل والا بن جائے گا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض اساتذہ کا اس سلسلے میں راقم کو تجربہ بھی ہے کہ استاذ کو منزل صحیح یاد نہیں تھی لہٰذا طالبعلم کی بھی منزل پختہ نہ ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ بچے چھوٹی عمر کے ہوتے ہیں اور فوری اثر قبول کرتے ہیں جوان کے اذہان پر مکمل طور پر ثبت ہو جاتا ہے اگر یہ یاد کچی یا ناپختہ یا اغلاط سے بھرپور ہوگی تو اس کو دوبارہ صحیح کروانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگا۔

مار پیٹ سے اجتناب:

برصغیر پاک و ہند میں حفظ قرآن کی تعلیم کے ہمراہ تشدد اور مار پیٹ کا تصور بہت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید قسم کی وابستگی رکھتا ہے لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ سخت مار کے بغیر بچے حفظ نہیں کر سکتے یہ تصور غلط اور گمراہ کن ہے اس سے بچے کو قرآن سے نفرت بھی ہو سکتی ہے آنحضرت ﷺ نے دس سال سے کم عمر بچے کو تو نماز چھوڑنے پر بھی مارنے کی اجازت نہیں دی ہے آپ ﷺ نے جانوروں کو بھی بری طرح مارنے اور زدوکوب کرنے سے منع فرمایا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے منہ پر مارنے سے بھی منع فرمایا ہے چنانچہ جو نام نہاد اساتذہ بچوں کو نہایت بے دردی سے مارتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یوم حشر کے لیے جواب سوچ رکھیں۔

مار پیٹ کی بجائے یاد کرنے کیلئے دوسرے طریقے استعمال کریں:

مار پیٹ کی بجائے بار بار توجہ دلانا سبق کو بار بار کہلوانا یا بسا اوقات سزا کے طور پر بچے کو کھڑا کر کے سبق یاد کرنے کا کہنا یا بچوں کو انعام وغیرہ دے کر حفظ قرآن پر مائل کیا جائے۔ بچوں میں مسابقت کا جذبہ ابھارنے سے آسانی سے حفظ کرایا جا سکتا ہے جیسے یہ اعلان کیا جائے کہ جو بچہ روزانہ سب سے زیادہ آیات حفظ کرے گا اسے انعام ملے گا۔ میرے خیال میں ان اقدامات سے مار پیٹ کے مقابلے میں زیادہ بہتر نتائج حاصل کیے جا سکیں گے۔

طلباء کے لیے یاد کرنے کا آسان ومنفرد طریقہ:

یہ بات تو لازمی ہے کہ جو سبق حفظ کے لیے تیار کیا جائے اسے استاذ صاحب کو سنانے سے قبل ہی اس بات کی تسلی کر لی جائے کہ اغلاط سے بالکل پاک ہو۔ اس کے لیے کسی اچھے قاری کے حدر میں ریکارڈ شدہ قرآن حکیم بہت معاون ہو سکتا ہے۔ بیرون ملک قراء کرام میں شیخ خلیل محمود الحصری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ کے حدر میں مکمل قرآن دستیاب ہیں۔ مقامی اساتذہ کرام میں استاذ القراء والمجودین الشیخ القاری

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ استاذ القراء حضرت قاری محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ استاذ القراء حضرت قاری حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ القراء حضرت الشیخ قاری محمد صدیق لکھنوی دامت برکاتہم کے حدر اور ترتیل کو سنا جائے اور صحیح ادا اور تلفظ کو ان اساتذہ کی کیسٹوں سے اخذ کیا جائے۔ سبق والا حصہ ٹیپ ریکارڈ سے متعدد مرتبہ سن لینے سے سبق یاد کرنا آسان ہو جائے گا ایسے ہی ٹیپ ریکارڈ میں سبق ریکارڈ کر کے سننا بھی بہت مفید ہو گا۔

اگر آیات کا مفہوم ذہن میں ہو تو حفظ کرنا مزید آسان ہو سکتا ہے نیز متشابہ مقامات کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی سبق یاد کرنا آسان ثابت ہو سکتا ہے۔

سبق یاد کرنے کا طریقہ کار کیا ہو:

حفظ کرنے کا طریقہ کار یوں ہونا چاہیے کہ طالب علم اپنی استعداد کے مطابق روزانہ سبق یاد کرے اور استاد کو سنائے۔ ایک یا دو غلطیاں ہوں تو قابل برداشت ہوں گی مگر اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں طالب علم سبق دوبارہ یاد کرے۔

روزانہ گزشتہ تقریباً بیس اسباق پر مشتمل سبقی سپارہ طالب علم استاذ کو لازماً سنائے۔ روزانہ اپنے سبق کو سبقی پارہ میں شامل کرتا جائے اور آخری سبق کو سبقی پارہ میں سے حذف کرتا جائے۔ یاد رہے کہ سبقی پارے کی مقدار ایک پارے کے برابر ہونی چاہیے۔

روزانہ منزل بھی سنی جائے:

روزانہ کم از کم دو یا تین سپارے پر مشتمل منزل سنی جائے منزل کم کرنے کا نتیجہ صحیح نہ ہو گا کیونکہ منزل کم کرنے سے ہر سپارے کی باری تاخیر سے آئے گی اور اس طرح منزل کی پختگی برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

متشابہ آیات کو یاد کرنا:

عموماً حفاظ کرام متشابہ آیات سے پریشان ہو جاتے ہیں ان کو یاد کرنے کا واحد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ منزل کی پابندی ہے۔ مستقل مزاجی سے منزل سنانے والا اور قرآن حکیم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے والا حافظ متشابہ مقامات کی بھول چوک سے محفوظ رہتا ہے۔ بار بار کی دھرائی سے ایسے متشابہ مقامات بھی اچھی طرح حفظ ہو جاتے ہیں

کچی منزل یاد کرنے کا طریقہ:

قرآن شریف حفظ کرنے کے دوران سب سے زیادہ پریشان کن مرحلہ وہ ہوتا ہے جب کوئی طالب علم زیادہ پارے حفظ کر چکا ہو مگر اس کی منزل مضبوط نہ ہو۔ آج کل مدارس میں ایک استاذ کے پاس زیادہ طالب علم ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ بہت زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ منزل کسی بھی صورت میں ایک پارے سے کم نہ رکھی جائے اور اگر دو پارے ہوں تو بہت ہی بہتر ہے تاکہ ہر پارے کی باری جلد جلد آتی رہے اور منزل کا عمومی معیار بہتر ہو۔ جن کی منزل کم ہو ان کے لیے تو ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ منزل سنائیں تاکہ ابتداء میں ہی بنیاد مضبوط ہو اور وہ اس پریشان کن مسئلے سے دوچار ہی نہ ہوں۔

اگر کوئی طالب علم اپنی منزل کی کمزوری کی وجہ سے روزانہ دو سپارے یا ایک سپارہ نہیں سنا سکتا تو ایسی صورت میں مزید سبق لینا فوری طور پر بند کر دے اور صرف منزل پر توجہ دے۔ اور جب استاذ محسوس کرے کہ طالب علم کی منزل اب مضبوط ہو گئی ہے تو پھر دوبارہ سبق شروع کیا جائے۔ یہ بات از حد ضروری ہے کہ ہر حالت میں منزل کچی نہ ہونے دی جائے۔

دور کرنے کی عادت ضرور رکھیں:

حافظ قرآن کو دور کرنے کی عادت ضرور ڈالنی چاہیے چاہے وہ مکمل قرآن حفظ کر چکا ہو یا ابھی کر رہا ہو۔ یعنی دو حافظ مل کر ایک دوسرے کو اپنی منزل سنائیں۔ اس طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دور کرنا سنت نبوی ﷺ ہے بخاری مسلم اور نسائی کی روایت ہے:

((كان جبريل يلقاه كل ليلة من رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه النبى ﷺ القرآن .))

"یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان میں ہر رات کو حاضر ہوتے اور آنحضرت ﷺ ان کو قرآن سناتے۔"

پس اس سے ثابت ہوا کہ دور کرنا سنت ہے لہٰذا حفاظ کرام کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کیا کریں اس سے انشاء اللہ منزل پختہ ہوگی اور طالب علموں کو تو سارے سال ہی یہ عمل جاری رکھنا چاہیے۔

دیگر کارآمد امور:

قرآن حفظ کرنے کے بعد بھی روزانہ دو پارے یا ایک پارہ لازماً سنائے جائیں ایسے ہی ایک مرتبہ پورے قرآن کو زبانی ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ کر لیا جائے اور اس کو بغور سنا جائے کہ تلفظ میں غلط ادائیگی اور دیگر اغلاط کیا ہیں اور ان کو پھر دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس ریکارڈنگ کو آئندہ کے لیے سنبھال کر رکھیں یہ انشاء اللہ ایک تو منزل یاد کرنے میں معاون ہوگا اس کے علاوہ صحیح ادائیگی اور حروف کے تلفظ کو سنوارنے میں بہت معاون ہوگا۔ انشاء اللہ

نورانی قاعدہ کے تعلیمی قواعد وضوابط

نورانی قاعدہ پڑھاتے ہوئے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ یہ چھوٹی عمر کے بچے ہی پڑھنا شروع کرتے ہیں جن کی آوازیں غیر واضح اور صاف بھی اس قدر نہیں ہوتی اور ان کو صحیح الفاظ کی ادائیگی میں کچھ شروع میں دشواری پیش آتی ہے اس سلسلے میں جسمانی سزا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی کم اور صبر وضبط کی از حد ضرورت ہوگی نیز درج ذیل امور بھی پیش نظر رکھیں۔

❶ آغاز قاعدہ:

آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہلوائیں۔ بچہ پوری ایک سانس میں نہ کہہ سکے تو تھوڑا تھوڑا کہلوائیں۔ پھر حروف تہجی کہلوائیں ان کو یاد کرانے میں جس قدر محنت آپ کر لیں گے آگے چل کر یہی آپ کیلئے بہت معاون ہوگی۔

مفرادت کی تختی کو اول دائیں سے بائیں، پھر اوپر سے نیچے یعنی اول حروف کو ترتیب سے الف سے لے کر یاء تک ترتیب کے ساتھ پڑھائے اور بعد ازاں ان کو ترتیب کی بجائے بلا ترتیب پڑھائے یعنی اوپر سے نیچے بائیں سے دائیں وغیرہ کی ترتیب استعمال کریں۔

یاد رکھیں قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم میں قاعدہ کی وہی اہمیت ہے جو جسم انسانی میں ریڑھ کی ہڈی کی ہے اس لیے قاعدہ پڑھانے والے معلمین حضرات سے گزارش ہے کہ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ بچے پر غیر ضروری دباؤ نہ آنے پائے اور اس کا قیمتی وقت بھی محفوظ رہے۔

❷ بچوں کو نقطوں والے اور بغیر نقطوں والے حروف کا فرق ذہن نشین کروائیں:

ضروری ہے کہ بچوں کو نقطوں والے اور بغیر نقطوں والے حروف کو یاد کروائیں۔ یاد رکھیے کہ اگر اس میں کمی رہی تو اس کا اثر بہت آگے تک جائے گا۔ اگر آپ نے اس موقع پر ان بچوں پر انشاء اللہ محنت کر دی تو آگے چل کر قرآن حکیم پڑھنے میں بچوں کو بہت سہولت ہوگی۔

❸ حروف کی ادائیگی:

حروف کی ادائیگی میں عربیت کو پیش نظر رکھیں۔ اردو طرز پر بے۔ تے۔ ثے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حے۔ خے۔ اور طوے۔ ظوے وغیرہ ہرگز نہ بتائیں بلکہ عربی طرز پر با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ طا۔ ظا وغیرہ کہلوائیں۔

◆ متشابہ صوت الفاظ کی خصوصی مشق:

ایسے الفاظ جو باہم ملتے جلتے آواز والے ہوں ان کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دلائیں مثلاً تا اور طا۔ ثا اور س۔ حا اور ھا۔ زا اور ظا اور خصوصی طور پر ضاد (ض) کی مشق کرا س کی ادائیگی میں جاہل لوگ اب بھی بسا اوقات جھگڑا کھڑا کر دیتے ہیں۔

نوٹ: یاد رکھیے کہ ضاد ایک مکمل جداگانہ مخرج وصفات کا حامل لفظ ہے جس کو ظا۔ ذال۔ زا۔ دال۔ ڈال یا ایسے ہی کسی دوسرے حرف سے تبدیل کر کے پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں جب صحیح طور پر حرف ضاد اپنے مخرج سے ادا کیا جائے گا تو وہ مشابہ بالظاء ہوگا۔

◆ حروف کی مختلف اشکال کی مشق:

یہ نورانی قاعدے کی تختی نمبر ۲ پر مشتمل حروف ہیں جس میں ہر لفظ کی دیگر اشکال مثلاً حرف میں ابتدائی شکل۔ حرف میں درمیانی شکل اور حرف میں آخر میں آنے کی اشکال کی بہت عمدہ مثالیں ہیں۔ بچوں کے لیے یہ تختی بھی پہلی تختی کی مانند بہت اہم ہے۔

◆ مرکبات بلا ترتیب کی تعلیم:

مفردات بلا ترتیب کے بعد مرکبات میں آپ کو زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی بشرطیکہ آپ نے پہلے عرض کی گئی ہدایات کے مطابق مذکورہ تختی کو پڑھایا ہو۔ اب اس کو اس طرح پڑھائیں کہ ایک ایک کر کے ان کی پہچان کرائیں مثلاً با دائیں طرف ہے اور بائیں طرف الف ہے اور نقطوں کی پہچان کرائیں کہ نقطہ جس حرف کے اوپر ہو وہ کونسا حرف ہے، نقطہ اندر ہو تو کونسا حرف ہے نقطہ نیچے ہو تو کونسا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ حروف مقطعات کی مشق:

اس مشق میں حروف مقطعات کی مشق سے اپنے آواز کے زیر و بم سے بچوں کو بتائیں کہ ان کے کھینچنے کی مقدار کیا ہوگی۔ علمی بحث اور مقدار مد کے کلیات وغیرہ میں بالکل نہ الجھیں، اس طرح بچوں کے اذہان پر بوجھ پڑے گا۔

⑧ حروف مقطعات کس طرح پڑھنے ہیں:

یہ حروف قرآن کریم میں بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں اور یہ کاٹ کاٹ کر پڑھے جاتے ہیں ان کو اس طرح پڑھا جائے گا الف لام میم، الف لام میم صاد، الف لام را، طاھا، کاف ھایا عین صاد وغیرہ ان کو یہاں اس لیے لایا گیا ہے کہ ان کے جوڑ نہیں ہیں بلکہ کاٹ کاٹ کر پڑھائے گئے ہیں۔ ان کی مناسبت سے ان کو یہاں لانا عین قاعدہ کے موافق ہے۔ آخر میں الف کا کوئی قاعدہ نہیں۔ بچوں کو مدات بتانا مقصود نہیں۔ وہ علم تجوید کا کام ہے ان کا تلفظ سمجھانا مقصود ہے۔

⑨ حرکات کی مشقیں:

یہ عموماً آسان تختیاں تصور کی جاتی ہیں اور عموماً بچے اس کورٹ بھی جلدی لیتے ہیں لیکن صحیح طور پر دماغ میں بٹھا نہیں پاتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے جلدی بھول بھی جاتے ہیں لہٰذا ان دو تختیوں کو اچھی طرح اوپر نیچے اور دائیں بائیں سے پڑھوا کر پکا کروائیں تب اگلی تختی کی جانب بڑھیں جس میں ان دو تختیوں کے لیے قرآنی الفاظ لائے گئے ہیں۔ اس چھٹی تختی کی مشق سے ان شاء اللہ پچھلی تختیاں بھی مضبوط ہونگی۔

⑩ حرکات پڑھانے کا طریقہ:

حرکات کی تختی کا مقصد ایک تو یہی ہے کہ بچے کو مزید حروف یاد ہو جائیں اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکات کا بھی علم ہو جائے۔ بچے کو بتایا جائے کہ حرف کے اوپر زبر ہوتا ہے اور حرف کے اوپر جو واؤ کی شکل کا بنا ہوتا ہے وہ پیش ہوتا ہے اور حرف کے نیچے زیر ہوتا ہے اس کے بعد حروف پر حرکات لگا کر بتائیں۔ حرکات کو قطعاً کھینچنے نہ دیں۔ نہ اتنا تیز پڑھنے دیں کہ جھٹکا محسوس ہو اور خصوصی توجہ ادا پر دیں کہ مجہول نہ ہو جائیں۔ اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں پڑھانے کا عمل جاری رکھیں نیز یاد رہے کہ الف کے اوپر حرکت یا جزم وارد ہونے کے بعد وہ الف نہیں رہا بلکہ ہمزہ پڑھا جائے گا۔

⓫ تنوین کی تختی پڑھانے کا طریقہ:

اب دو حرکتوں والی تختی کو لانا عین اصول کے موافق ہے کیونکہ جب ایک حرکت والی تختی ازبر ہو جائے تو دو حرکتوں والی تختی لانے سے مزید پختگی ہو جائے گی، ان حرکات کو تنوین کہتے ہیں نیز دو زبر والے حروف میں آپ دیکھیں گے کہ کہیں اس حرف کے ساتھ الف ہے اور کہیں یا ہے جو پڑھی نہیں جائیں گی۔

⓬ حرکات و تنوین کی مشق:

مفردات الحروف مع الحرکات کے بعد مناسب ہے کہ اب ان کی مشق کروائی جائے تا کہ بچہ صحیح ادا پر قادر ہو سکے لہٰذا یہاں بھی یہ خیال رکھا جائے کہ بچے مجہول نہ پڑھیں اور کلمات کو تقطیع سے بچائیں۔ ایک ہی سانس میں پڑھیں جو ان کی مقدار ہے۔ اس سے کم یا زیادہ نہ ہونے دیں۔ حرکات کو بڑھانے سے حروف مدہ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کی مقدار ایک الف ہے لہٰذا حرکت کی مقدار اس سے آدھی ہو گی یعنی زبر آدھا الف، پیش آدھا واؤ اور زیر آدھا یاء ہے۔

(حرکت کی مقدار ایک کلیہ ہے جو تجوید کی پڑھائی کے دوران بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ہاتھ کی بند انگلی کو ایک مناسب رفتار سے کھولنے کو الف کی مقدار مانا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اور اس کے لیے ماہر مجود اور قاری سے رجوع لازمی ہے)

۱۳ کھڑے زبر زیر اور الٹا پیش کی مشق:

ساتویں تختی کھڑے زبر، کھڑے زیر، اور الٹا پیش کی مشق ہے، اس تختی میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ بچہ ان الفاظ کو حرکات والے الفاظ کے مقابلے میں کچھ بڑھا کر ادا کرے۔

۱۴ کھڑے زبر، زیر اور الٹا پیش پڑھانے کا طریقہ:

حرکات کی دو قسمیں ہیں ایک کھڑی اور ایک پڑی (پڑی حرکات کے متعلق مذکور ہو چکا۔ اب یہاں کھڑی حرکات کے متعلق بتایا جاتا ہے ان حرکات کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے۔ ایک الف کی مقدار مذکور ہو چکی ہے۔ کھڑی حرکات حروف مدہ کے قائمقام بھی ہوتے ہیں اور اس طرح حروف مدہ کی مقدار بھی سمجھ آ جائے گی در اصل مذکورہ حرکات حروف مدہ کے نائب ہوتے ہیں، کھڑا زبر الف کی جگہ الٹا پیش واؤ کی جگہ اور کھڑی زیر یاء کی جگہ ہے۔ یاد رہے کہ نون اور میم پر جب کھڑا زبر۔ کھڑی زیر اور الٹا پیش ہو تو ان کی آواز ناک میں نہ جائے نیز حرکات سے تقابل کروا کر بچوں کو ان کا فرق ذہن نشین کروائیں۔ اس کو پھر علم ہو جائے گا کہ کونسا حرف زیادہ کھینچا ہے اور کون سا کم۔ اسی طرح پڑھانے کا عمل جاری رہا تو استاذ کی محنت بار آور ہو گی۔ انشاء اللہ

۱۵ حروف مدہ ولین پڑھانے کا طریقہ:

حرکات۔ تنوین اور کھڑی حرکات کے بعد حروف مدہ ولین کی تختی ہے پہلے یہاں یہ سمجھ لیں کہ مدہ کس کو کہتے ہیں اور لین کس کو کہتے ہیں۔ مدہ سے مراد الف سے پہلے زبر جیسے بَا۔ واؤ ساکن اُس سے پہلے پیش جیسے بُوْ اور یاء ساکن اُس سے پہلے زیر جیسے بِیْ وغیرہ۔ حروف مدہ کی آواز ناک میں بالکل نہ جانے دیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لین سے مراد واؤ ساکن اُس سے پہلے زبر جیسے بَوْ اور یاء ساکن اُس سے پہلے زبر جیسے بَیْ، ان کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھنا ہے۔ایک الف کا اندازہ صحیح تو استاد کے پڑھنے سے معلوم ہو جائے گا مگر اہل علم نے ایک کلیہ بتایا کہ کھلی انگلی کو متوسط طریقہ پر بند یا بند کو کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے یہ ایک الف کی مقدار ہے نیز ان کی آواز ناک میں بالکل نہ جانے دیں۔

لین کی مثالیں:

جَوْ (جیم زبر واو) شَوْ (شین زبر واؤ) یہ واؤ لین ہے اور ایک یا لین ہے جیسے بَیْ (باء زبر یاء) تَیْ (تاء زبر یاء) وغیرہ حرف لین کے ادا کرتے وقت کھینچنے سے اور مجہول ہونے سے بچائیں چونکہ یہ حروف نرمی سے ادا ہوتے ہیں اس لیے احتیاط بہت ضروری ہے۔اسی وجہ سے ان کو حروف لین کہتے ہیں

جزم کی ادائیگی:

دسویں تختی میں جزم کا بیان ہے اس میں بچے کو اچھی طرح سے سمجھائیں کہ پہلے حروف کو دوسرے حرف سے کیسے ملانا ہے۔گیارہوں تختی میں جزم کی پہچان اور مشق کے لیے قرآنی الفاظ لائے گئے ہیں جس سے انشاء اللہ مزید پختگی ہوگی۔

جزم پڑھانے کا طریقہ:

اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کو بتائیں کہ جس حرف پر جزم ہوتی ہے وہ اس سے پہلے حرف کو ساتھ ملا لیتی ہے۔ یہ زبر اور پیش کی طرح حرف کے اوپر ہوتی ہے۔اس کی اپنی کوئی آواز نہیں ہوتی۔ جزم حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں نیز جس حرف پر جزم ہو وہ اکیلا نہیں پڑھا جاتا بلکہ پہلے حرف کا محتاج ہوتا ہے۔متحرک حرف سے مل کر ایک ہی بار پڑھا جاتا ہے نیز اس تختی میں حرف کی صحت کا خیال رکھا جائے۔خصوصاً ث۔ س۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذ۔ ز۔ ظ میں اور ت۔ ط۔ ق۔ ک۔ میں فرق ہونا ضروری ہے۔

⑪ تشدید کی مشق:

تشدید کی تختی بارھویں نمبر پر ہے۔اس میں خصوصی دھیان رہے کہ بعض اوقات بچے الفاظ کو دو دفعہ ادا کرنے میں الجھ جاتے ہیں۔اس سلسلے میں نہایت محبت اور شفقت نیز صبر سے انہیں اس تختی کی مشق کرائیں مزید پختگی تیرھویں تختی سے پیدا ہوگی جس میں قرآنی کلمات لائے گئے ہیں۔

⑫ تشدید پڑھانے کا طریقہ:

بچوں کو بتایا جائے کہ تین دندانے والے کو شد کہتے ہیں۔شد بھی جزم کی مانند دو حروف کو آپس میں ملا دیتی ہے یہ بھی حرف کے اوپر ہی ہوتی ہے۔مشدد حرف کے لیے ضروری ہے کہ وہ متحرک ہو اور مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ پڑھا جائے۔شد والا حرف دو حروف کا قائمقام ہوتا ہے۔اس میں اتنا ہی وقت صرف کیا جائے گا۔ جتنا دو حرفوں کے ادا کرنے میں صرف ہوتا ہے۔اگر مشدد حرف کے بعد ساکن حرف آ جائے تو پہلے مشدد حرف کے ساکن حصے کو حسب معمول ماقبل کے متحرک حرف سے ملاؤ پھر متحرک حصے کو اپنی حرکت فتحہ یا کسرہ یا ضمہ کے ذریعے سے مابعد کے ساکن حرف سے ملا دو۔اس کی ادائیگی کے لیے اب کچھ الفاظ لکھتا ہوں جیسے اَبَّ (ہمزہ زبر با اَبْ بَا زبر بَا) اِخَّ (ہمزہ زیر خا اِخْ، خَا زبر خَا) اِجِّ (ہمزہ زیر جیم اِجْ جیم زیر جِ) اُقُّ (ہمزہ پیش قاف اُقْ، قاف پیش قُ)

جب تشدید نون اور میم پر ہوگی تو اس کی آواز ناک میں بقدر ایک الف لے جانا ضروری ہے جیسے ھُنَّ (ھا پیش نون ھُنْ۔نون زبر نَ) تَمَّ (تا زبر میم تَمْ۔میم زبر مَ) وغیرہ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑳ تشدید اور مدہ کی اکٹھی مشق:

چودھویں تختی میں قرآن شریف کے ایسے الفاظ شامل کیے گئے ہیں جس میں تشدید اور مدہ دونوں جمع کیے گئے ہیں۔ ان حروف کی مشق پر بھی بہت محنت کرنا ہوگی کیونکہ بچے جب ان کو ادا کرتے ہیں تو تشدید اور مدہ کو کما حقہ ادا نہیں کر پاتے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کو چھوڑ جاتے ہیں لہٰذا اس سلسلے میں بچے خوب احتیاط سے کرائیں اور بچوں کو اس میں خوب ماہر کر دیں۔

㉑ حروف مدہ کی ادائیگی کا طریقہ:

مد کے معنی کھینچنے کے ہیں۔ بچوں کو اس طرح بتایا جائے کہ حروف کے اوپر جو ٹیڑھی لکیر ہے اس کو مد کہتے ہیں۔ اس کی شکل (~) ایسی ہوتی ہے یہ الف۔ واؤ۔ یا۔ کھڑی زبر۔ کھڑی زیر۔ الٹا پیش پر ہوتی ہے۔ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ مد اصلی کو ایک الف کھینچا جائے گا۔ اب اس مد کو تین یا چار الف کے برابر لمبا کرنا ضروری ہے۔ اس کے ہجے اسطرح ہوں گے۔ جَآءَ (جیم زبر الف مد جَآ۔ ہمزہ زبر ءَ جَآءَ) عُلَمَآءُ (عین پیش عُ۔ لام زبر لَ۔ عُلَ میم زبر الف مد مَآ۔ عُلَمَآ۔ ہمزہ پیش ءُ۔ عُلَمَآءُ) وغیرہم

پندرھویں تختی میں دو دو تشدید والے الفاظ ہیں۔ ان کی بھی خوب مشق کرائیں اور بدستور اس بات کا خیال رکھیں کے حروف کی ادائیگی میں دونوں تشدید ادا ہوں مبادا ایک تو تشدید ادا ہو اور دوسری صحیح طریقے سے ادا نہ ہو پائے۔

سولہویں تختی جس میں مد کے بعد تشدید والے حروف کے قرآنی کلمات ہیں۔ اس تختی میں بھی درج بالا احتیاط ملحوظ رکھیں۔

㉒ قاعدہ مکمل پڑھ لینے کے بعد:

ضروری ہے کہ تمام قاعدے کا ہر تختی میں سے چیدہ چیدہ مقام کا امتحان کے طور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بچے سے ضرور پڑھوائیں۔

◆ نماز وادعیہ مسنونہ وغیرہ بھی بچوں کو یاد کرائیں:

قاعدہ ختم ہو جانے کے بعد ضروری ہے کہ بچوں کو نماز پنجگانہ۔ اس کی مسنون دعائیں۔ نمازوں کی رکعات کی تعداد۔ ادعیہ مسنونہ اور نماز جنازہ وغیرہ ضرور یاد کرادیں۔

میں اس سے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ عمر کچے ذہن اور کم فہمی کی ہوتی ہے۔ اس میں جیسا ذہن آپ بنا دیں گے جس طریقہ تعلیم اور ادائیگی حروف کی طرف بچے کو لگا دیں گے وہ اس پر چل پڑے گا اور اگر اس دور میں کوئی خرابی یا کجی رہ گئی تو اسے آگے چل کر درست کرنا ناممکن نہیں تو از حد دشوار ضرور ہوگا۔

"اللہ وحدہٗ لاشریک" سے دعا ہے کہ وہ اپنے قرآن عظیم کی صحیح خدمت کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور جو گئی گزری اور ٹوٹی پھوٹی خدمت کر رہے ہیں اس کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین "یارب العالمین"

بچوں کو ہجے کس طرح کرائے جائیں

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہجے یا جوڑ کوئی منزل من اللہ نہیں ہیں نہ تو یہ نبی ﷺ سے منقول ہیں۔ نہ صحابہ کرام سے اور نہ تابعین اور سلف صالحین سے منقول ہوئے ہیں۔ یہ صرف اس لیے بنائے گئے ہیں کہ بچے قرآن کی صحیح ادائیگی پر بآسانی قادر ہوسکیں۔ اس سلسلے میں اساتذہ کے پڑھانے کے طریقے مختلف ہیں۔ اگر کسی کا طریقہ کسی سے مختلف ہو تو اس سے میرے خیال سے کوئی کفر لازم نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ بعض اساتذہ اس کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں اور معاملہ جھگڑے اور اختلافات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے اور لڑائی جھگڑے والا معاملہ نہیں بچے کی خیر خواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے جوڑ کروائے جائیں اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طریقہ سے بھی وہ بآسانی تلفظ پر قادر ہو سکیں وہ طریقہ اختیار کر لیا جائے۔

⊛...... بَيْضَآءَ: بازبر یا بَیْ۔ ضادزبر الف مد ضَآ۔ بَيْضَآ ہمزہ زبر ءَ۔ بَيْضَآءَ۔

⊛...... قَالُوْٓا اٰمَنَّا: قاف زبر الف قَا۔ لام پیش واؤ مد لُوْٓ۔ قَالُوْ ہمزہ کھڑی زبر قَالُوْٓا۔ میم زبر نون مَنْ۔ قَالُوْٓا اٰمَنْ نون زبر الف نَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔

⊛...... تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تازبر حَا تَحْ۔ تازبر تَ۔ تَحْتَ۔ ھا۔ زبر لام هَلْ (یہ پڑھنے میں اس طرح آئے گا۔ لکھنے کا تلفظ وہی ہوگا جو اوپر درج کیا گیا) تَحْتَهَا الْ ہمزہ زبر نون اَنْ: تَحْتَهَا الْاَنْ۔ ھا کھڑی زبر ھٰا۔ تَحْتَهَا الْاَنْهٰا۔ را پیش رُ۔ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ۔

⊛...... يَسْتَهْزِئُ: یا زبر سین يَسْ۔ تا زبر ھا تَهْ۔ يَسْتَهْ زازیر زِ۔ يَسْتَهْزِ۔ ہمزہ پیش ءُ۔ يَسْتَهْزِئُ۔

⊛...... اُولٰٓئِكَ: ہمزہ پیش اُ۔ لام کھڑی زبر مد لٰٓ۔ اُولٰٓ۔ ہمزہ زیر ءِ اُولٰٓءِ۔ کاف زبر كَ۔ اُولٰٓئِكَ۔ (واؤ لکھنے میں آتا ہے پڑھنے میں نہیں آتا ہے)

⊛...... بِالْاٰخِرَةِ: بازیر لام بِلْ۔ ہمزہ کھڑی زبر اٰ۔ بِالْاٰ۔ خا زیر خِ بِالْاٰخِ۔ رازبر رَ۔ بِالْاٰخِرَ۔ تازیر ةِ بِالْاٰخِرَةِ۔

⊛...... اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔ ہمزہ زبر اَ۔ قاف زیر یا۔ قِيْ۔ اَقِيْ میم پیش صاد مُصْ۔ (واؤ۔ الف اور لام پر چونکہ کوئی علامت نہیں لہٰذا وہ نہیں پڑھے جائیں گے) اَقِيْمُوا الصْ صادزبر صَ۔ اَقِيْمُوا الصَّ۔ لام کھڑی زبر لٰ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰو تازبر ةَ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛...... دَعْوٰهُمْ: دال زبر عین۔ دَعْ۔ واؤ کھڑی زبر وٰ۔ دَعْوٰ۔ ھا پیش میم۔ ھُمْ۔ دَعْوٰهُمْ۔

⊛...... سُكٰرٰی: سین پیش سُ۔ کاف کھڑی زبر کٰ۔ سُكٰ را کھڑی زبر رٰ۔ سُكٰرٰی (پڑھنے میں یا نہیں آئے گی لیکن لکھائی میں یا آئے گی)۔

⊛...... بُرَءٰٓؤُا: با پیش بُ۔ را زبر رَ۔ بُرَ۔ ہمزہ کھڑی زبر مد۔ ءٰٓ بُرَءٰٓ۔ ہمزہ پیش ءُ۔ بُرَءٰٓؤُا (یہاں واؤ اور الف پر چونکہ کوئی علامت نہیں لہٰذا یہ نہیں پڑھے جائیں گے)۔

⊛...... يَبْدَءُوْا: یا زبر بایَبْ۔ دال زبر دَ۔ یَبْدَ ہمزہ پیش ءُ۔ یَبْدَءُوْا۔

⊛...... مُسَمًّى: میم پیش مُ۔ سین زبر میم۔ سَمْ۔ مُسَمْ میم دو زبر مً۔ مُسَمًّى۔

⊛...... خَبِيْثَةِنِ اجْتُثَّتْ: خا زبر خَ۔ با زیر یا بِیْ۔ خَبِیْ ثا زبر ثَ۔ خَبِیْثَ تا زیر تِ۔ خَبِیْثَةِ نون زیر جیم نِج۔ خَبِیْثَةِنِ جْ۔ تا پیش ثا تُثْ۔ خَبِیْثَةِنِ اجْتُثْ۔ ثا زبر تا ثَتْ۔ خَبِیْثَةِنِ اجْتُثَّتْ۔

⊛...... قَدْ دَّخَلُوْا: قاف زبر دال قَدْ۔ دال زبر دَ۔ قَدْدَّ۔ خا زبر خَ۔ قَدْ دَّخَ۔ لام پیش واؤ۔ لُوْا۔ قَدْ دَّخَلُوْا۔

⊛...... فَاضْرِبْ بِّهٖ: فا زبر ض فَضْ۔ را زیر با رِبْ۔ فَاضْرِبْ با زیر بِ۔ فَاضْرِبْ بِّ۔ ھا کھڑی زیر ہٖ۔ فَاضْرِبْ بِّهٖ (یعنی پڑھنے میں فَاضْرِبِّهٖ ہوگا)۔

⊛...... عَبَدْتُّمْ: عین زبر عَ با زبر تا بَتْ۔ عَبَتْ۔ تا پیش میم تُمْ۔ عَبَدْتُّمْ یعنی پڑھنے میں عَبَتُّمْ ہوگا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞...... مِنْ رَّبِّهِمْ: میم زیر رامِرْ۔ را زبر با رَب۔ مِنْ رَّبْ۔ با زیر بِ مِنْ رَّبِّ۔ ھا زیر میم ھِمْ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ۔

۞...... مِنْ مَّالٍ: میم زیر میم مِمْ۔ میم زبر الف مَا۔ مِنْ مَّا۔ لام دو زیر لٍ۔ مِنْ مَّالٍ۔

۞...... مِنْ نَّفَقَةٍ: میم زیر نون۔ مِنْ۔ نون زبر نَ۔ مِنْ نَّ۔ فا زبر فَ مِنْ نَّفَ۔ قاف زبر قَ۔ مِنْ نَّفَقَ۔ تا دو زیر ةٍ۔ مِنْ نَّفَقَةٍ۔

۞...... عِظَامًا نَّخِرَةً: عین زیر عِ۔ ظا زبر الف ظَا۔ عِظَامیم دو زبر نون مًنْ۔ عِظَامًانْ۔ نون زبر نَ۔ عِظَامًانَّ۔ خا زیر خِ۔ عِظَامًا نَّخِ۔ را زبر رَ۔ عِظَامًا نَّخِرَ۔ تا دو زبر ةً۔ عِظَامًا نَّخِرَةً (اور وقف کرتے ہوئے پڑھیں گے عِظَامًا نَّخِرَهْ)

۞...... مِنْ نَّاصِرِيْنَ: میم زیر نون۔ مِنْ (یاد رہے کہ یہ نون مشدد سے میم کو ملایا جا رہا ہے۔ جزم والے نون سے نہیں) نون زبر الف نَّا۔ مِنْ نَّا۔ صاد زیر صِ۔ مِنْ نَّاصِ۔ را زیر یا۔ رِیْ۔ مِنْ نَّاصِرِیْ نون زبر نَ۔ مِنْ نَّاصِرِيْنَ۔

۞...... لَكُمْ مِّيْعَادُ: لام زبر لَ۔ کاف پیش میم کُمْ۔ لَكُمْ (یہاں بھی کاف کو میم مشدد سے ملایا جا رہا ہے۔ جزم والے میم سے نہیں۔) میم زیر یا مِیْ۔ لَكُمْ مِّيْ۔ عین زبر الف عَا لَكُمْ مِّيْعَا۔ دال پیش دُ۔ لَكُمْ مِّيْعَادُ:

۞...... اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ: ہمزہ زیر اِ۔ لام زبر یا لَیْ۔ اِلَيْ۔ کاف پیش میم کُمْ (حسب سابق یہ بھی کاف میم مشدد سے مل رہا ہے جزم والے میم سے نہیں) میم پیش را مُرْ۔ اِلَيْكُمْ مُّرْ۔ سین زبر سَ۔ اِلَيْكُمْ مُّرْسَ لام پیش واؤ لُوْ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْ نون زبر نَ۔ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ۔

⊛...... رَسُوْلًا نَّبِيًّا: را زبر رَ۔ سین پیش واؤ سُوْ۔ رَسُوْ۔ لام دو زبر نون لَنْ۔ رَسُوْلَنْ۔ نون زبر نَ۔ رَسُوْلًا نَّ۔ با زیر یا بِیْ۔ رَسُوْلًا نَّبِیْ۔ یا دو زبر یًا۔ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔

⊛...... يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ: یا زبر واؤ۔ يَوْ۔ میم زبر مَ۔ يَوْمَ۔ ہمزہ زیر ءِ۔ يَوْمَءِ۔ ذال دو زیر نون۔ ذِنْ۔ يَوْمَئِذِنْ۔ نون زبر الف نَا۔ يَوْمَئِذٍ نَّا۔ عین زیر عِ۔ يَوْمَئِذٍ نَّاعِ میم زبر مَ۔ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَ۔ تا دو پیش ةٌ۔ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (اور وقف کرنے کی صورت میں اس طرح پڑھا جائے گا۔ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَهْ)

⊛...... خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ: خا زبر لام۔ خَلْ۔ قاف دو زیر نون قِنْ۔ خَلْقِنْ۔ نون پیش نُ۔ خَلْقٍ نُّ۔ عین زیر یا عِيْ۔ خَلْقٍ نُّعِيْ۔ دال پیش دُ۔ خَلْقٍ نُّعِيْدُ۔ ھا الٹا پیش هٗ۔ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ (وقف کرنے کی صورت میں اس طرح پڑھا جائے گا۔ خَلْقٍ نُّعِيْدُهْ)

⊛...... خَيْرٌ نُّزُلًا: خا زبر یا خَيْ۔ را دو پیش نون رُنْ: خَيْرُنْ۔ نون پیش نُ۔ خَيْرٌ نُّ۔ زا پیش زُ۔ خَيْرٌ نُّزُ۔ لام دو زبر لًا۔ خَيْرٌ نُّزُلًا۔

⊛...... عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ: عین زبر الف عَا۔ میم زیر مِ۔ عَامِ۔ لام زبر لَ۔ عَامِلَ تا دو پیش نون تُنْ۔ عَامِلَةٌ نُ۔ نون زبر الف نَا۔ عَامِلَةٌ نَّا۔ صاد زیر صِ۔ عَامِلَةٌ نَّاصِ۔ با زبر بَ۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَ۔ تا دو پیش ةٌ۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ۔ (وقف کرنے کی صورت میں اس طرح پڑھا جائے گا عَامِلَةٌ نَّاصِبَهْ)

⊛...... فَرَّطْتُّ: فا زبر را فَرْ۔ را زبر تا (رَتْ) مگر یہاں ادغام میں حرف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"طا" کی صفت تفخیم بھی ادا ہوگی جسے ادغام ناقص بھی کہتے ہیں۔ فَرَّطْتُ۔ تا پیش تُ۔ فَرَّطْتُّ۔

⊛...... بَسَطْتَّ: با زبر بَ۔ سین زبر تا سَتْ۔ بَسَتْ۔ تا پیش تُ بَسَطْتُّ۔

⊛...... اَحَطْتُّ: ہمزہ زبر اَ۔ حا زبر ت۔ حَتْ۔ اَحَتْ تا پیش تُ۔ اَحَطْتُّ بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ میں بھی ادغام ناقص کی صفت موجود ہے۔

نوٹ: فَرَّطْتُّ۔ بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ میں ماقبل حرف کو جب تاء میں ملائیں تو ساتھ ہی طاء کی صفت استعلاء کا بھی تلفظ کریں۔

⊛...... مَنْ رَّزَقْنٰهُ: میم زبر را۔ مَرْ۔ را زبر رَ۔ مَرَّ۔ زا زبر قاف۔ زَقْ۔ مَنْ رَّزَقْ۔ نون کھڑی زبر نٰ۔ مَنْ رَّزَقْنٰ۔ ہا پیش ہُ۔ مَنْ رَّزَقْنٰهُ۔

⊛...... عَنْ وُّجُوْهِهِمْ: عین زبر واؤ عَوْ۔ واؤ پیش وُ۔ عَنْ وُّ۔ جیم پیش واؤ جُوْ۔ عَنْ وُّجُوْ۔ ہا زیر ہِ۔ عَنْ وُّجُوْهِ۔ ہا زیر میم ہِمْ۔ عَنْ وُّجُوْهِهِمْ۔

نوٹ: عین کو واؤ میں ملاتے وقت غنہ کی آواز کو ظاہر کیا جائے۔

⊛...... رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ: را زبر رَ۔ سین پیش واؤ سُوْ۔ رَسُوْ لام دو پیش میم لُمْ۔ رَسُوْلٌ مُ۔ میم زیر مِ۔ رَسُوْلٌ مِّ۔ نون زبر لام نَلْ۔ رَسُوْلٌ مِّنَ لْ۔ لام کھڑی زبر لٰ۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰ۔ ہا زیر ہِ۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

⊛...... مَنْۢ بَعَثَنَا: میم زبر میم مَمْ۔ یہ پڑھنے کی صورت میں نے تحریر کی ہے با زبر بَ۔ مَنْۢ بَ۔ عین زبر عَ۔ مَنْۢ بَعَ تا زبر ثَ۔ مَنْۢ بَعَثَ۔ نون زبر الف نَا۔ مَنْۢ بَعَثَنَا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛...... سَمِيْعًا بَصِيْرًا: سین زبر سَ۔ میم زیر یا مِیْ۔ سَمِیْ۔ عین دو زبر میم غم (یہ پڑھنے کی صورت میں ہے) سَمِيْعًا۔ با زبر بَ سَمِيْعًا بَ، ص زیر یا صِیْ۔ سَمِيْعًا بَصِیْ را دو زبر رًا۔ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

⊛...... ذُرِّيَّةً: ذال پیش را۔ ذُرْ۔ را زیر یا رِیْ۔ ذُرِّیْ۔ یا زبر یَ۔ ذُرِّیَّ۔ تا زبر تَ۔ ذُرِّيَّتَ۔ ہا اُلٹا پیش ہُ۔ ذُرِّيَّةُ۔

⊛...... مُصَدِّقِيْنَ: میم پیش صاد۔ مُصْ۔ صاد زبر دال صَدْ۔ مُصَدْ دال زیر دِ مُصَدِّ۔ قاف زیر یا قِیْ۔ مُصَدِّقِیْ نون زبر نَ۔ مُصَدِّقِيْنَ۔

⊛...... يَشَّقَّقُ: یا زبر شین یَشْ۔ شین زبر قاف شَقْ۔ يَشَّقْ۔ قاف زبر قَ يَشَّقَّ۔ قاف پیش قُ۔ يَشَّقَّقُ۔

⊛...... يَصَّعَّدُ: یا زبر صاد۔ يَصْ۔ صاد زبر عین صَعْ۔ يَصَّعْ۔ عین زبر عَ۔ يَصَّعَّ۔ دال پیش دُ۔ يَصَّعَّدُ۔

⊛...... مُطَّوِّعِيْنَ: میم پیش طا۔ مُطْ۔ طا زبر واو۔ طَوْ۔ مُطَّوْ۔ واؤ زیر وِ۔ مُطَّوِّ عین زیر یا عِیْ۔ مُطَّوِّعِیْ۔ ن زبر نَ۔ مُطَّوِّعِيْنَ۔

⊛...... يَسَّمَّعُوْنَ: یا زبر سین يَسْ۔ سین زبر میم سَمْ۔ يَسَّمْ۔ میم زبر مَ يَسَّمَّ۔ عین پیش واؤ عُوْ۔ يَسَّمَّعُوْ۔ نون زبر نَ۔ يَسَّمَّعُوْنَ۔

⊛...... فِي السَّرَّآءِ: فا زیر سین فِسْ۔ سین زبر را سَرْ۔ فِسَّرْ۔ را زبر الف مد۔ رَآ۔ فِسَّرَّآ۔ ہمزہ زیر ءِ۔ فِي السَّرَّآءِ۔

⊛...... بَلْ لَجُّوْا: با زبر لام بَلْ۔ لام زبر جیم لَجْ۔ بَلَّجْ۔ جیم پیش واؤ جُوْ۔ بَلْ لَجُّوْا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛...... اِلَّا الّٰٓئِیْ: ہمزہ زیر لام اِلْ۔ لام زبر لام لَلْ۔ اِلَلْ لام کھڑی زبر مد
لٰ۔ اِلَلٰ۔ ہمزہ زیر یا۔ ءِیْ۔ اِلَّا الّٰٓئِیْ۔

⊛...... نُمَكِّنْ لَّكُمْ: نون پیش نُ۔ میم زبر کاف مَكْ۔ نُمَكْ کاف زیر
لام كِلْ۔ نُمَكِّلْ۔ لام زبر لَ۔ نُمَكِّلَ۔ کاف پیش میم كُمْ۔ نُمَكِّنْ لَّكُمْ۔

⊛...... شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ: شین زبر شَ۔ جیم زبر جَ۔ شَجَ۔ را زبر رَ۔
شَجَرَ۔ تا زبر زا۔ تَزْ۔ شَجَرَتَ الزْ۔ زا زبر قاف زَقْ۔ شَجَرَتَ الزَّقْ۔
قاف پیش واؤ۔ قُوْ۔ شَجَرَتَ الزَّقُّوْ۔ میم زیر مِ۔ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ۔

⊛...... شَآقُّوا اللّٰهَ: شین زبر الف مد قاف۔ شَآقْ۔ قاف پیش لام قُلْ
شَآقُّلْ۔ لام کھڑی زبر لٰ۔ شَآقُّوا الّٰ۔ ہا زبر هَ۔ شَآقُّوا اللّٰهَ۔

⊛...... وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ: واؤ زبر دال۔ وَدْ۔ دال زبر طا دَطْ۔ وَدَّطْ طا
زبر الف مد طَآ۔ وَدَّتْ طَّآ۔ ہمزہ زیر ءِ۔ وَدَّتْ طَّآءِ۔ فا زبر فَ۔ وَدَّتْ
طَّآئِفَ۔ تا دو پیش ةٌ۔ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ۔

⊛...... كَطَيِّ السِّجِلِّ: کاف زبر كَ۔ طا زبر یا طَیْ۔ كَطَیْ۔ یا زیر سین
یِسْ۔ كَطَیِّسْ۔ سین زیر سِ۔ كَطَیِّسِ۔ جیم زیر لام جِلْ۔ كَطَيِّ
السِّجِلْ۔ لام زیر لِ۔ كَطَيِّ السِّجِلِّ۔

⊛...... ضُرٍّ مَّسَّهٗ: ضاد پیش را۔ ضُرْ۔ را دو زیر میم رٍمْ۔ ضُرٍّمْ میم زبر سین
مَسْ۔ ضُرٍّ مَّسْ۔ سین زبر سَ۔ ضُرٍّ مَّسَّ۔ ہا الٹا پیش هٗ۔ ضُرٍّ مَّسَّهٗ۔

⊛...... حَظًّا مِّمَّا: حا زبر ظا حَظْ۔ ظا دو زبر میم ظًمْ۔ حَظًّمْ۔ میم زیر میم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمْ حَظًّا مِّمْ۔ میم زبر الف مَا۔ حَظًّا مِّمَّا۔

۞...... جَآنٌّ وَّلِي: جیم زبر الف مد نون جَآنْ۔ نون دو پیش واؤ۔ نُوْ۔ جَآنُّوْ۔ واؤ زبر لام وَلْ۔ جَآنٌّ وَّلْ۔ لام کھڑی زبر لِي۔ جَآنٌّ وَّلِي۔

نوٹ: نون دو پیش کو واؤ میں ملاتے وقت غنہ کی آواز کو ظاہر کیا جائے۔

۞...... مَدَّ الظِّلَّ: میم زبر دال مَدْ۔ دال زبر ظا۔ دَظْ۔ مَدَّ الظْ۔ ظا زیر لام ظِلْ۔ مَدَّ الظِّلْ۔ لام زبر لَ۔ مَدَّ الظِّلَّ۔

۞...... لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ: لام زبر لَ۔ یا زبر یَ لَيَ۔ میم زبر سین مَسْ۔ لَيَمَسْ سین زبر نون سَنْ۔ لَيَمَسَّنْ۔ نون زبر لام نَلْ۔ لَيَمَسَّنَّ الْ۔ لام زبر لَ لَيَمَسَّنَّ الَّ۔ ذال زیر یا ذِيْ۔ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْ۔ نون زبر نَ۔ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ۔

۞...... كُلًّا لَّمَّا: کاف پیش لام۔ كُلْ۔ لام دو زبر لام لَّلْ۔ كُلَّلْ۔ لام زبر میم لَمْ۔ كُلًّا لَّمْ۔ میم زبر الف مَا۔ كُلًّا لَّمَّا۔

۞...... شَرِّ النَّفّٰثٰتِ: شین زبر را۔ شَرْ۔ را زیر نون۔ رِنْ۔ شَرِّنْ نون زبر فا نَفْ۔ شَرِّ النَّفْ۔ فا کھڑی زبر فٰ۔ شَرِّ النَّفّٰ ثا کھڑی زبر ثٰ۔ شَرِّ النَّفّٰثٰ۔ تا زیر تِ۔ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ۔

۞...... زَيَّنَّ السَّمَآءَ: زا زبر یا زَيْ۔ یا زبر نون يَنْ۔ زَيَّنْ۔ نون زبر سین نَسْ۔ زَيَّنَّ السْ۔ سین زبر سَ۔ زَيَّنَّ السَّ۔ میم زبر الف مد۔ مَآ۔ زَيَّنَّ السَّمَآ۔ ہمزہ زبر ءَ۔ زَيَّنَّ السَّمَآءَ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛...... مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى: میم زیر میم مِم میم زبر مَ۔ مِمَّ۔ نون زیر یا نِیْ۔ مِنْ مَّنِیْ۔ یا دو زیر یا یِیْ۔ مِنْ مَّنِيِّ یْ۔ یا پیش میم یُمْ۔ مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْ۔ نون کھڑی زبر نٰ۔ مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى۔

نوٹ: یا دو زبر کو یا میں ملاتے وقت غنہ کی آواز ظاہر کریں۔

⊛...... وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ: واؤ زبر وَ۔ ظا زیر لام۔ ظِلْ۔ وَظِلْ۔ لام دو زیر میم لِمْ۔ وَظِلِّمْ۔ میم زیر یا مِیْ۔ وَظِلٍّ مِّیْ۔ یا زبر عین یَعْ۔ وَظِلٍّ مِّنْ یَّعْ میم پیش واؤ۔ مُوْ۔ وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْ۔ میم دو زیر مٍ۔ وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ۔

نوٹ: میم کو یاء میں ملاتے وقت غنہ کی آواز ظاہر کریں۔

⊛...... اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ: ہمزہ زیر میم اِمْ۔ میم زبر کاف۔ مَكْ۔ اِمَّكْ۔ کاف زبر نون كَنْ۔ اِمَّكَنْ۔ نون کھڑی زبر نٰ۔ اِنْ مَّكَّنّٰ۔ کاف پیش میم كُمْ۔ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ۔

⊛...... غِلًّا لِّلَّذِيْنَ: غین زیر لام غِلْ لام دو زبر لام لَّلْ۔ غِلَّلْ۔ لام زیر لام۔ لِلْ۔ غِلًّا لِّلْ۔ لام زبر لَ۔ غِلًّا لِّلَّ۔ ذال زیر یا ذِیْ۔ غِلًّا لِّلَّذِیْ۔ نون زبر نَ۔ غِلًّا لِّلَّذِيْنَ۔

⊛...... يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ: یا پیش یُ۔ حا زیر با۔ حِبْ۔ يُحِبْ۔ با پیش تا بُتْ۔ يُحِبُّتْ۔ تا زبر واو۔ تَوْ۔ يُحِبُّ التَّوْ واو زبر الف وَا۔ يُحِبُّ التَّوَّا۔ با زیر یا بِیْ۔ يُحِبُّ التَّوَّابِیْ نون زبر نَ۔ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔

⊛...... دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ: دال پیش را۔ دُرْ۔ را زیر یا۔ رِیْ۔ دُرِّیْ۔ یا دو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش یا یُ۔ دُرِّیٌّ یُ۔ پیش واوَ۔ یُوْ۔ دُرِّیٌّ یُوْ قاف زبر قَ۔ دُرِّیٌّ یُوْقَ۔
دال پیش دُ۔ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ۔

نوٹ: یا دو پیش کو یا میں ملاتے وقت غنہ کی آواز کو بھی ظاہر کریں۔

❀...... بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ: با زبر حا بَحْ۔ را دو زیر لام رِلْ۔ بَحْرِلْ لام
پیش جیم لُجْ۔ بَحْرٍ لُّجْ جیم زیر یا جِیْ۔ بَحْرٍ لُّجِّیْ۔ یا دو زیر یا یِیْ۔ بَحْرٍ
لُّجِّیٍّ یْ۔ یا زبر غین۔ یَغْ۔ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْ۔ شین کھڑی زبر شٰ۔ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ
يَّغْشٰ۔ ھا پیش ہُ۔ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ۔

نوٹ: یاء دو زیر کو یاء میں ملاتے وقت غنہ کی آواز کو ظاہر کریں۔

❀...... وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ: واؤ زبر وَ۔ عین زبر عَ۔ وَعَ۔ لام
کھڑی زبر لٰ۔ وَعَلٰی۔ ہمزہ پیش اُمیم زبر مَ۔ وَعَلٰۤى اُمَ میم دو زیر میم مِمْ
وَعَلٰۤى اُمَمِ مْ۔ میم زیر میم مِمْ۔ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمْ میم زبر میم مَمْ۔ وَعَلٰۤى اُمَمٍ
مِّمَّن مْ۔ میم زبر مَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّ۔ عین زبر عَ۔ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَ۔
کاف زبر کَ۔ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔

درج ذیل حروف کے ہجے اوپر بیان شدہ حروف کے ہجوں سے مختلف انداز میں
بیان کئے جا رہے ہیں اور یہ طریقہ بھی مستعمل ہے۔

❀...... وَلَا الضَّآلِّيْنَ: واؤ زبر وَ۔ لام ضاد زبر لَضْ۔ وَلَضْ۔ ضاد۔
الف لام مد زبر ضَآلْ۔ وَلَضَّآلْ۔ لام یا زیر لِیْ۔ وَلَضَّآلِّیْ نون زبر نَ وَلَا
الضَّآلِّيْنَ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁...... آٰلْئٰنَ: ہمزہ لام مد کھڑا زبر آلْ۔ ہمزہ کھڑا زبر ءٰ۔ آلْءٰ نون زبر نَ
آلْئٰنَ۔

❁...... آٰللّٰہُ: ہمزہ لام مد کھڑا زبر آلْ۔ لام کھڑا زبر لٰ۔ آللّٰ۔ ہا پیش ہُ۔
آللّٰہُ۔

❁...... اَتُحَآجُّوْنِّیْ: ہمزہ زبر اَ۔ تا پیش تُ اَتُ۔ حا الف زبر مد جیم
حَآجُ۔ اَتُحَآجُّ جیم واؤ پیش مد نون۔ جُوْنْ۔ اَتُحَآجُّوْنْ نون یا زیر نِیْ
اَتُحَآجُّوْنِّیْ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ تجوید سے متعلق قواعد وضوابط

① درجہ تجوید میں داخلے کی اہلیت:

اس سلسلے میں پہلی قسم ان حفاظ کی ہے جو حفظ میں خوب مضبوط ہوں اور علم الصرف۔ تعلیم الاسلام اور جمال القرآن کے اسباق یاد کرنے کے علاوہ روزانہ ایک پاؤ پارہ بھی حدر میں سنا سکیں۔ اردو بھی لکھ پڑھ لیتے ہوں اس مدت میں ضروری ہے کہ یہ طلباء مشق۔ تجوید کی نصابی کتب اور تین چار دور بھی سنائیں اور صرف اور نحو کی کتب۔ تعلیم الاسلام اور قرآن کے پہلے دس پاروں کا ترجمہ بھی پڑھیں۔ ایسے طالب علم دو سال لگائیں اور زیادہ تر تعداد موجودہ حالات میں ایسے ہی طالبعلموں کی آ بھی رہی ہے بعض اوقات ایسے طالبعلم بھی آ جاتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں۔ ان کو چونکہ عربی کتب پڑھانے کی ضرورت نہ ہوگی لہٰذا ایسے طلباء کو ایک سال میں تجوید کا نصاب پڑھا کر فارغ کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ان کے حروف اور ادائیگی درست ہو اگر حروف ان کے درست نہ ہوں مجہول پڑھتے ہوں تو پھر ان کو بھی دو سال میں ہی فارغ کیا جائے کیونکہ اصل چیز حروف کی صحیح ادائیگی ہی ہے۔ یہ نہ ہو تو تجوید پڑھانے کا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

② نصاب درجہ تجوید:

چونکہ زیادہ تر طلباء اسی استعداد کے حامل ہوں گے جن کو اول قسم میں بیان کیا جا چکا ہے لہٰذا نصاب تجوید بھی انہی کے حساب سے عمومی طور پر بیان کیا جائے گا۔

[۱] علم الصرف [۲] صفوۃ المصادر [۳] تعلیم الاسلام۔ [۴] کتاب الصرف [۵] علم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النحو [۶] عوامل النحو [۷] زادالطالبین [۸] روضۃ الادب [۹] قرآن مجید کے پہلے دس پارے معہ ترجمہ [۱۰] اخلاق محمدی اور تجوید کی نصابی کتب یہ ہوں گی۔ ❶ جمال القرآن ❷ تیسیر التجوید ❸ فوائد مکیہ ❹ المقدمۃ الجزریہ۔

تیسیر التجوید کی جگہ خلاصۃ التجوید۔ تحبیر التجوید۔ زینۃ المصحف یا الرشد فی مسائل التجوید والوقف بھی پڑھائی جاسکتی ہیں۔

❸ پڑھانے کا طریقہ کار:

سال اول کے طلباء پہلے وقت تجوید کے استاذ کے پاس مشق جمال القرآن اور روزانہ ایک پاؤ حدر پڑھیں گے جب حدر میں ایک قرآن ختم کرلیں تو یہ مقدار ایک پاؤ سے بڑھا کر زیادہ کرلیں۔ اس طرح پہلے سال میں وہ جمال القرآن۔ تیسیر التجوید مشق اور دو دفعہ مکمل قرآن حدر میں سنادیں گے۔

پہلے سال میں تیسواں پارہ مکمل مشق کروایا جائے۔ اور اس کے علاوہ بقایا ہر پارے سے دو یا تین رکوع مشق کروائے جائیں۔ سال دوم میں تیسواں پارہ مکمل مشق سے سنا جائے اور دیگر تمام رکوع جو مشق کرائے گئے تھے وہ سنے جائیں علاوہ ان کے ہر پارے سے پاؤ پاؤ مشق کروائی جائے مشق کروانے کے بعد ان کو اس بات کی سختی سے تاکید کی جائے کہ وہ اپنے طور پر دو یا تین گھنٹے ان رکوعات کو جو کہ استاذ نے مشق کرائے ہوں لازماً مشق کرے۔

پہلے سال حدر میں قرآن شریف دیکھ کر سنا جائے البتہ جو طلباء زبانی سنا سکیں ان سے زبانی سنا جائے اور اس میں قواعد کا اجراء بھی کروایا جائے اور دوسرے سال حدر زبانی سنا جائے اور اس میں قواعد تجوید کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے کہ ان میں کسی قسم کی غلطی نہ رہ جائے۔

اس کے علاوہ عربی لہجے میں پڑھنے کی تربیت دی جائے تاکہ طالب علم عربی لہجے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پڑھنے کی عادت اپنا لے۔

دوسرا وقت یہ طلباء عربی کے استاذ کے پاس صرفی نحوی کتب پڑھیں گے۔ اس میں علم الصرف اور تعلیم الاسلام شروع کرا دیں اور سال اول کے نصف میں تعلیم الاسلام مکمل پڑھا کر سورۃ البقرہ کا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں اور علم الصرف کے ختم کرانے کے بعد صفوۃ المصادر یاد کرائی جائے۔

دوسرے سال میں تجوید کے استاذ صاحب مشق کرائیں اور حدر میں کم از کم ایک قرآن ضرور حفظ میں سنیں نیز فوائد مکیہ اور المقدمۃ الجزریہ پڑھا کر قرآن شریف میں مسائل تجوید کا اجراء کروایا جائے جبکہ عربی کا اُستاذ کتاب الصرف، علم النحو۔ عوامل النحو اور سورۃ آل عمران سے سورۃ توبہ کے اختتام تک ترجمہ پڑھا دے۔ مناسب سمجھیں تو وہ سورتیں جن میں احکامات ہوں وہ بھی پڑھا دیں نیز اخلاق محمدی کے بعد بلوغ المرام وغیرہ جیسی مسائل کی کتب پڑھا دی جائیں اگر وہ لڑکا درسِ نظامی پڑھنے کا خیال نہیں رکھتا یا کسی اور وجہ سے آگے نہ پڑھ سکے تو دینی مسائل سمجھنے اور سمجھانے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

ضروری ہے کہ طلباء کو وقف سے متعلق بھی کوئی کتاب پڑھا دیں۔ اس سلسلے میں قاری محب الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''جامع الوقف'' بڑی اچھی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ وقف کی دیگر کتب بھی زیر مطالعہ رکھیں جن میں ''وقوف المبتدی'' اور راقم کی ''الاهتداء فی الوقف فی الابتداء'' بہت معلوماتی کتب ہیں۔

④ تختہ سیاہ کا استعمال:

تجوید کی کلاس میں تختہ سیاہ کا استعمال نہایت مفید پایا گیا ہے انگریزی نصاب تعلیم میں تو تختہ سیاہ کا استعمال ایک جزو لاینفک ہے۔ مگر مشاہدے میں آیا ہے کہ مخارج کا بیان اگر تختہ سیاہ پر تفصیلی طور پر واضح کر کے سمجھایا جائے تو طلباء کے ذہن اس کو بہت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی قبول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر بعض اسباق میں بھی تختہ سیاہ کا استعمال بچوں کے لیے نہایت مفید پایا گیا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ مدارس دینیہ میں بھی تختہ سیاہ ضرور موجود ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت کام میں آئے۔

۵ تجوید وقرآءت کے استاذ کی خصوصیات:

ایک اچھے تجوید وقرآءت کے استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تجوید وقرآءت پر مکمل عبور رکھتا ہو فن کی کتب پر مکمل دسترس رکھتا ہو۔ مسائل کی اچھی طور پر توضیح کرسکتا ہو۔ اچھی اور صحیح ادا کے ساتھ پڑھنے پر قادر ہو۔ اساتذہ کرام سے بالمشافہ علم حاصل کیا ہو۔ کسی کتاب سے یا کسی کیسٹ وغیرہ سے سن کر یا تفسیر کی کتب سے دیکھ کر ہی فقط نقل یا بیان نہ کرتا ہو کیونکہ تجوید وقرآءت میں بہت سی چیزیں مثل امالہ۔ تسہیل۔ روم واشمام تقلیل وغیرہ ایسے ہیں کہ جو استاذ سے بالمشافہ حاصل کرے تو تب ہی کامل طور پر حاصل ہوتے ہیں کتابوں میں پڑھ لینے یا کسی کیسٹ سے سن کر حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ بلکہ صحیح ادائیگی کے لیے خود اپنی زبان سے مشق کی ہوئی ہو۔

اس لیے طالب علم کے لیے تجوید وقرآءت میں ضروری قرار دیا جاتا ہے کہ وہ شیخ کے روبرو پڑھے اور زبانی مشق کرے تاکہ صحیح ادا پر قادر ہو سکے۔

نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے شاگردوں سے کسی بھی قسم کے نفع کی امید نہ رکھے نہ خدمت کی نہ مال کی۔ اپنے شاگردوں کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لے اور اس کے مطابق ان کو تعلیم دے اور جس قدر مناسب سمجھے اتنا ہی پڑھائے۔ جو شاگرد اس لائق ہو جائے کہ اس کو پڑھانے کی اجازت دی جاسکتی ہو تو اس کو اجازت دے دے۔ کسی قسم کا مال ہدیہ یا نذرانہ حاصل کرنے کے لالچ میں اجازت دینے میں دیر نہ کرے۔ جب کسی کتاب یا کہیں سے کوئی بات نقل کر کے طلباء کو بتائے تو بے شک کتاب کا حوالہ دے دے تاکہ طلباء میں بھی مطالعے کا از خود شوق پیدا ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے طلباء کے سامنے غیبت (اپنے ہمعصروں یا دیگر لوگوں کی) کرنے سے مکمل احتراز کرے تاکہ طلباء میں بھی یہ جرأت وہمت نہ ہو کہ وہ کسی کی غیبت وغیرہ کریں۔

⑥ تجوید وقرآءات پڑھانے کے لئے کن علوم کا جاننا ضروری ہے:

حافظ قرآن ہو اور خوب اچھا اور مضبوط یاد ہو۔ حدیث مبارکہ پر بھی اچھی دسترس ہو۔ تجوید وقرآءت کے علوم مثلاً تجوید علم اوقاف علم رسم عثمانی علم قرآءت پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ صرف ونحو پر عبور ہو تاکہ جب طلباء قرآءت کی کسی وجہ کی توجیہ وغیرہ دریافت کریں تو بآسانی جواب دے سکے۔ علوم فقہ پر دسترس ہو۔ تاکہ اپنے دینی امور کی اصلاح کر سکے۔

آج کل کے پرفتن دور میں تجوید وقرآءات کے فنون کا انکار بہت تیزی سے رواج پکڑ رہا ہے ضروری ہے کہ اساتذہ اپنے طلباء کو اس کی ضرورت واہمیت اور قرآن وحدیث سے اس کی اہمیت وضرورت کو اجاگر کریں تاکہ آج کے طالب علم جب کل استاذ بنیں تو ان معلومات کے ذریعے ان لوگوں کے شبہات کا شافی جواب دے سکیں جو قرآءتوں پر طعن کرتے ہیں یا علم تجوید وقرآءت کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔

⑦ طلباء میں دیگر علمی کتب کا شوق بھی پیدا کریں:

پڑھاتے ہوئے طلباء کو تلقین کریں کہ وہ اپنے اندر وسعت مطالعہ پیدا کریں اور تجوید کی نصابی کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی پڑھتے رہیں نیز آپس میں نظام تعلیم کے اوقات کے علاوہ باہم بیٹھ کر علمی مباحثہ بھی کریں کہ اُن امور سے ان کی علمی استعداد میں اضافہ ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ جس قدر متعلقہ فنی کتب کا مطالعہ طلباء کریں گے ان کے علم میں اسی قدر اضافہ ہوگا اس سلسلے میں ''الرشد فی مسائل التجوید'' ''عذار القرآن'' ''شرح فوائد مکیہ'' ''الجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریہ'' بڑی عمدہ کتب ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں تجوید و قراءت کی کتب کے اشاعتی ادارے "قراءت اکیڈمی" سے رابطہ رکھو اور گاہے بگاہے ان کی کتب کی فہرست منگواتے رہو اس طرح نئی کتب کی طباعت وغیرہ سے باخبر رہو گے۔

⑧ جمال القرآن، تیسیر التجوید اور فوائد مکیہ کی تدریس:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی "جمال القرآن" اور استاذ القراء قاری عبد الخالق صاحب رحمہ اللہ کی "تیسیر التجوید" ابتدائی طلبا کے لیے بہت مفید اور اہم کتب ہیں۔ ہمارے یہاں پاکستان میں یہ ترتیب استاذ محترم حضرت قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ نے بہت غور و فکر اور تدبر کے بعد قائم کی ہے جمال القرآن کو سب سے پہلے اسی لیے پڑھایا جاتا ہے کہ اس میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے بہت ضروری قواعد نہایت آسان انداز میں بیان کیے ہیں جو مبتدی طلباء کی ذہنی استعداد کے عین مطابق ہیں اس کے بعد تیسیر التجوید پڑھائی جاتی ہے جس میں جمال القرآن سے کچھ زیادہ مسائل تجوید بیان کیے گئے ہیں۔ ان کتب کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ان میں بیان کیے جانے والے مسائل کا قرآن میں اجراء بھی کروایا جائے اور ان دونوں کتب پر حضرات استاذ المکرم نے جو حواشی تحریر کیے ہیں وہ بہت جامع، مختصر اور عام فہم ہیں اور مبتدی طلباء کی ذہنی استعداد کے بھی مطابق ہیں۔

نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بعض حضرات نے جمال القرآن، فوائد مکیہ اور تیسیر التجوید کو مختصر کر کے اس کے مسائل کا حلیہ خراب کیا ہے اور بعض حضرات نے ان کو سوالاً جواباً کر کے ان کتب کو سمجھنے میں دشواری پیدا کی ہے۔ اس لیے کہ اصل کتب میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کہ مضمون کے تسلسل سے سمجھ میں آتی ہیں یا ان پر اکابر اساتذہ کے حواشی ہی ان کے حل میں مددگار ہوتے ہیں۔

جبکہ اختصار شدہ کتب یا سوالاً جواباً کتب ان مسائل کا احاطہ نہیں کر پاتی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسے بھی کسی کتاب کے اصل متن کو چھیڑنا اور اس میں تصرف کرنا علمی لحاظ سے بہت بڑی بددیانتی ہے جس کو کسی طور پر بھی مستحسن اقدام قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ اصل متن والی جمال القرآن۔ تیسیر التجوید اور فوائد مکیہ ہی پڑھائیں اور مختلف اساتذہ کے حواشی اور شروح دستیاب ہیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے پڑھائیں۔

جبکہ فوائد مکیہ نصاب کی ایک نہایت علمی اور اوق کتاب ہے اس کے حل کے لیے حضرت قاری عبدالمالک صاحب رحمہ اللہ کا حاشیہ بہت مفید ہے اس کے علاوہ موجودہ دور کے اساتذہ اور طلباء کے لیے راقم نے بھی اس کی بڑی تفصیلی۔ عام فہم اور جامع شرح "شرح فوائد مکیہ" کے نام سے کی ہے یہ ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔

⑨ المقدمۃ الجزریہ کی تدریس:

المقدمۃ الجزریہ تجوید کی بڑی اہم کتاب ہے جو تجوید کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہے طلباء کو تلقین کریں کہ اس کی پڑھائی کے دوران زیادہ سے زیادہ شروح کا مطالعہ کریں۔ اس سلسلے میں سب سے بہتر شرح تو "الجواہر النقیہ" ہے۔ اس کے علاوہ مختصر شرح میں راقم کی "الفوائد السلفیہ" بھی قابل دید ہے۔ دیگر شروح میں "فوائد مرضیہ" "تحفۃ المرضیہ" الحواشی المفہمہ۔ المنح العنبریہ۔ المنح الفکریہ۔ ہندی شرح جزری وغیرہ بھی عمدہ شروح ہیں خود بھی زیر مطالعہ رکھیں اور طلباء کو بھی پڑھنے کی تلقین کریں۔

⑩ طلباء میں علمی مقابلہ بھی کروائیں:

استاذ صاحب کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان علمی مقابلوں کا اہتمام کریں مثلاً کتاب میں قواعد تجوید کا مقابلہ، حدر کا مقابلہ، مشق کا مقابلہ وغیرہ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کم از کم دس لڑکوں کا ایک گروپ بنا دیا جائے اور ایک لڑکے سے بقایا تو لڑکے مختلف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کریں اور وہ ان کے جواب دے۔ بعد ازاں دوسرے لڑکے سے یہ عمل دہرایا جائے اور اس طرح تمام گروپ کے دس کے دس لڑکوں پر اس عمل کو دہرایا جائے۔ انشاء اللہ اس طریقے سے اُن کی علمی استعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

یا استاذ صاحب تجوید کے ساتھ ستر سوال مختلف کاغذوں پر لکھ کر پرچیاں بنالیں اور ہر لڑکے سے یہ کہیں کہ وہ ایک پرچی اٹھائے۔ اس کو بآواز بلند پڑھے اور پھر اُس کا جواب دے۔ اسی طرح حدر اور مشق کا بھی مقابلہ کروایا جائے۔

⑪ حدر اور مشق کا مقابلہ کیسے ہو:

اس کے لیے کبھی دیکھ کر اور کبھی زبانی دونوں طرح پر یہ مقابلہ کروایا جائے یا انہیں کہا جائے کہ فلاں رکوع سے حدر پڑھو۔ فلاں سورت سے پڑھو یہ تو زبانی سلسلہ ہوگا اور اگر دیکھ کر پڑھنے کا معاملہ ہو تو اچانک قرآن کو کسی بھی جگہ سے کھول کر طالب علم کے سامنے رکھ دیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ یہاں سے مشق کرو یا حدر سناؤ۔ اس طرح دس بیس لڑکوں کے درمیان مقابلہ کروایا جائے اور ان کو انعامات بھی دیئے جائیں اور یہ مقابلہ پرچیوں کے ذریعے بھی کروایا جاسکتا ہے کہ استاذ مختلف پرچیوں پر مختلف رکوعات یا سورتوں کے نام تحریر کردے کہ جس طالب علم کے حصے میں جو پرچی آئے اس کے مطابق وہ وہیں سے حدر یا مشق پڑھے۔

⑫ ایک اہم نکتہ:

حروف کے مخارج اور حق و استحقاق کی رعایت کرنا ترتیل، تدویر اور حدر ہر درجہ کی تلاوت میں یکساں ضروری ہے۔ حدر میں اس قدر جلدی کرنا کہ حروف واضح نہ ہوں عیب ہے، جس کو تخلیط یا ادماج کہتے ہیں، یا حرکات کو پوری طرح ادا نہ کرنا یہ بھی عیب ہے اس کو تخفیش کہا جاتا ہے اور ترتیل میں حرکات کو سستی سے پڑھنا جس سے حروف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدہ کی تولید ہونے لگے تمطیط کہلاتا ہے اس عیب سے بھی بچنا چاہیے۔ عیوب تلاوت کا قدرے مفصل بیان آگے آتا ہے۔ خاقانی نے کہا ہے ؎

فذوا الحذق معط للحروف حقوقها

اذا رتل القرآن او كان ذا حدر

"یعنی ماہر خواہ قرآن کو ترتیل میں پڑھے یا حدر میں وہ ہر حالت میں حروف کے حقوق پوری طرح ادا کرتا ہے۔"

③ حفظ کا مقابلہ بھی کروایا جائے:

اور اسی طرح لڑکوں کے گروپ بنا دیے جائیں اور اُن سے باری باری پڑھوایا جائے۔ اس سلسلے میں دس پارے، بیس پارے اور پورے قرآن شریف کی تعداد مختلف مقرر کر کے اُن سے سنا جائے۔

اس طرح حفظ کا مقابلہ بھی کروایا جا سکتا ہے کہ ایک لڑکے سے کہا جائے کہ تم آیات پڑھو اور وہ آیت جس حرف پر ختم ہو دوسرے لڑکے سے کہا جائے کہ تم وہ آیت پڑھو جو اُس آخری حرف سے شروع ہوتی ہو۔

④ ضروری اور اہم نکات لکھوا دیں:

طلباء کو تاکید کریں کہ وہ ایسے نکات جو مشکل اور اہم مباحث کے متعلق ہوں نوٹ کر لیں اور اس سلسلے میں وہ ایک کاپی لکھتے چلے جائیں تو اگر یہ بچے تدریسی میدان میں آئے تو طالب علمانہ دور کی یہ کاپی اُن کے لیے بہت ممد و معاون ثابت ہوگی۔

⑤ طالب علم اور استاذ کا باہمی رشتہ:

ضروری ہے کہ طلباء اور استاذ کا باہمی رشتہ اعتماد کی فضاء پر مشتمل ہو اگر طلباء آپ سے کوئی علمی سوال کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا جذبہ ان میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھے اور وہ بے خوف وخطر ہو کر اپنے اشکال اور دریافت طلب امور کو بیان کر سکیں۔

بعض اساتذہ کی عادت ہوتی ہے کہ کسی طالب علم نے کوئی عام سا سوال کیا تو اس کو ڈانٹ دیا۔ اس سے اس لڑکے کی حوصلہ شکنی ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آئندہ سوال ہی نہ کرے لہٰذا استاذ ہر عام سوال کا بھی اس کو جواب دے کر مطمئن کرے تاکہ ان میں سوال کرنے کی بابت کوئی جھجک پیدا نہ ہو اگر کسی لڑکے نے کوئی مشکل سوال کیا ہے تو اس کا صحیح علمی جواب اس کو دے کر مطمئن کریں اگر استاذ کے ذہن میں فوری طور پر اس کا جواب نہیں ہے تو یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہ کرے کہ میں کل تمہیں بتا دوں گا یا لکھ کر دے دوں گا۔ اس میں استاذ کی کوئی توہین نہیں ہے۔ استاذ بھی انسان ہے اس کے ذہن سے بات نکل سکتی ہے اور مطالعہ کر کے دوسرے دن اس سوال کا جواب دے دے اور اس کے لیے مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے یا اپنے اساتذہ سے پوچھ کر یا اپنے ساتھیوں سے پوچھ کر طالب علم کو مطمئن کر دے اور یہ تمام امور کوئی عیب کی بات نہیں ہیں۔

⑯ آسان اور عام فہم انداز میں پڑھائیں:

آسان سے آسان اور عام فہم انداز میں مختصر اور جامع انداز سے طلباء کو مسائل کے متعلق سمجھائیں۔ بہت زیادہ لمبی چوڑی اور غیر ضروری طوالت سے بھرپور ابحاث نہ چھیڑیں۔

⑰ جب تک سبق طلباء کے ذہن نشین نہ ہو جائے آگے نہ پڑھائیں:

ہر سبق کو نہایت اطمینان اور سکون سے طلباء کو پڑھائیں اور جب تک وہ اچھی طرح سبق کو سمجھ نہ لیں اس وقت تک اگلا سبق شروع نہ کروائیں۔

⑱ مشق حدر اور ادائیگی صحت پر بہت زیادہ توجہ دیں:

کتب پڑھانے کے علاوہ زیادہ اہم یہ ہے کہ اُن کی مشق حدر اور صحت تلفظ پر خاص زور دیں کیونکہ عموماً لڑکے روایت حفص کے بعد اپنے کو قاری سمجھ لیتے ہیں اور اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقعہ پر اگر ان میں کوئی خامی رہ گئی تو وہ پھر درست نہ ہوگی۔

صحیح پڑھنے کی صرف ایک قسم ہے لیکن غلط پڑھنے کی ایک قسم یا چند قسمیں متعین نہیں کی جاسکتیں۔ اس باب میں لوگوں کا حال انتہائی مختلف ہے، اسی لیے اساتذہ کا طریق کار یہ ہے کہ تمام طلبہ کو ایک دفعہ نہیں پڑھواتے بلکہ فرداً فرداً علیحدہ سنتے اور علیحدہ مشق کراتے ہیں، کیونکہ ہر ایک کی خامی دوسرے کی خامی سے مختلف ہوتی ہے۔

انفرادی اور شخصی غلطیوں کے علاوہ بعض اغلاط مقامی اور ملکی بھی ہوتی ہیں، جو عموماً اُسی ملک کے باشندوں میں پائی جاتی ہیں مثلاً اضلاع ہزارہ کیملپور اور کشمیر والے عموماً حاءِ مہملہ کی جگہ خا منقوطہ اور خاء منقوطہ کی جگہ حاء مہملہ پڑھتے ہیں، اضلاع پنجاب میں ق کی جگہ ک اور بہت سے کاف کی جگہ قاف پڑھتے ہیں، اضلاع پشاور میں لام، میم اور نون ساکن خصوصاً جب یہ حروف حلقیہ سے پہلے ہوں تو قلقلہ کرکے پڑھنے کی عادت ہے۔ افغانی باشندے کاف اور تا کو مخلوط بالہا کھا اور تھا پڑھتے ہیں ہندوستان خصوصاً یوپی میں شین معجمہ کو سین مہملہ نکالتے ہیں اور حا حطی کو ھاء ہوز پڑھتے ہیں ان غلطیوں کے علاوہ جو اغلاط عام ہیں وہ ضاد کو دال مفخم پڑھنا مستعلیہ حرفوں کو یا بالکل باریک یا بھاری آواز میں گول ہونٹوں کے ساتھ پڑھنا اور حرکات کو مجہول پڑھنا ہیں۔

حاصل یہ کہ طلبہ کی عام غلطیاں یکساں نہیں ہوتیں۔ تجوید کے استاذ کو ہر طالب علم کی ادا پر منفرداً اصلاح و توجہ کی ضرورت ہے، جس طرح ایک ماہر ڈاکٹر مختلف مریضوں کے امراض پر نظر رکھتے ہوئے تشخیص و تجویز میں علیحدہ علیحدہ غور کرتا ہے۔

⑲ اچھے لہجوں اور عمدہ لحون میں پڑھنے کی ترغیب دیں:

طلباء کو قرآن اچھی اور خوبصورت آواز و ادا سے پڑھنے کی ترغیب دیں کہ یہ بھی ایک ضروری امر ہے اور حدیث میں اس کے متعلق تاکید بھی آئی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰ اچھے پڑھنے والے قراء کی تلاوتیں بھی ضرور سننے کی تلقین کریں:

اپنے طلباء کو ملکی وغیر ملکی اچھی خوبصورت آوازوں اور بہترین ادا کے ساتھ پڑھنے والے قراء کی تلاوتوں کے کیسٹ سننے کی تلقین کریں تاکہ وہ عمدہ ادائیگی اور لحون عربیہ پر قادر ہوسکیں۔ اس سلسلے میں مشہور غیر ملکی قراء میں شیخ محمد رفعت رحمۃ اللہ علیہ، محمود خلیل الحصری رحمۃ اللہ علیہ، محمد صدیق منشاوی رحمۃ اللہ علیہ، یوسف کامل بہیتمی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ملکی اساتذہ میں استاذ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قاری محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ، قاری محمد حسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ، قاری عبدالوہاب صاحب مکی رحمۃ اللہ علیہ اور قاری محمد صدیق لکھنوی صاحب دامت برکاتہم قابل ذکر ہیں۔

۳۱ کسی اچھے اور غیر جانبدار استاذ سے امتحان بھی دلوائیں:

طلباء کو سالانہ امتحان میں کسی اچھے اور غیر جانبدار استاذ سے امتحان دلوائیں تاکہ ان کی علمی استعداد کا اندازہ ہو اور اپنی تدریسی صلاحیتیں بھی اپنے اوپر آشکارا ہوسکیں۔

۳۲ مقدمۃ الجزریہ کے اشعار و ترجمہ زبانی یاد کرائیں:

نصاب کی آخری کتاب المقدمۃ الجزریہ کے اشعار اور ترجمہ طلباء کو زبانی یاد کروائیں اور طلباء کو اس قابل کردیں کہ اُن کے سامنے کوئی شعر پڑھا جائے تو وہ فوراً اس کا ترجمہ کرسکیں۔

یا تجوید کا کوئی بھی مسئلہ اُن کے سامنے بیان کرکے یہ کہا جائے کہ یہ بتاؤ کہ علامہ جزری نے اس کو کون سے شعر میں بیان کیا ہے اور یہ شعر کس باب میں ہے۔ اس کے لیے راقم کی تحریر کردہ "تحفۃ الاخوان فی تجوید القرآن" بہت اچھی کتاب ہے خود بھی زیر مطالعہ رکھیں اور طلباء کو بھی مطالعہ کرنے کی ترغیب دیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ قرآن حکیم میں تجوید کے مسائل کا اجراء:

پہلے سال کے آخر میں قرآن شریف میں تجوید کے مسائل کا اجراء کروائیں تا کہ وہ اصول تجوید کو پڑھنے کے دوران منطبق کر سکیں اور بعد ازاں خود سمجھنے اور سمجھانے کے قابل ہوسکیں۔

تجوید کے نصاب کی جب اوّل کتاب (یعنی جو بھی آپ نے پڑھائی ہو) پڑھا دی جائے تو جو اُس کے اہم مسائل ہیں ان کا اجراء قرآن میں کروایا جائے مثلاً کوئی ایک کلمہ لیا جائے جیسے المتقون۔ سوال کیا جائے کہ یہ بتاؤ اس میں ''حروف طرفیہ'' کتنے ہیں۔ اگر وہ صحیح بتلادے تو اُس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ نہ بتا سکے تو دوسرے طلباء سے پوچھا جائے اگر تمام سے پوچھ لیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ اس سلسلے میں اسی لفظ سے متعلق مزید سوال بھی بن سکتے ہیں مثلاً المتقون میں حروف مدہ کتنے ہیں؟ حروف شفویہ کتنے ہیں؟ حروف حلقی کتنے ہیں؟ حروف لہاتیہ کتنے ہیں؟ المتقون پر وصل کریں تو کون سی مد بنتی ہے؟ اور اگر وقف کریں تو کون سی مد بنتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس لفظ میں اس طرح بھی سوال بن سکتا ہے کہ المتقون میں جو تاء ہے اس کا مخرج کیا ہے؟ اس کو باعتبار مخرج کے کیا کہتے ہیں اور اس کے اندر صفات لازمہ کون کون سی پائی گئی ہیں اور پھر وہ صفات جو اس میں پائی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک صفت کی تعریف بیان کرو مثلاً ہمس کی تعریف۔ استفال کی تعریف کرو وغیرہ وغیرہ۔

مسائل تجوید کے اجراء سے متعلق کتاب ''الاجراء فی قواعد تجوید'' مولفہ قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں یہ تجوید کے طلباء کو اجراء کروانے میں بہت معاون ہوگی۔ انشاء اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ مخارج کا بیان بھی خوب مضبوط کرا دیں:

حروف کے مخارج اس قدر اچھے طریقے سے سمجھا کر یاد کرائیں کہ وہ صرف رٹنے تک محدود نہ ہو بلکہ اچھی طرح سمجھتا ہو کہ اس حرف کا مخرج کہاں اور کیسے ہے اور اسی طرح صفات بھی اچھی طرح پہلے یاد کروا دیں اور پھر یاد ہو جانے کے بعد اُس میں اس طرح کے سوال کریں صفت اطباق کی تعریف کرو۔ صفت اذلاق کی تعریف کرو اور پھر کسی ایک حرف کو لے کر یہ پوچھا جائے مثلاً کہ "ق" میں کون کون سی صفات پائی جاتی ہیں صحیح جواب آنے کی صورت میں طالب علم کی حوصلہ افزائی کریں اور جواب غلط ہونے کی صورت میں دیگر طلباء سے صحیح جواب معلوم کریں اور پھر اس میں اس طرح بھی سوال کیا جاسکتا ہے۔ یہ بتاؤ کہ حروف مستعلیہ میں حروف مطبقہ کتنے ہیں۔ حروف مہموسہ کتنے ہیں۔ حروف مجہورہ کتنے ہیں۔ حروف شدیدہ کتنے ہیں گویا اس طرح صفات کے بارے میں تین طرح کے سوال ہو گئے۔

اور اسی طرح صفات عارضہ کے بارے میں بھی یہی طریقہ اپنایا جائے کہ اوّل اُن کو اچھی طرح سمجھا کر یاد کروایا جائے اور پھر اُن کا قرآن میں اجراء کروایا جائے۔

⑮ طلباء سے تحریری امتحان بھی لیں:

میں تجوید کے اساتذہ سے گزارش کروں گا کہ وہ جہاں سالانہ امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں وہاں طلباء سے تحریری امتحان بھی لیں۔ راقم نے یہ سلسلہ اپنے مدرسہ اور حلقہ احباب میں متعارف کرایا ہے اور الحمد للہ اس سے بہت مفید نتائج نکلے ہیں۔ سال اوّل والوں کا تحریری امتحان ان کی کتب یعنی جمال القرآن اور تیسیر التجوید وغیرہ میں سے سوال منتخب کر کے لیا جائے اور سال دوم والوں کا تحریری امتحان ان کی نصابی کتب فوائد مکیہ اور المقدمۃ الجزریہ میں سے سوال منتخب کر کے لیا جائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ سند دینے میں از حد احتیاط:

ان تمام مندرجہ بالا امور کو مقدم رکھنے کے بعد سند نہایت احتیاط اور کمال اطمینان کرنے کے بعد دیں۔ امید قوی ہے کہ نیت کے اخلاص کا بھی انشاء اللہ بہتر اثر ہوگا۔ محض اپنے طلباء کی تعداد بڑھانے کے لیے ہر غیر استعداد کو سند دے دینا آگے چل کر خود آپ کے لیے باعث بدنامی ہوگا یعنی جب آپ محسوس کریں کہ طالب علم کا حدر۔ مشق اور کتاب ہر لحاظ سے مضبوط ہو چکے ہیں اس میں کسی قسم کی کوئی کمی۔ کوتاہی یا کمزوری نہیں رہ گئی تو پھر کسی معتبر اور قابل تجوید کے ماہر استاذ کو بلوا کر امتحان دلوائیں اور بعد ازاں اس کو سند دی جائے اور اس کو سند دینے کے ساتھ یہ کہا جائے کہ یہ امانت ہے جو تمہیں سونپی گئی ہے اس کو اسی طرح تم نے آگے پڑھانا اور منتقل کرنا ہے جیسا کہ امانت داری سے تم نے لی ہے۔ اخلاص کے ساتھ پڑھائے۔ اللہ کی رضا کے لیے پڑھائے۔ اُس پر رزق کمانے کی کوشش نہ کرے۔ طلباء کو کچھ دینے میں حریص ہو۔ نیت کا اخلاص ہو اور دنیا کی شہرت، لالچ، ناموری کو پیش نظر نہ رکھے بلکہ خالصتاً اس لیے پڑھائے کہ دین کی بات لوگوں تک پہنچے اور تعلیم قرآن عام ہو۔

۲۷ استاذ تجوید بھی حاضری ضرور لگائے:

درجہ حفظ میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ استاذ حاضری روزانہ باقاعدگی سے لگائے اور اس کے فوائد بھی ہم نے وہاں بیان کیے ہیں۔ ان شاء اللہ وہی فوائد یہاں بھی حاصل ہوں گے۔

۲۸ طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ:

جس طرح درجہ حفظ میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ استاذ ایک رجسٹر میں تعلیمی رپورٹ بنائے وہی عمل تجوید کے طلباء کے لیے بھی اختیار کریں انشاء اللہ بہت فوائد سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کنار ہوگا۔

⟨۲۹⟩ مراتب تفخیم کا خاص خیال رکھا جائے:

حرف مفخم مفتوح جس کے بعد الف ہو تو اس کی تفخیم اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے مثلاً طَائِ اس کے بعد مفتوح جو الف کے قبل نہ ہو مثلاً اِنْطَلِقُوْا۔ اس کے بعد مضموم مثلاً مُحِيْطٌ اس کے بعد مکسور مثلاً ظِلٍّ۔ قِرْطَاسٍ اور ساکن مفخم ماقبل کی حرکت کے تابع ہے مثلاً یَقْطَعُوْنَ۔ یُرْزَقُوْنَ۔ مِرْصَادًا۔

معلوم ہوا کہ حرف مفخم کے فتحہ کو مانند ضمہ کے اور اس کے مابعد کے الف کو مانند "واؤ" کے پڑھنا بالکل خلاف اصل ہے۔ ایسا ہی حرف مرقق کے فتحہ کو اس قدر مرقق کرنا کہ امالہ صغریٰ کے مانند ہوجائے۔ یہ خلاف قاعدہ ہے۔ یہ افراط وتفریط کلام عرب میں نہیں اہل عجم کا طریقہ ہے۔

⟨۳۰⟩ درج ذیل کلمات کی خصوصی مشق کرائی جائے:

مشدد حرفوں میں دیر دو حروف کی ہوتی ہے جب دو حروف مثلین غیر مدغم ہوں تو ہر ایک کو خوب ظاہر کرکے پڑھنا چاہئے۔ مثلاً: شِرْكِكُمْ۔ یُحْیِ۔ دَاوٗدُ۔ ایسا ہی متقاربین متصل ہوں یا قریب قریب ہوں اور ادغام نہ کیا جائے تو بھی خوب ہر ایک کو صاف پڑھنا چاہیے مثلاً قَدْ جَآءَ۔ قَدْ ضَلُّوْا۔ اِذْ تَقُوْلُ۔ اِذْ زَيَّنَ ایسا ہی جب دو حرف ضعیف جمع ہوں مثلاً جِبَاهُهُمْ یا قوی حرف کے قریب ضعیف حرف ہو مثلاً اِهْدِنَا یا دو حرف مفخم متصل یا قریب ہوں مثلاً مُضْطَرَّ۔ صَلْصَالٌ یا دو حرف مشدد قریب یا متصل ہوں مثلاً ذُرِّيَّتَهُ۔ مُطَهَّرِيْنَ مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى۔ لُجِّيٍّ يَّغْشٰهُ۔ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔ ایسا ہی دو حروف متشابہ الصوت جمع ہوں مثلاً صاد، سین، طاء، تاء، ض، ظ، ذ، ق، ک وغیرہ تو ہر ایک کو ممتاز کرکے پڑھنا چاہئے اور جو صفت جس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے اس کو پورے طور سے ادا کرنا چاہیے۔

ہمزہ عین کے ساتھ یا حاء کے ساتھ یا حرف مدہ عین یا ہ حاء کے ساتھ جمع ہوں ایسا ہی عین حاء ایک ساتھ آئیں یا عین حاء اور حاء ایک ساتھ آئیں یا عین حاء اور حاء مکرر آئیں یا مشدد ہوں تو ہر ایک کو خوب صاف طور سے ادا کرنا چاہیے۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ۔ فَاعِلِیْنَ۔ یُدَعُّوْنَ دَعًّا۔ سَبِّحْہُ۔ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ۔ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ عَلٰی عَقِبَیْہِ۔ اَعُوْذُ۔ عَہِدَ عَاہِدٌ۔ عَامِلِیْنَ۔ طُبِعَ عَلٰی سَاحِرٌ۔ سَحَّارٌ۔ لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ۔ مَبْعُوْثُوْنَ۔ یَا نُوْحُ اھْبِطْ۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ جِبَاھُھُمْ وغیرہ۔

ہمزہ متحرک یا ساکن جہاں ہو اس کو خوب صاف طور سے پڑھنا چاہیے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمزہ الف سے بدل جاتا ہے یا حذف ہو جاتا ہے یا صاف طور سے نہیں نکلتا خصوصاً جہاں دو ہمزہ ہوں وہاں زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ دونوں ہمزہ خوب صاف ادا ہوں۔ مثلاً ءَاَنْذَرْتَھُمْ۔

۳۱ قواعد تجوید کے ساتھ کی گئی تلاوت:

امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ کے اس قول کی خوبی اللہ ہی کے لیے ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تجوید میں اور اس کو ترک کرنے میں بس یہی فرق ہے کہ وہ شخص جو تجوید کی اہمیت کو سمجھ لیتا ہے اپنے منہ سے ریاضت کرتا ہے۔

بات اگرچہ مختصر ہے مگر حقیقت سے بھرپور ہے، یعنی تجوید یہ نہیں کہ زبان کو چبائے، منہ کو گہرا کرے، جبڑوں کو ٹیڑھا کرے، آواز کرخت نکالے، تشدید میں کھینچاؤ ہو، مدات میں تقطیع، غنوں میں تطنین (بھنبھناہٹ) اور راءات میں سختی ہو، جس سے طبائع کو تنفر ہو، اور قلب و گوش پر آواز ٹکراتی ہو، بلکہ سہل شیریں اور لطیف قراءت وہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس میں حرفوں کو چبایا نہ جائے اور نہ تکلف وتعسف ہو نہ تصنع وتعمق اور نہ فصحاء کے کلام اور عربیت سے خارج ہو۔ قراءات وادا کی تمام صورتوں میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

تجوید کا یہ کمال، ریاضت ومشق پر موقوف ہے، ماہر اُستاذ کے سامنے جتنے عرصہ بھی تمرین ومشق کرنے کا موقعہ مل جائے غنیمت سمجھے، کتابت کی سی مثال ہے کہ جتنی بھی مشق کرلی جائے اتنا ہی لکھنے میں صفائی اور عمدگی پیدا ہوتی ہے، نیز ترتیل وحدر دونوں میں مشق کرے کیونکہ مجود کو دونوں میں ماہر ہونا چاہیے۔

۴۳ تجوید کے طلباء کی عمومی غلطیاں:

۱ ...... حروف لینہ ورخوہ کو سست آدمی کی طرح حد سے زیادہ ڈھیلا پڑھنا۔ ۲ ...... حروف کی آواز کا کرخت ہونا جیسے جھگڑ رہا ہو ۳ ...... حروف کو آپس میں قطع کرکے مثل سکتہ کے پڑھنا، خصوصاً حروف مظہرہ کو وضوح وبیان کی نیت سے اس طرح پڑھنا حالانکہ اظہار کی ایک مقرر حد ہے۔ ۴ ...... حرف مبدوبہ یا حرف موقوف علیہ کو واضح نہ کرنا کہ ان کی آواز سنائی نہ دے ۵ ...... حرکات کو ڈھیلا پڑھنا، جس سے حروف مدہ پیدا ہوجائیں ۶ ...... مبالغہ کے ساتھ قلقلہ کرنا کہ حرف متحرک سنائی دے ۷ ...... حرف مجاور جو قوی یا ضعیف ہو اس کی صفت قوت وضعف دوسرے حرف کو دے دینا ۸ ...... موقوف علیہ سے پہلے حرف کی حرکت کو کھینچنا، جس سے حرفِ مد پیدا ہوجائے ۹ ...... مشدد کو مخفف یا اس کے برعکس پڑھنا ۱۰ ...... متحرک حرفوں کو ساکن یا اس کے برعکس کرنا ۱۱ ...... حروف مدہ کو بلا سبب مد طبعی سے زیادہ کھینچنا ۱۲ ...... حروف مدہ کو ان کے (طبعی سے) گھٹا دینا، یہ غلطی پہلی غلطی سے زیادہ قبیح ہے ۱۳ ...... حروفِ اخفا میں مبالغہ کرنا، جس سے مد کا شبہ ہو ۱۴ ...... حروفِ مفخمہ، مفتوحہ یا مکسورہ میں تفخیم کو اتنے مبالغہ سے ادا کرنا کہ انضمام شفتین ہو ۱۵ ...... حروف مرققہ کی ترقیق میں اتنا مبالغہ کرنا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ امالہ کی سی صورت ہو جائے [۱۶]...... مد فرعی کی مقدار میں اتنا مبالغہ کرنا کہ مقررہ حد سے بڑھ جائے [۱۷]...... حالت وصل میں بلا سبب کے بھی حروف لین کو مد کر کے پڑھنا مثلاً مالك یوم الدین کی واؤ اور غیر المغضوب کی یا کو اس طرح پڑھا جائے جس میں ڈھیلا پن ہو۔ [۱۸]...... ہمزہ کی تحقیق میں مبالغہ کرنا، جس سے ناف ہل جائے خصوصاً حروفِ مدہ کے بعد [۱۹]...... حروف کو چبانا جیسے کوئی نشہ میں مست بولتا ہے، جس کی زبان میں نشہ کی وجہ سے ڈھیلا پن ہوتا ہے۔

۳۲ حرکات کی صحیح ادائیگی کا اہتمام:

یاد رکھنا چاہیے کہ حرکات کی تبدیلی سے بعض اوقات حروف کی صفات میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ تفخیم میں مراتب ہیں حرف مفخم مفتوح جس کے بعد الف ہو تو اس کی تفخیم اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جیسے طَآلَ اس کے بعد وہ مفتوح جو الف سے پہلے نہ ہو جیسے اِنْطَلِقُوْا اس کے بعد مضموم، اس کے بعد مکسور، اور ساکن مفخم ماقبل کی حرکت کے تابع ہوتا ہے۔ لہٰذا نظیر سے ایک ہی نوع کے متحرک حروف مراد ہوں گے مطلق ایک نوع کے حروف نہیں۔ یعنی یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ مثلاً تِلْقَآءِ کے قاف میں بھی تفخیم ایسی ہی ہونی چاہیے جیسی فَالِقِ کے قاف میں ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ تِلْقَآءِ کے قاف میں لِقَآءَنَا کے قاف جیسی تفخیم وادا ہونا چاہیے۔

۳۳ قرآن کو بے تکلف بغیر کسی مشقت کے صحیح پڑھنا:

اگر پڑھنے میں یہ عیوب پائے جائیں کہ بتکلف تو صحیح پڑھ لیتا ہے مگر مشاق نہ ہونے کی وجہ سے بے خیالی میں بار بار غلطیاں کرنے لگتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ ابھی مزید مشق و ریاض کی ضرورت ہے، کمال کا درجہ ابھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کمال ادا کا درجہ بے تکلف حدر پڑھنے میں کھلتا ہے، ورنہ عموماً مستند طلبہ بھی حدر پڑھنے میں خام ہوتے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نہایت فحش غلطیاں کرتے ہیں۔ شروع میں بمشقت صحیح پڑھنے کا اہتمام کرنے اور بار بار مشق کرنے سے ہی کمال کا یہ درجہ نصیب ہوتا ہے، جس میں یقیناً بڑی لطافت وحلاوت پیدا ہو جاتی ہے، پھر یہ حالت ہوتی ہے کہ قاری سوتے ہوئے بھی پڑھے تو بھی صحیح ہی پڑھتا ہے، بعض مشائخ رحمہم اللہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ قرآن کو تجوید سے پڑھنے میں نماز میں خشوع وخضوع نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ مخارج وصفات کی طرف توجہ رہتی ہے، امام القراء حضرت قاری المقری عبدالمالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مخارج وصفات کی طرف توجہ مبتدین کو بیشک کرنی پڑتی ہے لیکن جو حضرات بے تکلف صحیح پڑھنے کے کمال سے بہرہ مند ہوتے ہیں انہیں مخارج وصفات کا خیال تک بھی نہیں آتا اور صحیح پڑھتے چلے جاتے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مخارج وصفات کی طرف توجہ رہنا خشوع وخضوع کے منافی نہیں، کیونکہ یہ صحت صلوٰۃ کی طرف متوجہ ہونا ہے جو مامور بہ ہے وساوس میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔

۲۵ مکرر حروف کی ادائیگی میں احتیاط:

کلمہ میں کاف وتا اگر مکرر ہو جائیں تو خصوصیت اور مزید اہتمام کے ساتھ ان میں صفت شدت کو ادا کرنا ضروری ہے جیسے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، مَنَاسِكَكُمْ، اِنَّكَ كُنْتَ، تَتَجَافٰى، تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وغیرہ کیونکہ شدت کی رعایت کے ساتھ ایک ضعیف حرف یعنی مہموس کو تکرار کی حالت میں پڑھنا اور اس کو لطافت، باریکی اور اظہار کے ساتھ ادا کرنا کہ نہ ادغام ہو اور نہ تلفظ میں ھا کی آمیزش ہو، صعوبت و دشواری سے خالی نہیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ کاف وتا میں ھا کی آمیزش کر کے کھا، تھا پڑھتے ہیں۔ یوں تو ہر ایک ہی حرف کا مکرر، اظہار کے ساتھ پڑھنا دشوار ہوتا ہے، جیسا کہ علامہ محمد مکی نے رعایہ میں اس کو ایک مثال سے سمجھایا ہے کہ یہ ایسا ہے کہ ایک ساتھ دونوں قدم اٹھا کر آدمی دو تین قدم چلے اور پھر اسی طرح واپس ہو کر وہیں قدم رکھے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں سے اٹھائے تھے، لیکن کاف و تاء میں تکرار کی حالت واقعی صعوبت سے خالی نہیں۔ یعنی ایک مرتبہ جس شدت کے ساتھ کاف و تا کو ادا کیا وہیں زبان کو دوبارہ لگا کر پھر اُسی شدت و کیفیت سے ادا کیا جائے۔ حدر کی حالت میں بالخصوص زبان پر تکرار نہیں رہتا ہے اور مختلف قسم کے عیوب پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

۞ ایک غلطی جس کی نشاندہی علامہ جزری رحمہ اللہ نے کی ہے:

علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے کتاب التمہید کی اس رائے پر اشکال کیا ہے کہ کاف و تاء میں صفت شدت ادا نہ ہونے سے بسا اوقات سین کی صفت صفیر پیدا ہوتی ہے۔ علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے تاء دال سے بدل جاتی ہے کیونکہ وہ تاء کی ہم مخرج ہے۔ لیکن صفت شدت ادا ہونے سے تاء دال کیسے بن سکتی ہے، دال بھی تو شدیدہ ہے دوسرے یہ کہ حرف غلط پڑھنے میں کوئی اصول نہیں ہوتا، علامہ جزری رحمہ اللہ نے جن عیوب پر متنبہ کیا ہے وہ ان کے بہترین تجربات کا آئینہ دار ہے، پہلے ہمیں بھی یہ بات بے جوڑ نظر آیا کرتی تھی کہ کاف و تاء کو سین سے کون بدلتا ہوگا، لیکن پڑھاتے وقت ایسے متعدد طلبہ سننے میں آئے کہ کاف و تاء ساکنہ میں صفیر نکالتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ حروف کی ادائیگی کے عیوب عقل سے نہیں بلکہ تجربات کی روشنی میں دریافت ہوتے ہیں، سچ ہے سَلِ الْمُجَرِّبَ وَلَا تَسْئَلِ الْحَكِيمَ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد وضوابط برائے قراءات سبع

۱: سبع قراءات پڑھنے والوں کی اہلیت:

اس سلسلے میں عرض ہے کہ بعض مدارس جہاں درس نظامی اور دورہ کا اہتمام ہوتا ہے وہاں تو سبع وعشرہ قرآءات کو پورے کورس میں اس طرح شامل کیا جاتا ہے کہ طلباء دیگر علوم کے ساتھ ساتھ اس کی بھی تعلیم حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

جبکہ بعض اہم اساتذہ سبع اور عشرہ کی کلاسیں بھی تجوید کے بعد شروع کراتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ سبع قراءات میں ان کو ہی داخلہ دیا جائے جو کہ تجوید میں ماہر ہوں، ادا درست ہو، حدر خوب بہتر پڑھتے ہوں مشق میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ قواعد تجوید خوب یاد ہوں۔ ذی استعداد ہوں اور عربی میں بھی خوب مہارت رکھتے ہوں۔

۲: نصاب سبع قراءات:

سبع کے نصاب میں دو کتب نہایت ضروری ہیں۔ اوّل قراءات سبع پر مشتمل منظوم قصیدہ ''حرز الامانی و وجہ التھانی'' جو ''علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ'' کی تصنیف ہے اور انہی کے نام کی وجہ سے شاطبیہ کے نام سے معروف ہے۔

دوم رسم قرآنی سے متعلق منظوم قصیدہ ''عقیلۃ اتراب القصائد'' جو رائیہ کے نام سے معروف ہے یہ بھی علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس کے علاوہ اجراء سبع کے لیے ''تنشیط الطبع فی اجراء السبع'' اور ''غیث النفع فی القراءۃ السبع'' بھی مفید کتب ہیں۔ ان کے علاوہ ''البدور الزاھرہ'' بھی مفید ومعاون کتاب ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: پڑھانے کی ترتیب:

اوّل شاطبیہ کے اصول شروع کرائے جائیں اور جب تک سورۃ البقرہ کے فرش ختم نہ ہو جائیں۔ اُس وقت تک روایت حفص میں مشق بھی کرائی جائے اور اگر حدر بھی سنا جائے تو بہت ہی بہتر ہے اور جب سورۃ البقرہ کے فرش ختم ہو جائیں تو اجراء شروع کرا دیں۔ اس سلسلے میں تنشیط الطبع نہایت معاون ثابت ہوگی۔

جب شاطبیہ ختم ہو جائے تو اس کی جگہ رائیہ شروع کروا دیں۔ اور اجراء بدستور جاری رکھیں البتہ ہفتہ میں ایک دن جمع الجمع میں مشق کراتے رہیں یا روایت حفص اور کسی دیگر روایت میں مشق جاری رکھیں۔

۴: دیگر فنی کتب اور شروح کی طرف رجوع:

شاطبیہ اور رائیہ اوق کتب ہیں لہٰذا اگر عربی میں اچھی دسترس ہے تو عربی شروح کا مطالعہ کریں جن میں ابراز المعانی۔ سراج القاری۔ الوافی اور تشریح المعانی شاطبیہ کی شروح بازار میں دستیاب ہو جاتی ہیں اور رائیہ کی عربی شرح میں افضل الدرر شرح دستیاب ہے۔ اُردو کی شرح میں عنایات رحمانی جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ مؤلفہ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ۔ امانیہ شرح شاطبیہ اردو اور شرح شاطبیہ اردو یہ دونوں شروح مؤلفہ اُستاذ الاساتذہ قاری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ اس کے علاوہ قاری سلیمان دیوبندی رحمہ اللہ کی الجواہر الضیائیہ بھی مفید اور علمی شروح ہیں۔

رائیہ کی اُردو شرح میں ''اسہل الموارد'' مؤلفہ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ اور ''ایضاح المقاصد'' مؤلفہ اُستاذنا حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ قابل قدر ہیں۔

- ان کے علاوہ دیگر عربی اردو کتب سے مزید استفادہ کرتے رہیں۔ اجراء میں عربی کی البدور الزاہرہ جو عشرہ کے اجراء پر مشتمل ہے اور تنشیط الطبع فی اجراء السبع مؤلفہ جناب حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ (جس کو خوبصورت تصحیح وحواشی سے مزید مزین کیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے استاذنا حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے) اس کے علاوہ احقر کی کتاب ابلاغ النفع فی القراءات السبع بھی مفید ہیں۔ دیگر کتب میں وقف حمزہ و ہشام کے لیے استاذنا حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی توضیح المرام فی وقف حمزۃ وہشام اس مشکل باب کی حل و توضیح کے لیے نہایت ممد و معاون ہوگی۔ دیگر کتب میں عشرہ کے اجراء کے لیے قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ کا عشرہ کا سیٹ جس میں تمام ائمہ کی قراءات الگ الگ رسالوں کی صورت میں بیان کی گئی ہیں از حد مفید ہوگا۔

۵: اجراء کتنا کرایا جائے؟

ضروری تو یہی ہے کہ پورے قرآن شریف کا اجراء کرایا جائے جیسا کہ قدیم اساتذہ کا دستور تھا لیکن بہ امر مجبوری صرف ایک منزل بھی سن لی جائے تو انشاء اللہ اتنا بھی کافی ہوسکتا ہے۔ جمع الجمع کے اجراء سے پہلے تین یا چار پارے ہر قاری کے لیے انفرادی بھی سنے جائیں۔ اگر پورا قرآن طالب علم سبعہ میں سنا سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ بصورت شدیدہ دس پارے بھی کافی ہیں جو کہ جمع الجمع اور افراد میں سنے جائیں جتنے پارے اس کے اجراء کے ہوئے ہوں اسی قدر سند میں لکھے جائیں۔

۶: فرشی اختلافات زبانی ازبر کرائیں:

شاطبیہ کے فرشی اختلافات جس قدر زیادہ عمدہ اور پکے ازبر ہوں گے انشاء اللہ بعد ازاں اجراء میں اُسی قدر آسانی ہوگی۔ اصولی اختلافات کا مجموعی طور پر بہتر طریقہ سے یاد ہونا بھی کافی ہوگا۔

۷: اختلافی کلمہ کی صاف اور واضح ادائیگی:

جب قراءات پڑھی جائیں تو ہر اختلاف کو خوب صاف، واضح پڑھا جائے تاکہ سننے والے کو مکمل اور واضح طور پر سمجھ میں آئے کہ پڑھنے والے نے کیا اختلاف پڑھا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً عَلَيْهِمْ میں ھا پر کسرہ ہے اور ایک قراءت عَلَيْهُمْ ہے جس میں ھا پر ضمہ ہے اور اسی طرح ایک قراءت وصلاً عَلَيْهِمُوْ یعنی صلہ کے ساتھ ہے اب جس کے لیے بھی پڑھیں تو صاف پڑھیں تاکہ سننے والے کو واضح انداز میں معلوم ہو جائے کہ کسرہ پڑھا ہے ضمہ پڑھا ہے یا صلہ کیا ہے یا عدم صلہ کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح امالہ کا معاملہ ہے جیسے مُوْسٰی اس میں ایک قراءت فتحہ کی ہے یعنی الف پڑھنا اور ایک اس میں امالہ کبریٰ ہے (لکھنے میں تو یہ لفظ ایسا ہی رہے گا لیکن امالہ کبریٰ پڑھتے ہوئے یہ لفظ "مُوْسے" ہو جائے گا۔ اسی طرح اس لفظ میں امالہ صغریٰ بھی ہے اور یہ تمام اختلاف زیادہ تر پڑھنے سے متعلق ہیں جن کا تعلق لکھنے سے نہیں بلکہ ادا سے ہے اور صحیح ادا ایک قابل اور ماہر استاذ قراءات سے سننے پر منحصر ہے۔ ایک اچھا ماہر قراءت فوراً اندازہ لگائے گا کہ اُس کے سامنے فتحہ پڑھا گیا ہے یا امالہ صغریٰ پڑھا گیا یا امالہ کبریٰ تو پڑھنے والے کو چاہیے کہ صاف پڑھے تاکہ سننے والا عام آدمی بھی جو قراءت کا واقف نہیں وہ بھی سمجھ لے کہ اس قاری نے اس کلمے کو تین طریقوں سے پڑھا ہے۔

قراءات کی نصابی کتب پڑھانے کا طریقہ

8: شاطبیہ پڑھانے کا طریقہ:

شاطبیہ پڑھانے کے دو طریقے مروج ہیں:

ایک طریقہ تو یہ ہے کہ جو کہ ہم نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اپنے مصری اساتذہ کا دیکھا کہ استاذ صاحب نے شاطبیہ کا شعر تختہ سیاہ پر لکھا اور اس کے ہمراہ اس میں موجود قراءات بھی تختہ سیاہ پر شعر کے نیچے تحریر کر دی اور زبانی پھر شعر کو پڑھ کر بھی بتایا اور اس کی قراءات بھی بیان کی جو کہ طلباء نے اپنی کاپیوں پر درج کر لی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور مثال جیسے استاذ صاحب نے تختہ سیاہ پر لکھا ؎

وَمَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رَاوِيْهِ نَاصِرٌ

اور اس مصرعہ کے نیچے لکھ دیا:

عاصم اور کسائی: مٰلِكِ: بالالف

باقین: مَلِكِ: بغیر الف

نیز استاذ صاحب نے زبانی طور پر یہ بھی بتا دیا یا لکھ بھی دیں تو ٹھیک ہے کہ یَوْمِ الدِّیْنِ کا لفظ یہاں اس لیے لایا گیا ہے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ اختلاف صرف سورۃ الفاتحہ میں ہی ہے لفظ مَالِكِ یا مَلِكِ میں اور کہیں اختلاف نہیں۔ نیز یہ بھی بتا دیا کہ مصرعہ کے دو کلمات رَاوِيْهِ اور نَاصِرٌ دونوں کلمات کے پہلے حروف قراء کی رموز ہیں یعنی راء اور نون سے عاصم اور کسائی کے نام معلوم ہوئے ہیں نیز مفہوم مخالف یہ ہوا کہ باقین کی قرآءات بغیر الف ہے۔

۹: طلبہ کا پڑھنا:

دوسرا طریقہ جو ہمارے برصغیر پاک و ہند کے مدارس میں مروج ہے اور ہم نے بھی اسی طریقہ تدریس سے اپنے استاذ رحمہ اللہ (یعنی استاذ القراء والمجودین حضرت الشیخ المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ) سے استفادہ کیا وہ یہ کہ کوئی طالب علم شاطبیہ کا شعر بلند آواز میں پڑھے اور بقایا تمام طلباء اپنے متن میں اس شعر کو بغور دیکھتے ہوئے سنیں اور استاذ صاحب پھر اس شعر کی تشریح و توضیح کریں اور قراءات جو اس شعر میں بیان ہو رہی ہیں انہیں واضح کریں۔ نیز طلباء یہاں بھی اپنی کاپیاں اور قلم ہمراہ رکھیں ضروری نکات نوٹ کرتے جائیں کیونکہ اگر یہی طالب علم آگے چل کر تدریسی میدان میں داخل ہوگا تو یہ استاذ کے تشریحی نکات اس کے لیے پڑھانے میں بہت معاون ہوں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰: تمام طلبہ سے باری باری اشعار پڑھوائیں:

اگر تدریس میں دوسرا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ تمام طلبہ سے باری باری یا ایک ایک دن اسباق کے اشعار پڑھوائے جائیں یا روزانہ ایک شعر یا ایک مصرعہ کہ جس قدر معمول پڑھانے کا استاد اپنے طلبہ کو دیکھ کر مقرر کریں وہ اپنایا جائے۔ یہ بالکل نہ ہو کہ مستقل ایک طالب علم ہی ہمیشہ اشعار پڑھے۔

۱۱: طلبہ کا اشعار پڑھنے میں تلفظ درست کرنے کا اہتمام کرنا:

ضروری ہے کہ تدریس کے دوران جب کوئی طالب علم غلط تلفظ میں اشعار پڑھے تو اس کی تصحیح کا اہتمام کیا جائے اور آئندہ کے لیے اس کو تنبیہ کی جائے اس وجہ سے کہ اب شاطبیہ درہ اور طیبہ کے متون نہایت خوبصورت معرب جن میں رموز کو دوسرے رنگ سے واضح کیا گیا ہے بازار میں دستیاب ہیں لہٰذا ان معرب متون پر تلفظ خود بخود درست ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی ان نسخوں پر بھی پڑھنے میں غلطی کرے تو وہ یقیناً اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو غلط پڑھنے پر تنبیہ کی جائے۔

۱۲: اول صرف شاطبیہ کے اشعار کا ترجمہ وتشریح:

سب سے پہلے شاطبیہ کا آسان اور عام فہم ترجمہ اس کی مختصر تشریح اور شعر سے نکلنے والی قرآءات بیان کریں اگر پھر استاذ کو اندازہ ہو کہ طلبہ ذی استعداد ہیں تو صرفی نحوی توجیہ بھی بیان کرے اور اشعار کی ترکیب بھی بتائے اور قرآءات کی توجیہات وغیرہ بیان کرے لیکن اگر استاذ محسوس کرے کہ طلبہ پر صرفی نحوی توجیہات بار بن رہی ہیں تو پھر صرفی نحوی تراکیب کو زیادہ اپنی درسی تقریر میں شامل نہ کرے تاکہ طلبہ کے لیے غیر ضروری بوجھ کا باعث نہ ہو۔ کیونکہ شاطبیہ پڑھاتے ہوئے مقصود قرآءت پڑھانا ہے کوئی صرف نحو پڑھانا نہیں ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳: ابلاغ النفع شاطبیہ سے قبل پڑھا دیں:

شاطبیہ پڑھانے سے قبل اگر نشر میں کوئی کتاب پڑھا دی جائے تو بہت اچھا ہوگا اس کے پڑھ لینے سے شاطبیہ کی پڑھائی میں کافی آسانی پیدا ہوگی راقم کی تصنیف کردہ ''ابلاغ النفع فی القراءات السبع'' اس سلسلے میں نہایت آسان، سہل اور عام فہم انداز میں ہے وہ طلباء کے لیے نہایت مفید رہے گی۔

۱۴: اجراء کس طرح کروایا جائے:

اجراء میں اول افراداً پانچ پارے کم از کم لازماً سنے جائیں۔ اس میں افراداً اجراء کا طریقہ کار یہ ہو کہ اوّل فاتحہ سے الم کے پہلے پاؤ تک قالون کے لیے طالب علم سے پڑھوایا جائے پھر ورش کے لیے پڑھوایا جائے۔ اسی ترتیب سے ساتوں قراء کے رواۃ کو فرداً فرداً سن لیا جائے ان شاء اللہ امید ہے کہ اس طرح پر طلبہ اس قدر مضبوط ہو جائیں گے کہ بقایا پچیس پاروں کا اجراء خود نکال سکیں گے۔

۱۵: استاذ سبع بھی حاضری ضرور لگائے:

جیسا کہ ہم درجہ حفظ اور درجہ تجوید میں بیان کر آئے ہیں کہ اُستاذ روزانہ حاضری لگائے وہ امر یہاں بھی ضروری ہے۔ روزانہ حاضری ان شاء اللہ بہتر نتائج پیدا کرے گی۔

۱۶: طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ:

اس طریقہ کار کا ذکر بھی ہم درجہ حفظ میں کر آئے ہیں۔ سبع کے طلباء کے لیے بھی اُستاذ اس پر عمل پیرا ہو۔ ان شاء اللہ فوائد سے ہم کنار ہوگا۔

۱۷: سبع قراءات کے طلباء کا بھی تحریری امتحان کروائیں:

جیسا کہ میں شعبہ تجوید کے قواعد میں ذکر کر کے آیا ہوں کہ تحریری امتحان لیں اسی طرح میں گزارش کروں گا کہ شاطبیہ پڑھنے والوں کا بھی سال اوّل اور سال دوم کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاب کے مطابق تحریری امتحان میں ان شاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

اساتذہ ومشائخ کی تقریر وتحریر سے استفادہ کیے ہوئے کچھ ضروری فوائد

قرآءت، روایت اور طریق میں فرق:

جو اختلافات آئمہ قرآءت میں سے کسی کی طرف منسوب ہو۔ اس کو قرآءت اور جو ان کے راویوں کی طرف منسوب ہو اس کو روایت اور جو اُن راویوں سے نیچے کے طبقہ کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں۔

خلاف واجب اور خلاف جائز:

جو اختلافات بطور تخییر کے ہوں اُن کو وجوہ کہتے ہیں پھر قرآءت روایت اور طریق کے اختلافات کو خلاف واجب اور وجوہ کے اختلافات کو خلاف جائز سمجھتے ہیں۔

سبعہ قرآءت کی تکمیل کے لیے خلاف واجب میں ہر قاری کے اختلاف کی تمام صورتوں کو پڑھنا ضروری ہے اگر کوئی قرآءت یا روایت یا طریق رہ جائے تو سبعہ قرآءت ناقص رہے گی۔ اسی طرح اگر ایک قاری کی پوری قرآءت پڑھنا چاہئیں تو اس کے دونوں راویوں کی روایتوں کا پڑھنا ضروری ہے ورنہ قرآءت ناقص رہے گی۔ اسی طرح اگر کسی قاری کے صرف ایک راوی کی پوری روایت پڑھنا چاہیں تو ہر طریق کا پڑھنا ضروری ہے اگر کوئی طریق رہ جائے گا تو اس راوی کی روایت پوری نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی راوی کے ایک ہی طریق کو پورا کرنا چاہیں اور اس طریق سے مختلف صورتیں ثابت ہوں تو اس طریق کی تکمیل کے لیے ان تمام صورتوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ طریق پورا نہ ہوگا۔ بخلاف، خلاف جائز کے کہ تمام وجوہ میں سے کسی ایک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے تمام وجوہ کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر افادہ یا استفادہ کی نیت سے جمع کرے تو کوئی حرج نہیں۔

خلاف واجب کی صورت میں جو قرآءت یا روایت یا طریق پڑھنا شروع کرے ہر جگہ اسی کی پابندی ضروری ہے۔ ایک قرآءت کو دوسری قرآءت کے ساتھ یا ایک روایت کو دوسری روایت کے ساتھ یا ایک طریق کو دوسرے طریق کے ساتھ خلط کرنا جائز نہیں۔ ورنہ کذب لازم آئے گا۔ اختلافات کو ترتیب وار پورا کر کے آگے بڑھے،

فائدہ......: تعوذ وتسمیہ وابتداء قراءات کے وصل وفصل کے وجوہ، اسی طرح وقف میں اسکان وروم واشمام کے وجوہ، اسی طرح مد عارض، مدلین لازم وعارض میں قصر وتوسط وطول کے وجوہ نیز امام حمزہ وہشام کے لیے مہموز پر وقف کرنے کے وجوہ یہ سب خلاف جائز ہیں۔

جمع قرآءت:

چند قراءتوں کو جمع کرنے کے تین طریقے مروج رہے ہیں۔

(اوّل) یہ کہ سب سے اوّل قالون کی روایت پڑھنا شروع کریں اور آیت یا علامت وقف پر وقف کر کے یہ دیکھیں کہ ان کے ساتھ شروع سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شریک ہے تو اس سے بھی ساتھ کے ساتھ فراغت ہوگئی، اب جتنے باقی رہ گئے ہیں، ان میں سے جو ترتیب میں مقدم ہے۔ اس کے لیے پھر وہیں سے شروع کریں، جہاں سے پہلے شروع کیا تھا اور وہیں جا کر وقف کریں۔ جہاں پہلے وقف کیا تھا اور پھر یہاں بھی دیکھ لیں کہ ان کے ساتھ اوّل سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ جو شریک ہو اس نے بھی اپنے کو فارغ سمجھیں، پھر باقی میں سے جو ترتیب میں مقدم ہو، اس کے لیے بھی وہیں سے پڑھیں، غرض اسی طرح سب کے لیے پورا پڑھیں اور جو شریک ہوتا جائے اس کو چھوڑتے جائیں۔ اس کو جمع وقفی کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو راوی مقدم ہو اس کی نیت سے پڑھنا شروع کرے اور جب لفظ مختلف فیہ پر پہنچے تو جمیع قراء کے اختلافات کو ترتیب وار پورا کر کے آگے بڑھے اسی طرح ہر لفظ مختلف فیہ پر پہنچ کر اس کی تمام صورتوں کو وہیں کے وہیں پورا کرتا جائے اور ترتیب کا لحاظ رکھے اور اگر کسی لفظ میں دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھنے میں اختلاف پیدا ہو تو ہر مرتبہ ان دونوں لفظوں کو ملا کر پڑھنا ضروری ہے جیسے مد منفصل وغیرہ۔ اس طریقہ کو جمع حرفی کہتے ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اوّل جو راوی مقدم ہے اس کی روایت پڑھے اور آیت یا کسی علامت وقف پر وقف کر کے یہ دیکھ لے کہ کوئی قاری یا راوی شریک ہوا یا نہیں اس سے فراغت ہوئی اور جو باقی رہ گئے ہوں ان میں قراء و رواۃ کی ترتیب سے قطع نظر کر کے یہ دیکھنا چاہیے کہ شروع آیت سے جہاں سے پڑھنا شروع کیا ہے زیادہ دور تک کون موافق اور شریک ہے یعنی ختم آیت کے قریب جس کا اختلاف ہو اس کو اسی لفظ سے جہاں سے وہ اختلاف شروع ہے پڑھ کر آخر تک پورا کرے اور پھر یہ دیکھ لے کہ اس کا کوئی شریک و مندرج ہوا یا نہیں؟ جو شریک ہوا اس سے بھی فراغت ہو گئی پھر جو باقی رہ گئے ہوں اُن میں سے دیکھے کہ کس کا اختلاف محل وقف سے زیادہ قریب ہے، جس کا اختلاف زیادہ قریب ہو اس کو محل اختلاف سے پڑھنا شروع کر کے محل وقف تک پڑھے غرض اس طرح اقرب فالاقرب پڑھتا جائے اور ہر دفعہ یہ غور کرے کہ کوئی مندرج ہوا یا نہیں۔ اگر مندرج ہو چکا ہو اس کے لیے مستقلاً پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر محل اختلاف واحد ہو اور ایک سے زیادہ قاری یا راوی کا اختلاف وہاں سے شروع ہو رہا ہو اور وہ آپس میں مختلف ہوں اس وقت قراء و رواۃ کی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے ترتیب میں جو مقدم ہو اسی کے لیے پڑھے۔ اس طریقہ کو جمع الجمع کہا جاتا ہے اور جمع مرکب بھی کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مذکورہ تینوں طریقوں میں اصل تو پہلا ہی ہے لیکن آج کل اختصار کی غرض سے جمع الجمع ہی اکثر پڑھتے ہیں۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے اکثر یہی رائج ہے۔ اجراء کی مثالیں رسالہ تنشیط الطبع مؤلفہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھنی چاہیے۔

ماہرین سے استفادہ:

علم القرآءت علوم منقولہ میں سے ہے۔ فن میں کمال جب ہی پیدا ہوسکتا ہے کہ کافی عرصہ ماہر اساتذہ ومشائخ سے استفادہ میں گزارہ جائے نیز اس فن کو شروع کرنے سے پہلے علم تجوید، صرف، نحو اور ادب میں مہارت ہونی بھی ضروری ہے۔ خالی تراجم اور شروحات دیکھ کر اس فن کو پڑھنے پڑھانے کی کوشش کرنا بدترین بددیانتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں (یعنی تمہیں قرآن سکھاؤں) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے۔ فرمایا! ہاں تمہارا نام لیا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر (خوشی میں) آبدیدہ ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی تعلیم کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے تجوید اور قرآءت متواترہ اسی طریقہ سے حفظ وضبط کے ساتھ پڑھیں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پڑھیں تھیں۔ استفادہ میں پوری سعی سے کام لیا تھا کہ اعلیٰ درجہ کے حافظ اور تمام قرآءت کے قاری ہوگئے۔ اس غایت عظمیٰ کو پالینے ہی کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَؤُكُمْ أُبَيٌّ رضی اللہ عنہ .))

”تم میں سب سے بڑے قاری ابی رضی اللہ عنہ ہیں۔“

پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے بے شمار صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم نے پڑھا۔ اسی طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف سے اخلاف باقاعدہ پڑھتے چلے آئے کہ یہ علومِ قراءات امت میں تواتر کے ساتھ خوب پھیلے۔

دس آئمہ قراءات میں سے نو آئمہ قراءات کا سلسلۂ سند حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔مشائخ سے استفادہ کا یہ سلسلہ جو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے چلا تھا وہ باقاعدہ چلتا رہا اور آج تک بحمد اللہ قائم ہے مگر اب کچھ لوگوں نے تراجم وغیرہ کی مدد سے تجوید وقراءات کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ قائم کیا ہے جو نہایت مذموم وقبیح ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎

مَنْ يَأْخُذُ الْعِلْمَ عَنْ شَيْخٍ مُشَافَهَةً
يَكُنْ عَنِ الزَّيْغِ وَالتَّصْحِيفِ فِي حَرَمٍ

''یعنی جو مشائخ کی خدمت میں رہ کر ان کی زبانی استفادہ کرتا ہے وہ گمراہی اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے۔''

وَمَنْ يَكُنْ آخِذًا لِلْعِلْمِ مِنْ صُحُفٍ
فَعِلْمُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَالْعَدَمِ

''اور جو شخص محض کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے، اہل علم کے نزدیک اس کا وہ تمام علم لاشئی اور بے حقیقت ہے۔''

علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک استاذ سے حاصل شدہ علم اور ایک کتاب سے حاصل شدہ علم، استاذ سے حاصل شدہ علم پختہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بیان کرکے اور سمجھا کر اچھی طرح وضاحت سے بتاتا ہے اس میں غلطی کا امکان نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک مضبوط ذریعہ علم ہے۔

اور کتابی علم میں غلطی کا زیادہ امکان ہے اور اس کا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ یہ اُس کی فہم کے اوپر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس انداز میں اور کس حد تک سمجھا ہے۔صحیح سمجھا ہے یا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط یعنی کتاب سے استفادہ بھی اُسی صورت میں مفید ہے جب کسی اُستاذ سے بالمشافہ حصول علم کیا ہو۔

قرآءت کا نزول:

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے نہایت صحت کے ساتھ ساتھ بتواتر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَئُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.))

"یعنی قرآن مجید سات لغات پر اتارا گیا ہے ان میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو۔ اسی میں پڑھ لو۔"

امام شمس الدین محمد بن الجزری رحمہ اللہ نشر میں فرماتے ہیں کہ امام کبیر ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے بصراحت لکھا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہوئی ہے اور میں نے اس حدیث کے تمام طرق کو ایک مستقل کتاب میں جمع کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت عمر فاروق، ہشام بن حکیم بن حزام، عبدالرحمن بن عوف، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوہریرہ، عبداللہ بن عباس، ابوسعید خدری، حذیفہ بن الیمان، ابوبکرہ، عمرو بن العاص، زید بن ارقم، انس بن مالک، سمرہ بن جندب، عمرو بن ابی سلمہ، ابوجہم، ابوطلحہ انصاری، اور ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حافظ ابویعلی موصلی رحمہ اللہ اپنی مسند کبیر میں روایت فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ کے دوران فرمایا کہ ذرا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو کہ "یہ قرآن سات لغتوں میں اترا ہے اور ہر لغت شافی و کافی ہے" اس پر بے شمار لوگ کھڑے ہوگئے اور شہادت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ایسا فرمایا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ٹھیک کہتے ہو اور گواہ رہو کہ میں بھی اس کے حق ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"احرف سبعہ" کی تشریح میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جن کی تعداد چالیس (۴۰) سے بھی اوپر پہنچتی ہے لیکن ان سب میں صحیح ترین اور حقیقت سے زیادہ قریب یہ ہے کہ اس سے سات لغات مراد ہیں۔ بیہقی، ابہری، صاحب نشر، علامہ ابن حجر، صاحب قاموس اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے یعنی قراءت متواترہ عشرہ کے اختلافات عرب کی سات لغات سے باہر نہیں ہیں یعنی لغت قریش، ہذیل، ثقیف، ہوازن، کنانہ، تمیم اور یمن۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سات لغات میں اترنے کی حکمت یہ بتلائی گئی کہ قرآن کے تکلم میں تمام اہل عرب کو تخفیف و آسانی میسر ہوسکے چنانچہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ شروع میں خداوند تعالیٰ نے قرآن ایک لغت پر نازل فرمایا تو میں نے درخواست کی یارب! امت پر آسانی کیجئے۔ یہ درخواست بار بار کی گئی حتیٰ کہ سات لغات پر پڑھنے کی اجازت ہوگئی۔

بہرحال اس اختلاف کی نوعیت یہ ہے کہ ادا کے مختلف سات طریقے آنحضرت ﷺ سے منصوص ہوکر بتواتر پہنچے ہیں لہٰذا یہ اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تضاد و تناقض کیونکہ ایسا اختلاف کلام اللہ میں محال ہے۔ فرمایا گیا۔

((أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا.))

امام ابوعبداللہ بن قتیبہ رحمہ اللہ کتاب المشکل میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہولت بہم پہنچائی گئی کہ آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا۔ ہر قبیلے کو اس کی لغت و عادت کے مطابق کلمات قرآنیہ پڑھایئے چنانچہ بنی تمیم قِيلَ۔ غِيضَ میں کسرہ کو ضمہ کے اشمام کے ساتھ بولتے تھے اسی طرح کچھ قبائل میں لَا تَأْمَنَّا جیسے کلمات میں ادغام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اشمام ہوتا تھا اور کچھ قبائل میم جمع میں صلہ کرتے تھے۔ کچھ قبائل قَدْ اَفْلَحَ۔ قُلْ اُوْحِيَ وغیرہ میں نقل حرکت کرتے تھے۔ کچھ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہ ذوات الیاء میں امالہ کرتے تھے۔ کچھ خَبِیْرًا وغیرہ کی راء کو ترقیق سے پڑھتے تھے۔ اسی طرح بعض قبائل صلوٰۃ۔ طلاق وغیرہ میں لام کو پُر کرتے تھے ان سب قبائل کو اپنے اسلوب وعادات کے مطابق پڑھنے کی اجازت دی گئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن حکیم نے اہل عرب کو اپنی مثال لانے کا چیلنج کیا اور فرمایا کہ جس قدر معاونین و مددگار جمع کر سکتے ہو کرو۔ تم سب مل کر قرآن جیسا کلام نہیں لا سکتے۔ سبع احرف سے قرآن کے طرز ادا میں وسعت ہوگئی۔ اب اس چیلنج کے مخاطب صرف قریش ہی نہیں۔ ہذیل، ثقیف ہوازن، کنانہ، تمیم، یمن، وغیرہ تمام قبائل ہوگئے۔ اب کسی قبیلہ کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہی کہ اگر قرآن ہماری لغت پر اترتا تو ہم اس کا مقابلہ (نعوذ باللہ) کر سکتے تھے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قرآءت متواتر ہیں تو ان کا قبول کرنا واجب اور ان کا انکار حرام ہے۔ کسی شخص کے لیے جو صدقِ دل سے مسلمان ہے۔ اس کی گنجائش نہیں کہ قرآءت کا رد کرے کیونکہ ہر قرآءت قرآن ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ اختلاف قراء، اختلاف فقہاء سے جداگانہ چیز ہے۔ اختلاف قراء تمام حق وصواب اور منزل من اللہ ہے جس میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں اور اختلاف فقہا اختلاف اجتہادی ہے کہ نفس الامر میں حق ایک ہوتا ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہوتا ہے مگر ظنی طور پر اس میں خطا کا احتمال بھی ہوتا ہے لیکن ہر قرآءت دوسری قرآءت کی نسبت حق وصواب اور فی نفس الامر قطعی اور یقینی ہوتی ہے جس پر ایمان و اعتقاد ضروری ہوتا ہے۔

اور قرآءت کی نسبت جو کسی صحابی یا امام کی طرف کی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہوتی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ صحابی یا امام اس قرآءت کے سب سے بہتر حافظ و ضابط تھے۔ اسی طرح قرآء یا رُوات کی طرف نسبت اس لیے ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنی عمروں کو اس قرآءت یا روایت کے پڑھانے میں فنا کردیا۔ اُن کی ملازمت و دوام کی وجہ سے ان کی طرف نسبت کی جانے لگی یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے اپنی رائے' اجتہاد اور اختراع سے یہ قرآءت تجویز کرلی تھیں۔ (بشکریہ امانیہ شرح شاطبیہ جلد دوم)

قرآءات ثلاثہ پڑھانے کے قواعد وضوابط

① قرآءت ثلاثہ پڑھنے والوں کی اہلیت:

ثلاثہ قرآءت وہی طلباء پڑھ سکتے ہیں جو قرآءت سبعہ کو بہت اچھے طریق پر مکمل کر چکے ہوں۔ شاطبیہ کے اصول و فرش ان کو بہت اچھی طرح یاد ہوں اور بآسانی اجراء بھی قرآءت سبع میں کر لیتے ہوں کیونکہ قرآء سبعہ میں امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کو امام ابوجعفر کی اصل اور امام ابوعمرو بصری کو امام یعقوب کی اصل اور امام حمزہ کو امام خلف کی اصل قرار دیا گیا ہے جب یہ اصل اچھی طرح یاد ہوگی تو یہ فرع اچھی طرح ذہن میں آئیں گی۔ اسی لیے ضروری ہوگا کہ قرآءت ثلاثہ پڑھنے والے اوّل قرآءت سبع میں مہارت تامہ پیدا کریں کیونکہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ثلاثہ کی نصابی کتاب الدرۃ المضیہ میں وہ قرآءت بیان فرماتے ہیں جو اصل کے خلاف ہوگی اور جو قرآءت ثلاثہ میں اصل کے موافق ہوگی اُس کو بیان نہیں فرماتے ہیں لہٰذا اُس کو حاصل کرنے کے لیے شاطبیہ کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔ اب اس موقع پر اگر اصل صحیح طریقے سے ذہن نشین ہوگی تو تب ہی ثلاثہ صحیح سمجھ میں آئے گی۔

② نصاب قرآءت ثلاثہ:

سات کے بعد والی ان قراءات کے لیے مشہور و مستند اوّل علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظوم عربی قصیدہ "الدرة المضیئة" ہے جو شاطبیہ ہی کی طرز پر باقی تین قراءات کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ علامہ شمس متولی رحمہ اللہ کا رسالہ "الوجوه المسفرة" جو نثر میں ہے بھی پڑھانا چاہیے۔

الدرۃ المضیہ پڑھانے کا طریقہ

الدرۃ المضیہ پڑھانے کے لیے بھی دو طریقے وہی مروج ہیں جو ہم ابھی شاطبیہ پڑھانے کے طریقہ میں بیان کر آئے ہیں انہیں دوبارہ دیکھ لیں۔

(۳) شاطبیہ کو زیر مطالعہ رکھیں:

درہ کی پڑھائی کے دوران بہت ضروری ہے کہ شاطبیہ کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔ کیونکہ آئمہ ثلاث کے لیے امام نافع۔ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ کو اصل ٹھہرایا گیا ہے اور علامہ جزری رحمہ اللہ نے درہ میں صرف وہی قراءات بیان کی ہیں جن میں آئمہ ثلاث نے اپنی اصل سے اختلاف کیا ہے لہٰذا اگر تین اصل قرار دی جانے والی قراءات پر مکمل عبور نہ ہوگا تو آئمہ ثلاث کی قراءات کو حاصل کرنا بہت دشوار ہوگا۔

(۴) احسن المقال درہ سے قبل پڑھا دیں:

الدرۃ المضیہ سے قبل اگر نثر میں کوئی کتاب قراءات الثلاث میں پڑھا دی جائے تو بہت اچھا ہوگا اس کے پڑھ لینے کے بعد الدرۃ المضیہ کی پڑھائی میں کافی آسانی پیدا ہوگی۔ راقم کی تصنیف ''احسن المقال فی القراءات الثلاث'' اس سلسلے میں نہایت آسان، سہل اور عام فہم انداز میں ہے وہ طلباء کے لیے نہایت مفید رہے گی اس کے علاوہ قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ کے رسائل القراءات عشرہ بھی نہایت سہل آسان اور خوبصورت پیرایہ بیان میں چھپ کر آچکے ہیں وہ بھی طلباء کے لیے ازحد مفید و معاون ہوں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ رسم اور عدد آیات کی کتب بھی پڑھائیں:

ہمارے یہاں پاک و ہند میں عموماً سبع کے نصاب میں ''عقیلۃ اتراب القصائد'' جو رسم میں علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے پڑھانے کا رواج تھا ہم نے بھی اپنے شیخ محترم استاذ القراء والمجودین القاری المقری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ سے یہ پڑھی تھی۔ مگر صد افسوس کہ اب اس کے پڑھانے میں بے التفاقی برتی جارہی ہے میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ اس کتاب کو ضرور شامل نصاب رکھیں اور اس کی تسہیل و توضیح کے لیے میرے شیخ محترم کی شرح ''ایضاح المقاصد'' نہایت شاندار ہے اگر ''رائیہ یعنی عقیلۃ اتراب القصائد'' کے سمجھنے میں طلباء کو دشواری محسوس ہو تو اوّل راقم کی کتاب ''نفائس البیان فی رسم القرآن'' پڑھا دیں جس میں نہایت دلچسپ انداز میں تاریخ قرآن و کتابت اور ''عقیلۃ اتراب القصائد'' کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

عدد آیات میں ''ناظمۃ الزہر'' جو علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے ہمارے اساتذہ عظام قراءات ثلاث کے نصاب میں پڑھاتے رہے مگر اب یہ نصاب سے تقریباً خارج ہوگئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اکابر اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرز کو جاری رکھا جائے اور اس کتاب کو بھی ضرور پڑھایا جائے اردو میں اس کی شرح الشیخ المقری القاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کاشف العسر'' کے نام سے فرمائی ہے قابل مطالعہ شرح ہے ضرور استفادہ کریں۔

⑥ عربی کتب سے استفادہ کریں:

اپنی استعداد بڑھانے کے لیے ذی استعداد طلباء شاطبیہ، درۃ، رائیہ اور ناظمۃ الزہر کی عربی شروح کا ضرور مطالعہ کرتے رہیں۔ مصری اور دیگر عرب اساتذہ کی اس سلسلہ میں نہایت عمدہ اور نادر کتب موجود ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ الدرة المضیہ کی پڑھائی کے دوران دیگر معمولات:

شاطبیہ کی مانند الدرة المضیہ کی پڑھائی کے دوران بھی اپنی کاپی اور قلم لازماً درس میں ساتھ رکھیں اور اہم علمی نکات کاپی میں نوٹ کرتے رہیں۔ نیز اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ شاطبیہ کی مانند درہ میں بھی باری باری طلباء سے اشعار پڑھوائیں اور اشعار میں طلباء کے تلفظ کی درستگی کا اہتمام کریں۔ ایسے ہی درہ کی پڑھائی کے دوران تمام وہ امور پیش نظر رکھیں جو ہم شاطبیہ کے ذیل میں تحریر کر آئے ہیں۔

⑧ قراءات ثلاث کا اجراء:

قراءات ثلاث میں بھی اوّل افراداً پانچ پارے لازماً سنے جائیں۔ اس میں افراداً اجراء کا طریقہ یہ ہوگا کہ اوّل فاتحہ سے الم کے پہلے پاؤ تک ابن وردان کے لیے طالب علم سے پڑھوایا جائے پھر فاتحہ سے پہلے پاؤ تک ابن جماز کے لیے پڑھوایا جائے اور اسی ترتیب سے تینوں قراء کے رواۃ کو فرداً فرداً سن لیا جائے۔ بطریق درہ چونکہ امام خلف العاشر کے دونوں رواۃ ادریس اور اسحاق میں کوئی اختلاف نہیں ہے لہٰذا اگر ان دونوں کو جمع کر کے بھی سن لیا جائے تو ٹھیک ہے۔

جمع الجمع میں عزیزم قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ کی اجراء کی کتاب "نزہۃ الاشراف فی القراءات الثلاث" از حد مفید و معاون ہوگی اس کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں نیز احسن المقال فی القراءات الثلاث جو راقم کی تالیف ہے اور البدور الزاہرہ فی القراءات العشر للشیخ عبدالفتاح القاضی المصری نور اللہ مرقدہ بھی نہایت مفید ہیں۔

⑨ الوجوہ المسفرہ کی پڑھائی:

الوجوہ المسفرہ کی پڑھائی ثلاثہ کے دوران نہایت مفید رہے گی کیونکہ درة المضیہ ایک نہایت مختصر جامع قصیدہ ہے جس کے مقابلے میں الوجوہ المسفرہ آسان پیرایہ بیان میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس سے ثلاثہ قراءت کے اصول وفرش بآسانی ذہن نشین ہوتے چلے جائیں گے۔

ثلاثہ کے اجراء کے لیے جمع الجمع میں قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ کی ''نزہۃ الاشراف فی اجراء الثلاث'' چھپ چکی ہے ثلاثہ کے طلباء کے لیے اس کا مطالعہ انشاء اللہ ازحد مفید ہوگا۔

نیز ثلاثہ کی پڑھائی کے دوران امدادی کتب کے طور پر راقم الحروف کی کتاب ''احسن المقال فی القراءات الثلاث'' بہت مفید ہوگی۔ نیز قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ کی ''نفح الانات فی القراءات الثلاث'' بھی ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔

⑩ دیگر فنی کتب اور شروح کی طرف رجوع:

جیسے کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں دیگر فنی کتب اور شروح کو ضرور پیش نظر رکھیں۔ عربی شروح میں الشیخ عبد الفتاح القاضی رحمہ اللہ کی درۃ المضیہ کی شرح ''الایضاح'' بہت اچھی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ شرح السمنودی عربی میں عمدہ شرح ہے۔ اس کے علاوہ الشیخ علی محمد الضباع رحمہ اللہ کی درۃ کی ''شرح البہجۃ المرضیہ شرح الدرۃ'' بھی قابل دید ہے۔ حضرت موصوف نے شاطبیہ کی شرح بھی ''الارشاد المرید'' کے نام سے کی ہے۔ یہ دونوں شروح اب نہایت عمدہ طریق پر ''الکتابان'' کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آئی ہیں۔

اُردو شرح میں الفوائد المضیہ مؤلفہ قاری ابوالحسن علی اعظمی ''القرۃ المرضیہ شرح الدرۃ المضیہ'' مؤلفہ حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ اور ''الدراری شرح الدرہ'' مؤلفہ اُستاذنا قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نہایت ہی قابل دید ہیں ''الوجوہ المسفرۃ'' کا اُردو ترجمہ وتشریح حضرت قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ بھی مطبوع ہے اسے ضرور زیر مطالعہ رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ ناظمۃ الزہر بھی پڑھا دیں:

ناظمۃ الزہر جو علامہ شاطبی رحمہ اللہ کا منظوم قصیدہ ہے یہ عدد آیات سے متعلق ہے اگر ثلاثہ کی نصابی کتب کے بعد پڑھا دیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ عدد آیات کا فن مدینہ یونیورسٹی اور جامعہ ازہر قاہرہ میں بھی پڑھایا جا رہا ہے۔

⑫ عشرہ قراءت کی کتب بھی زیر مطالعہ رکھیں:

قراءت عشرہ میں علامہ جزری رحمہ اللہ کی تصانیف قابل قدر ہیں۔ خصوصی طور پر ''النشر فی القراءت العشر'' ''تقریب النشر فی القراءات العشر'' اور ''طیبۃ النشر'' جو کہ عشرہ قراءت پر علامہ جزری رحمہ اللہ کا ہی منظوم عربی قصیدہ ہے۔

ان کتب کے علاوہ علامہ جزری رحمہ اللہ کی ''تحبیر التیسیر'' کو بھی زیر مطالعہ رکھیں۔ جو کہ الدرہ کی اصل ہے۔

⑬ ماہانہ تعلیمی رپورٹ عشرہ کے طلباء کی بھی ترتیب دیں:

جس طرح ہم ذکر کر آئے ہیں کہ درجہ حفظ، درجہ تجوید اور قراءت سبع کے اساتذہ اپنے اپنے طلباء کی ماہانہ رپورٹ ضرور تیار کریں۔ اسی طرح نہایت ضروری ہے کہ بعینہٖ ایسی رپورٹ ثلاثہ پڑھانے والے اساتذہ بھی تیار کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ رپورٹ بنانے کا خاکہ ہم درجہ حفظ میں بیان کر آئے ہیں۔

⑭ قراءت ثلاثہ کے طلباء کا بھی تحریری امتحان لیں:

جیسا کہ اس سے پہلے میں تجوید اور قراءت سبع کے قواعد میں لکھ آیا ہوں کہ طلباء کا تحریری امتحان بھی لیا جائے وہی طریقہ کار قراءت ثلاثہ کے طلباء کے لیے بھی اپنائیں اور سال مکمل ہونے پر قراءت ثلاثہ کے طلباء کا بھی تحریری امتحان لیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ علم قراءات کی حقانیت کے متعلق بھی طلباء کو بتائیں:

علمائے قراءات اور محققین کرام نے صحیح اور غیر صحیح قراءات معلوم کرنے کے لیے ایک بہترین ضابطہ مقرر کیا ہے جس کے مطابق کسی بھی قراءات میں درج ذیل تینوں ضابطے پائے جاتے ہوں تو وہ قراءات متواترہ اور صحیح ہے وہ قوانین یہ ہیں۔

ان امور کو علامہ جزری رحمہ اللہ نے اپنے قصیدے "طیبۃ النشر فی القراءات العشر" میں اس طرح بیان کیا ہے۔

فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ
وَكَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالًا يَحْوِيْ
وَصَحَّ إِسْنَادًا هُوَ الْقُرْآنُ
فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْأَرْكَانُ

❶ قرآن کے رسم الخط کے مطابق ہو ❷ نحوی طور پر اس کی وجوہ سے مطابقت رکھتی ہو۔ ❸ صحیح اور متصل سند کے ذریعے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو۔ ان تین خصوصیات کی حامل قراءات کو صحیح اور ثابت سمجھنا از روئے ایمان ضروری ہے اور کسی بھی صحیح قراءات کا انکار قرآن کا انکار سمجھا جائے گا۔

آج کے اس پُرفتن دور میں فتنہ انکار حدیث جیسی خوفناک وباء کے ساتھ ساتھ فتنہ انکار قراءات بھی موجود ہے بلکہ اس میں لوگوں کی کم علمی کا بھی بہت زیادہ دخل ہے موجودہ دور میں خصوصاً برصغیر میں یہ تاثر عام ہے کہ ہمارے یہاں پڑھی جانے والی قراءات عاصم کی روایت حفص ہی بس قراءات ہے اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں لیکن اطلاعاً عرض ہے کہ قراءات متواترہ عشرہ میں سے دنیائے اسلامی میں کتنے ہی ایسے ممالک ہیں جہاں روایت حفص کی جگہ دیگر قراءات پڑھائی جاتی ہیں اور الحمد للہ اُن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت کے حامل قرآن شریف مطبوعہ موجود بھی ہیں۔

لہٰذا ہم بلا خوف وتردید کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے پاس دس مشہور آئمہ سے منقول قرآءت متواترہ موجود ہیں جن کی حقانیت لاریب اور روز روشن کی مانند عیاں ہے۔ حقانیت کی دلیل کے طور پر مثلاً لفظ مٰلِكِ میں دو اختلاف ہیں۔ مٰلِكِ اور مَلِكِ یہ اختلاف پوری دنیائے اسلامی میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ کوئی اور طریق سے پڑھنا مَلْكِ یا مُلْكِ یا اور کسی طرز پر پڑھنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ منزل من اللہ صرف یہ دو ہی اختلاف ہیں اس سے قرآءت کی حقانیت کا پتہ چلتا ہے۔

ایسے ہی لفظ ابراہیم قرآن میں (۵۹) جگہ آیا ہے۔

اور ۳۳ جگہ میں اِبْرَاهِيْمَ اور اِبْرٰهٖمَ پڑھا جاتا ہے اور بقایا جن کلمات میں اِبْرٰهِيْم ہی ہے اُن میں کسی بھی ملک میں اِبْرٰهٖمَ نہیں پڑھا جاتا یہ بھی حقانیت قرآءت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ دراصل یہ اختلاف قرآءت جس طرح منقول ہے اسی طرح پڑھے جائیں گے کسی انسان یا کسی خطا سے یہ ظہور پذیر نہیں ہوئے بلکہ وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا یعنی اللہ تعالیٰ سے اسی طرح بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ قرآءات ہم تک پہنچا ہے۔ اس کے لیے قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ کی کتاب ''تاریخ تجوید وقرآءت'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

⑯ ائمہ قرآءات کے حالات سے بھی طلباء کو آگاہ کریں:

موجودہ دور میں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ قرآءات عشرہ متواترہ کے ائمہ کرام اور ان کے راویین کے سوانحی حالات معلوم ہوں جو کہ استاذ وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو بھی بتاتا رہے کہ ان حضرات نے تعلیم وتعلم قرآن اور قرآءت کے فروغ میں اپنی پوری پوری زندگیوں کو لگا دیا اس سلسلے میں قراء عشرہ اور ان کے راویین کے حالات ''تذکرۃ القراء'' کے نام سے طبع ہو چکے ہیں جو اساتذہ وطلباء ضرور مطالعے میں رکھیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات عشرہ کبریٰ

یعنی طیبۃ النشر پڑھانے کے قواعد وضوابط

طیبۃ النشر علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی قرآءات عشرہ کی کتاب ہے جس میں علامہ موصوف نے پوری قرآءات عشرہ کو نظم فرمایا ہے۔ دراصل طیبہ میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "النشر فی القراءات العشر" کے مسائل کو جو کہ دو بڑی جلدوں میں نثر میں ہے نظم فرمایا ہے۔ اکابرین اسلام میں ایسی روایات عموماً ملتی ہیں کہ وہ مسائل کی کتب کو ایک مختصر مجموعے کی صورت میں پیش کر دیتے تھے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی طیبۃ النشر بھی اسی سلسلہ کی ایک حیرت انگیز اور بے مثال کاوش ہے۔

عشرہ صغریٰ اور عشرہ کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی حرز الامانی و وجہ التھانی المعروف شاطبیہ جس میں سات قرآءات کا بیان ہے اور علامہ جزری کی الدرۃ المضیہ جس میں سات کے بعد والی تین قرآءات کا بیان ہے اکٹھی مل کر عشرہ صغریٰ کہلاتی ہیں۔

اور بعض زائد وجوہ جو کہ متواتر اور صحیح سند سے منقول ہیں اور جنہیں شاطبیہ اور درہ میں بیان نہیں کیا جاسکا ہے۔ ان زائد وجوہ متواترہ کو علامہ جزری نے طیبۃ النشر میں ذکر فرمایا ہے۔ طیبۃ النشر میں بیان ہونے والی یہ دس قرآءات عشرہ کبریٰ کہلاتی ہیں۔

① عشرہ کبریٰ پڑھنے والوں کی اہلیت:

طیبۃ النشر قراءات کی آخری اور انتہائی عظیم المرتبت کتاب ہے اس کو پڑھنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے طلباء کے لیے ضروری ہے کہ ان کو شاطبیہ اور درہ پر مکمل عبور ہو اجراء سبعہ اور اجراء ثلاثہ پر دسترس ہو۔ عربی صرف ونحو میں استعداد عمدہ ہو۔

③ طیبۃ النشر فی القراءات العشر کا نصاب:

طیبۃ النشر کے نصاب میں متن کتاب شامل ہے۔ اس کے علاوہ اس کی اچھی سی کوئی اردو یا عربی شرح ضرور زیر مطالعہ رکھیں دستیاب اردو شرح میں راقم کی تحریر کردہ شرح طیبہ النشر اور استاذ القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''المراءۃ المنیرہ فی حل الطیبہ'' موجود ہیں نیز قاری ابوالحسن علی اعظمی کی ''ایضاح العشر فی القراءات العشر'' بھی اردو میں مختصر مگر اچھی شرح ہے اس کے علاوہ عربی شرح میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے علامہ احمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح طیبۃ النشر بھی دستیاب ہے۔ علامہ ''احمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ شرح نہایت آسان عربی میں ہے اور کتاب کے حل میں نہایت شاندار معاون شرح ہے ضرور مطالعہ میں رکھیں۔

طیبۃ النشر کا متن دو رنگا شاطبیہ اور درہ کی طرز پر ہی خوبصورت اور دیدہ زیب طبع شدہ قرآءت اکیڈمی لاہور سے دستیاب ہے۔ اردو میں اس کے علاوہ طیبۃ النشر کی ایک اور شرح ''توضیح العشر فی القراءات العشر'' مولفہ استاذ القراء حضرت قاری محمد عبد اللہ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہے نایاب کتاب ہے مگر شرح نہایت عمدہ اور سہل ہے۔

④ طیبۃ النشر کے پڑھانے کا طریقہ کار:

طیبۃ النشر کی پڑھائی کا طریقہ کار بھی اساتذہ کرام وہی رکھیں جو ہم شاطبیہ اور درہ کے ذیل میں بتا آئے ہیں۔ طلباء کرام سے گزارش ہے کہ اسباق سے قبل اور بعد میں جو اشعار کلاس میں پڑھائے جائیں ان کو دستیاب شروح میں سے دیکھ کر آئیں تاکہ سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ طیبہ پڑھنے والے طلباء کا بھی تحریری امتحان کروائیں:

جیسا کہ اس سے قبل میں تجوید قرآءات سبع اور قرآءات ثلاث کے قواعد میں تحریر کر آیا ہوں کہ طلباء کا تحریری امتحان کروانا چاہیے اسی طرح میں اساتذہ کو ہدایت کروں گا کہ وہ طیبہ کے طلباء کا بھی تحریری امتحان ضرور کروائیں اس طرح طلباء میں مطالعہ کا ذوق بھی بڑھے گا اور ان کو تجوید وقرآءت کے متعلق لکھنے کا سلیقہ بھی آئے گا۔ انشاءاللہ۔

④ طیبہ کی پڑھائی کے دوران النشر فی القراءات العشر کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں:

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی النشر فی القراءات العشر طیبہ کی اصل ہے یہ کتاب دو جلدوں میں نثر میں ہے اور اسی کو پھر علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے طیبہ کی صورت میں نظم فرمایا ہے۔ طیبہ کی پڑھائی کے دوران اس کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں یہ آسان عربی میں نہایت دیدہ زیب انداز میں بیروت اور سعودیہ نیز ایران سے طبع ہو چکی ہے تفہیم وتشریح کے لیے از حد معاون ثابت ہوگی۔ اگر عربی متن دستیاب نہ ہو سکے تو محترم جناب قاری محمد طاہر رحیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے النشر کا اردو ترجمہ وشرح ''کشف النظر فی القراءات العشر'' کے نام سے کیا ہے وہ بھی مطالعے میں رکھیں طیبہ کی پڑھائی میں از حد معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ''تقریب النشر فی القراءات العشر'' علامہ میاطی رحمۃ اللہ علیہ کی ''اتحاف فضلاء البشر فی القراءات اربعہ عشر'' اور حال ہی میں طبع ہو کر آنے والی نہایت مفصل کتاب ''فرید الدہر فی القراءات العشر'' ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔ انشاءاللہ از حد فائدہ مند ہوں گی۔

⑤ طیبہ پڑھنے والوں کے لیے خصوصی ہدایت:

طیبہ پڑھنے والوں کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ دوران مطالعہ شاطبیہ اور درہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی زیر مطالعہ رکھیں تا کہ طلبہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم رہے کہ کون سی قرآءات پہلے شاطبیہ اور درہ میں پڑھ آئے ہیں۔ اس طرح شاطبیہ اور درہ کو زیر مطالعہ رکھنے سے عزیز طلباء کو وہ زائد وجوہ سمجھنے میں بہت آسانی رہے گی جو کہ طیبہ میں بیان ہوئی ہیں اور شاطبیہ اور درہ والی وجوہ ذہن نشین ہونے کی وجہ سے طیبہ پڑھنی آسان ہوگی بصورت دیگر طیبہ ایک ادق کتاب ہے اس طرز پر اپنی پڑھائی کی بنیاد نہ رکھنے والے طلبہ کی پڑھائی کے دوران پراگندہ ذہنی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

طیبہ کی زائد وجوہ کو سمجھنے کے لیے راقم کی کتاب ''الکواکب المنیرہ فی زائد وجوہ الطیبہ'' زیر مطالعہ رکھیں یہ طیبہ کی پڑھائی کے دوران ازحد معاون ثابت ہوگی۔

⑥ طیبہ کے مطابق اجراء:

جس نے عشرہ صغریٰ کا اجراء اچھی طرح مکمل کرلیا ہے اور اس کو اس پر خوب عبور حاصل ہے تو اس کو عشرہ کبریٰ کا اجراء کرنے میں دشواری نہیں ہوگی کیونکہ ہم پہلے بھی بتا آئیں گے کہ چند وجوہ ہیں جو عشرہ کبری میں زائد ہیں۔ شاطبیہ کے اجراء میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کی ''تنشیط الطبع'' موجود ہے اور درہ کے اجراء میں قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ کی ''نزہتہ الاشراف'' موجود ہے۔ طیبہ کے اجراء میں بھی عزیزم قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ نے ''روض المغفر فی اجراء العشر'' کے نام سے جمع الجمع میں ایک پاؤ کا اجراء تحریر کیا ہے جو طیبہ کے طلباء کے لیے انتہائی ضروری اور اہمیت کا حامل ہے اجراء میں طلباء اس کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔

اجراء طیبہ کے لیے اگر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ہمارے استاذ قرآءات ڈاکٹر محمد سالم محیسن کی کتاب میسر آجائے جو سعودیہ کی مطبوعہ ہے تو انشاء اللہ نہایت مفید و معاون ثابت ہوگی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ طیبۃ النشر کی تدریس کی اہمیت:

راقم عرض گزار ہے کہ ہمارے پاکستان میں طیبۃ النشر کی پڑھائی کافی محدود ہے الحمدللہ اس سلسلے میں راقم نے کافی کوشش کی ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے اب نہ صرف راقم خود طیبہ کی تدریس کر رہا ہے بلکہ میرے تلامذہ اور رفقاء بھی اس سلسلے میں میدان عمل میں الحمدللہ آ چکے ہیں۔ اس سلسلے میں دارالعلوم کراچی میں عزیزم قاری عبد الملک صاحب دامت برکاتہم۔ لاہور میں راقم الحروف کے علاوہ قاری نجم الصبیح تھانوی سلمہ مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور۔ گوجرانوالہ میں قاری محمد سعید سلمہ اور مردان میں قاری ولی اللہ عثمانی سلمہ اور مظفر گڑھ میں قاری محمد نذیر سلمہ، پشاور میں قاری عبد الغفور صاحب اور لاہور میں قاری عبد الباسط منشاوی سلمہ طیبہ کی تدریس میں مصروف عمل ہیں۔ تشنگان علم ان مراکز سے رجوع فرمائیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاذ القراء والمجودین حضرت الشیخ القاری المقری

اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اوصاف اُستاذ

راقم نے تدریسی میدان میں جز وقتی طور پر سعودیہ جانے سے پہلے ہی قدم رکھ دیا تھا اور زمانہ تعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کی لڑکوں کو تجوید پڑھا کر حضرت اُستاذ المکرّم رحمۃ اللہ علیہ سے امتحان دلوایا اور سند فراغت دی گئی مگر جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے فراغت کے بعد مستقل پڑھانا شروع کیا تو ایک دن حضرت الاستاذ کے دولت کدہ پہ حاضری دی اور عرض کیا کہ حضرت پڑھانا تو شروع کر دیا ہے مگر تدریس کے اصولوں سے ناآشنا ہوں کہ ایک اچھے استاذ کے کیا اوصاف ہونا چاہیے۔ فرمانے لگے بھائی اصول کیا ہوتے ہیں۔ اصل تو آدمی کا تجربہ ہے وہ انشاء اللہ بتدریج ہو جائے گا۔

مگر استاذ کے لیے جن اوصاف کا ہونا ضروری ہے ان میں اوّل چیز اخلاص ہے۔ استاذ کو علم اور طلبہ سے مخلص ہونا چاہیے۔ اگر استاذ مخلص نہ ہوگا تو علم میں برکت نہ ہوگی۔

دوسری بات یہ کہ دنیاوی لالچ نہ ہو۔ تیسرے ریا کار نہ ہو۔ اللہ کی رضا کی خاطر پڑھائے۔ متکبر نہ ہو، تکبر انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ تقویٰ کا وصف استاذ کے لیے لازم ہے۔ یہ وصف بے حد جامع اور دیگر اوصاف پر حاوی ہے۔

استاذ خوش اخلاق اور خندہ جبین ہو، نرم مزاج ہو، ترش رو نہ ہو۔ تند خو انسان اچھا استاذ نہیں بن سکتا۔ استاد و شاگرد کا تعلق افادہ و استفادہ کا ہوتا ہے۔ یہ اُسی صورت میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے جب دونوں کے باہمی تعلقات خوشگوار ہوں اور شاگرد بلا تکلف اور بلا جھجک علمی فوائد حاصل کرسکتا ہو۔تنگ دل استاذ سے یہ ممکن نہیں۔

اُستاذ کی ناراضگی خیر خواہی، ہمدردی اور محبت پر مبنی ہونی چاہیے۔ وہ بے شک اُنہیں جفاکشی، محنت اور مسلسل کام کرنے پر مجبور کرسکتا ہے اور اس دوران سختی سے کام لینا معیوب نہیں مگر اس کے دل کی گہرائیوں میں حسد و انتقام کا کوئی جذبہ پنہاں نہ ہو۔ اُستاذ کے لیے متبع شریعت ہونا نہایت ضروری ہے۔ایک بے عمل شخص کی بات میں کوئی تاثیر نہیں ہوتی۔

عزت و وقار:

عزت وخودداری کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا اُستاذ کے لیے موزوں نہیں شاہ بخارا نے حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ قصر شاہی پر حاضر ہوکر اُس کے بچوں کو صحیح بخاری کا درس دیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی خواہش کو ٹھکرا دیا اور فرمایا تمہیں تو علم کے اعزاز کو قائم رکھنا چاہیے۔

اسی طرح خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ میرے پاس حاضر ہوکر مجھے حدیث پڑھائیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کردیا اور فرمایا کہ تمہیں علم کو سربلند کرنا چاہیے اگر خلیفہ وقت ہی علم کی تذلیل پر اُتر آئے تو علم کی شان کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔

صبر و استقلال:

اُستاذ کو چاہیے کہ وہ صابر اور مستقل مزاج ہو۔کسی حالت میں بھی صبر وحوصلہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ ہمارے بزرگ اکابرین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس راہ میں جو شدائد و تکالیف کے پہاڑ برداشت کیے وہ بہت صبر آزما تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسعت قلب:

اُستاذ کے لیے وسعت قلبی کا مالک ہونا از بس ضروری ہے۔ ایک تنگ دل شخص ہرگز کامیاب استاذ نہیں بن سکتا۔ شاگرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اُستاذ سے متاثر ہوتا ہے۔ والدین کی تربیت کے بعد بچہ جس شخصیت کا اثر سب سے زیادہ لیتا ہے وہ اُستاذ ہے۔ طلبہ کی اثر پذیری کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ تاثیر، اخلاق و عادات، طرزِ زندگی، علم وفضل اور زہد وتقویٰ سب امور شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُستاذ کے انتخاب میں بڑی باریک بینی کی ضرورت ہے۔ اساتذہ میں اس اخلاص کا فقدان ہوتا جارہا ہے جو سلف کا امتیاز تھا۔ اساتذہ محض کسب معاش کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔ تحصیل علم کی لگن ایک پیاس ہے جو ایک عالم میں ہونی چاہیے وہ اساتذہ میں باقی نہیں رہی ہے۔

علم بڑا ہی غیور واقع ہوا ہے۔ وہ اِن لوگوں کے سینوں کو اپنا نشیمن کبھی نہیں بناتا جو اُسے نیک مقاصد کے لیے حاصل نہ کرتے ہوں جب اُستاذ محض کسب معاش کے لیے پڑھتا ہے تو اسے اپنے مضمون پر دسترس نہیں ہوتی۔ ہردم مطالعہ کرو۔ ہمیشہ مطالعے کو اپنا معمول بنالو۔ بغیر مطالعہ کے کبھی سبق نہ پڑھانا۔ اکابرین کی تالیف شدہ خصوصاً عربی کتب جو فن کی بابت ہوں ضرور مطالعہ کرتے رہو بہت فائدہ ہوگا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُستاذ الاساتذہ الشیخ قاری عبد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ آداب معلم و متعلّم

آداب معلم:

مسلمان ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، دین دار ہو، یاد خوب ہو۔ فسق و بدنیتی سے منزا ہو۔ جس طرح استاذ سے پڑھا ہے، اُسی طرح پڑھائے۔ نیت خالص رکھے۔ کوئی دنیوی غرض یا شہرت یا وجاہت یا مال مقصود نہ ہو، خوش خلق ہو، دنیا کا طمع نہ رکھے، سخی و حلیم ہو، کشادہ رو ہو۔ سکون و وقار و تواضع اختیار کرے۔ ہیئت، لباس وغیرہ درست رکھے۔ ممنوع لباس نہ پہنے۔ ہیئت تکبر سے نہ بیٹھے۔ حتی الامکان قبلہ رو بیٹھے، باوضو ہو، اگر ممکن ہو خوشبو لگائے ڈاڑھی یا کپڑے وغیرہ سے نہ کھیلے، جب متعلّم بھولے تو آہستہ سے اس کو ٹوکے، اگر خود نکال لے فبہا ورنہ آہستہ سے بتلا دے۔ ریا، حسد، کینہ، غیبت دوسرے کی تحقیر اور عجب سے بچے۔ کشادہ مکان میں بیٹھے تاکہ طالبین فراغت سے بیٹھ سکیں۔ شاگردوں کی اعلیٰ قدر و منزلت خاطر برداشت کرے اگر حاجت ہو راہ میں بھی پڑھائے۔

آداب متعلّم:

نیت خالص رکھے۔ علائق و موانع کو حتیٰ الامکان کم کر دے۔ وقت کو غنیمت سمجھے۔ دوسرے وقت پر نہ ٹالے، سیکھنے پر عار نہ کرے۔ شیخ کامل کو تلاش کرے جب اُس کے پاس جائے تو کپڑے صاف ہوں۔ ادب سے پیش آئے۔ نگاہ حرمت سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر نظر کرے جو بتلا دے اُس کو توجہ سے سنے اور یاد رکھے۔ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے اپنا قصور سمجھے۔ اس کے روبرو کسی اور کے قول مخالف کو ذکر نہ کرے اگر کوئی اس کے استاد کو برا کہے تو حتی الوسع اس کا دفعیہ کرے ورنہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔ جب حلقے کے قریب پہنچے سب حاضرین کو سلام کرے پھر شیخ کو خصوصاً سلام کرے لوگوں کو پھاندتا ہوا نہ جائے جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جائے لیکن شیخ کا اذن ہو تو مضائقہ نہیں۔ کسی کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ دو شخصوں کے درمیان میں بغیر ان کی اجازت کے نہ بیٹھے۔ بیٹھنے میں جگہ تنگ نہ کرے۔ اپنے رفقاء سے نرمی برتے۔ شور نہ مچائے۔ بے ضرورت نہ ہنسے۔ بہت باتیں نہ کرے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے بلکہ شیخ کی طرف متوجہ رہے۔ شیخ کی بدخلقی کی سہار کرے۔ اس کی تندخوئی سے اس کے پاس جانا نہ چھوڑے۔ نہ اُس کے کمال سے بداعتقاد ہو بلکہ اس کے اقوال و افعال کی تاویل کرے جب شیخ کسی کام میں لگا ہو یا ملول و مغموم یا بھوکا پیاسا ہو یا اونگھتا ہو یا کوئی اور عذر ہو جس سے تعلیم شاق ہو، یا حضور قلب سے نہ ہو، ایسے وقت میں نہ پڑھے جب پڑھنے کا ارادہ ہو تو پہلے مسواک کرے اگر پڑھنے میں استاذ یا کوئی دوسرا بزرگ آئے قرآءت قطع کر کے تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے۔ (تعلیم الوقف مؤلفہ حضرت استاذ الاساتذہ قاری عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ)

اب ہم یہاں تجوید کے چند قواعد ذکر کریں گے جن کا ہر اُستاذ کے لیے ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجوید اور اس کی غرض و غایت

تعریف:

تجوید کے لغوی معنی "عمدہ کرنا" یا "اچھا کرنا" ہیں۔ مجودین کی اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تکلف کے جمیع صفات کے ہمراہ ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

موضوع:

تجوید کا موضوع حروف تہجی ہیں۔

غرض و غایت:

تجوید کی غرض و غایت تصحیح حروف ہے۔

فائدہ:

تجوید کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور دونوں جہان کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

واضعین فن:

اس فن کو وضع کرنے والوں کی دو اقسام ہیں:

❶ مِنْ حَيْثُ الْأَدَآءِ:

یعنی پڑھ کر بتلانے والے یہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جس طرح آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سنا۔ اسی طرح قواعد کے مطابق آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھایا چونکہ اصحاب النبی ﷺ اہل زبان تھے لہٰذا اُن کو قواعد کی ضرورت پیش نہ آئی۔ بعد میں جب عرب وعجم کا اختلاط ہوا تو قواعد کی ضرورت پیش آئی اور پھر قواعد کو جمع کیا گیا۔

❸ مَنْ حَيْثُ الْقَوَاعِدُ:

یعنی قواعد جمع کرنے والے ان کے ناموں میں اختلاف ہے۔ یہ نام مشہور و معروف ہیں کہ ان حضرات نے قواعد تجوید وضع فرمائے۔

حضرت ابو الاسود الدولی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابو القاسم عبید اللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خلیل بن احمد الفراہیدی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابومزاحم خاقانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت موسیٰ بن عبید اللہ بن خاقان البغدادی رحمۃ اللہ علیہ یا آئمہ قراءت میں سے کسی نے قواعد کو مرتب کیا ہے۔

علم تجوید کا مرتبہ:

علم تجوید کا مرتبہ یہ ہے کہ یہ افضل و اشرف علوم میں سے ہے کیونکہ اس کا تعلق کتاب اللہ کے ساتھ ہے جو تمام کتب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

ارکانِ تجوید:

تجوید کے چار ارکان ہیں:

❶ مخارج الحروف کا جاننا

❷ صفات الحروف کا پہچاننا

❸ حروف کے تمام احکامات کو جاننا

❹ زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا

یہ چیز حروف کی کثرت کے ساتھ مشق کرنے اور ماہرین اساتذہ سے تلقی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجوید کی بعض ضروری اصطلاحات

حرکات ثلاثہ:

زبر۔ زیر اور پیش کو عربی میں حرکات ثلاثہ کہتے ہیں جس حرف پر حرکت ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔

زبر: زبر کو عربی میں فتحہ اور نصب کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر ہو اسے مفتوح اور منصوب کہتے ہیں۔

زیر: زیر کو کسرہ اور جر کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اُسے مکسور اور مجرور کہتے ہیں۔

پیش: پیش کو ضمہ اور رفع کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو۔ اسے مضموم اور مرفوع کہتے ہیں۔

ساکن: ایسا حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو ساکن کہلاتا ہے یعنی مجزوم ہو جیسے قُلْ کا لام۔

مشدد: جس حرف پر شد ہو اُسے مشدد کہتے ہیں۔

تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش نون تنوین کی علامت ہے۔

مراتب تلاوتِ قرآن حکیم

قرآن مجید کی تلاوت کے تین مراتب ہیں اور یہ تینوں آئمہ قرآءت سے ثابت ہیں۔

ترتیل:

اس طریقہ تلاوت میں قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر خوب اطمینان کے ساتھ مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھا جاتا ہے جیسے محافل یا جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئمہ قرآءت میں سے امام نافع کے راوی ورش، امام عاصم و امام حمزہ کا پڑھنے کا طریقہ یہی تھا۔

تدویر:

قرآن کریم کو ترتیل سے قدرے تیز اور احکام تجوید کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے نماز میں جہراً پڑھا جاتا ہے۔ آئمہ قرآءت میں امام ابن عامر اور امام کسائی کے پڑھنے کا طریقہ یہی تھا۔

حدر:

قرآن کریم کو قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے تدویر سے تیز پڑھنا جیسے نماز تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔ آئمہ قرآءت میں امام نافع کے راوی قالون۔ امام ابن کثیر اور امام ابوعمرو بصری کے پڑھنے کا طریقہ یہی تھا۔

یہاں ان آئمہ کے طریقہ کار لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ حضرات زیادہ تر ان طریقوں سے پڑھا کرتے تھے ورنہ ہر ایک امام ان تینوں طریقوں کو صحیح اور جائز کہتے ہیں۔

لحن اور اُس کی اقسام

لحن کے لغوی معنی غلطی کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے:

"حروف کو تجوید کے قواعد کے خلاف اور غلط ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔"

لحن کی اقسام:

لحن کی دو اقسام ہیں:

- لحن جلی
- لحن خفی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحن جلی کی تعریف:

لحن جلی کے معنی واضح اور روشن غلطی کے ہیں ''حروف کے مخارج، صفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا لحن جلی ہے'' اور یہ حرام ہے۔

لحن جلی کی اقسام:

لحن جلی کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں:

① ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے: عَلِیْمٌ کی جگہ اَلِیْمٌ۔ اَلصَّیْفِ کی جگہ اَلسَّیْفِ اور قَلْبٌ کی جگہ کَلْبٌ پڑھنا۔

② کسی حرف کو اس کے اصل سے گھٹا کر پڑھنا جیسے: وَلَا تَقْرَبَا کی جگہ وَلَا تَقْرَبَ۔ ضَیْفِیْ کے بجائے ضَیْفِ اور عَرَفُوْا کی بجائے عَرَفَ پڑھنا۔

③ کسی حرف کو اس کے اصل سے بڑھا کر کے پڑھنا جیسے: نَعْبُدُ کی بجائے نَعْبُدُوْا۔ نَسْتَعِیْنُ کی بجائے نَسْتَاعِیْنُوْ اور غَیْرِ کی بجائے غَیْرِیْ پڑھنا۔

④ متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک پڑھنا جیسے: اَرْسَلْنَا کی جگہ اَرَسَلَنَا پڑھنا۔ یا ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا جیسے: اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ یا اَنْعَمْتِ پڑھنا۔

⑤ مشدد کی جگہ مخفف یا مخفف کی جگہ مشدد پڑھنا جیسے: اَنَّ کی جگہ اَنَ۔ رَبِّ کی جگہ رَبِ اور مِلَۃَ کی جگہ مِلَّۃَ پڑھنا۔

لحن خفی:

تحسین حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں مثلاً غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا، زبر یا پیش والی را کو پُر پڑھنے کی بجائے باریک پڑھنا یا پُر لام کو باریک پڑھنا۔ یہ تمام لحن خفی میں شمار ہوگی اور یہ مکروہ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحن خفی ایسی پوشیدہ غلطی ہے جس کو صرف قراء محسوس کر سکتے ہیں۔ عوام کو اس کا احساس نہیں ہوتا مثلاً اخفاء اقلاب وغیرہ یا ایسی باریک غلطی جس کا احساس صرف اور صرف ماہر قراء ہی کر سکتے ہیں مثلاً مفخم حرف کے بعد الف کا باریک پڑھ دینا۔ حرکات کا ناقص ادا کرنا غنہ ایک الف سے کم یا زیادہ کرنا ان کو لحن خفی میں شمار کیا گیا ہے اور ان سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

استعاذہ اور بسم اللہ کا بیان

جس وقت بھی قرآن کی تلاوت شروع کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ضروری ہے خواہ تلاوت سورۃ کے شروع سے کی جائے یا سورۃ کے درمیان سے نیز ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے سوائے سورۃ توبہ (برآءۃ) کے۔ خواہ تلاوت کی ابتدا سورت کے شروع سے ہو یا پڑھتے پڑھتے کوئی سورت درمیان میں آ جائے۔ تلاوت اگر سورۃ کے درمیان سے شروع کریں تو بسم اللہ میں اختیار ہے۔

تلاوت اگر سورۃ برآءت سے شروع کی جائے تو بعض کے نزدیک برکت حاصل کرنے کے لیے بسم اللہ پڑھی جا سکتی ہے (جمہور کے نزدیک بسم اللہ نہ پڑھے۔ مگر اہوازی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابو الحسن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابو الفتح بن شیطا رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے نزدیک جائز ہے۔ ''النشر'') مگر جب سورۃ انفال ختم کر کے سورۃ توبہ شروع کی جائے تو بسم اللہ ہرگز نہ پڑھی جائے۔ اس وقت تین صورتیں جائز ہیں فصل وصل اور سکتہ۔ یہ تین صورتیں بغیر بسم اللہ کے ہیں۔

دانتوں کا بیان

اکثر مخارج کا تعلق دانتوں کے ساتھ ہے۔ اس لیے دانتوں کے نام ہم یہاں بیان کرتے ہیں تاکہ مخارج سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ انسان کے منہ میں عموماً بتیس دانت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ سولہ دانت بالائی جبڑے میں اور سولہ دانت زیریں جبڑے میں جن میں بارہ دانت اور بیس داڑھیں ہوتی ہیں۔ تفصیل درج ہے:

دانت: سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہا جاتا ہے۔

ثنایا علیا: سامنے کے اوپر والے دو دانت ثنایا علیا کہلاتے ہیں۔

ثنایا سفلیٰ: سامنے کے نیچے والے دو دانت ثنایا سفلیٰ کہلاتے ہیں۔

رباعیات یا قواطع: ثنایا کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے چار دانت رباعیات کہلاتے ہیں۔

انیاب یا کواسر: رباعیات کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے کے چار دانت انیاب یا کواسر کہلاتے ہیں۔

داڑھیں: ضواحک: انیاب کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے کی چار داڑھیں ضواحک کہلاتی ہیں۔

طواحن: ضواحک کے ساتھ ساتھ تین تین دائیں بائیں اور اوپر نیچے بارہ داڑھیں طواحن کہلاتی ہیں۔

نواجذ: طواحن کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے چار داڑھیں نواجذ کہلاتی ہیں۔

داڑھوں کو عربی میں "اضراس" کہتے ہیں۔ اضراس، ضرس کی جمع ہے اس لیے ضواحک، طواحن اور نواجذ کو مطلقاً اضراس کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ اصول مخارج پانچ ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱ حلق ۲ لسان ۳ شفتان ۴ جوف دہن ۵ خیشوم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترہ مخارج اور اُن سے ادا ہونے والے حروف

مخرج نمبر	حروف	مقام ادائیگی اور اُن کی معاونت کرنے والے اسباب
۱	ء اور ھ (حلق)	اقصیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہے۔اس سے یہ دو حروف ادا ہوتے ہیں۔
۲	ع، ح (حلق)	وسط حلق یعنی حلق کا درمیانی حصہ۔اُس سے یہ دو حروف ادا ہوتے ہیں۔
۳	غ، خ (حلق)	ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی جانب ہے اُس سے یہ دو حروف ادا ہوتے ہیں۔(ء۔ھ۔ع۔ح۔غ۔خ کو حلقیہ کہتے ہیں)
۴	ق (لسان یعنی زبان)	زبان کی جڑ اور لہات کے متصل اوپر کا تالو اس حرف کا مخرج ہے۔
۵	ک (لسان یعنی زبان)	لہات کے متصل ہی منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان اور اوپر کا تالو۔اس سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔(ق اور ک کو لہاتیہ کہتے ہیں)
۶	ج،ش اور ی (لسان یعنی زبان)	زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو اس سے ج۔ش اور یاء متحرک و لین ادا ہوتے ہیں۔(ج۔ش اور ی کو شجریہ کہتے ہیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷	ض (لسان یعنی زبان)	زبان کی کروٹ اور بالائی پانچ داڑھوں کی جڑ نواجذ سے ضواحک تک دائیں یا بائیں طرف سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔ (اسے باعتبار مخرج حافیہ کہتے ہیں)
۸	ل (لسان یعنی زبان)	زبان کا کنارا مع ادنیٰ حافہ جب کہ ثنایا رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔
۹	ن (لسان یعنی زبان)	زبان کا کنارا جب کہ ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔
۱۰	ر (لسان یعنی زبان)	زبان کا کنارہ مع پشت زبان جبکہ ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے اُس سے یہ حرف ادا ہوتا ہے (ل۔ ن اور ر کو طرفیہ اور ذلقیہ بھی کہتے ہیں)
۱۱	ط۔ د۔ ت (لسان یعنی زبان)	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (ط۔ د اور ت کو نطعیہ کہتے ہیں)
۱۲	ظ۔ ذ۔ ث (لسان یعنی زبان)	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ سے یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (ظ۔ ذ اور ث کو لثویہ بھی کہتے ہیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳	ص۔ ز۔ س (لسان یعنی زبان)	زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کی مدد سے یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (ص۔ ز اور س کو اصلیہ بھی کہتے ہیں)
۱۴	ف (شفتان)	نچلے ہونٹ کی تری والا حصہ اور ثنایا علیا کے کنارے سے ف ادا ہوتا ہے۔
۱۵	ب۔ م۔ و (شفتان)	دونوں ہونٹوں کے باہم اتصال سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ اس میں واؤ متحرک و لین دونوں شامل ہیں۔ ب دونوں ہونٹوں کی تری والے حصہ سے اور میم دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے سے ادا ہوتی ہے۔ (ف۔ ب۔ م اور و کو حروف شفویہ کہتے ہیں)
۱۶	ا۔ و۔ یا (جوف دہن یعنی منہ کا خلا)	منہ کے خلا سے یہ تین حروف جب یہ تینوں مدہ ہوں ادا ہوتے ہیں یعنی واؤ ساکن ماقبل ضمہ ہو جیسے قُوْلُوْا یائے ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے اَجْرِیْ الف ساکن بغیر جھٹکے کے ماقبل فتح ہو جیسے خَالَ (ان تینوں حروف کو حروف مدہ جوفیہ یا ہوائیہ کہتے ہیں۔)
۱۷	ن۔ م (خیشوم یعنی ناک کا بانسہ)	خیشوم یعنی ناک کے بانسے سے غنہ ادا ہوتا ہے اور یہ نون اور میم کی ذاتی صفت ہے اور ہر حال میں پائی جاتی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف کے مخارج معلوم کرنے کا طریقہ:

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اُس حرف کے شروع میں ہمزہ مفتوحہ لگا کر تلفظ کریں جیسے اَقْ۔ اَبْ۔ اَضْ۔ اَجْ۔ اَہْ وغیرہ پھر اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ٹھہرے تو سمجھ لو کہ حرف بالکل صحیح ادا ہوا۔ بصورت دیگر حرف کا مخرج غلط ہوگا۔ مگر اس میں قابل اعتبار بات ماہر استاذ کی تصدیق ہے کیونکہ فن تجوید میں اصل چیز تلقی استاذ ہے۔

باعتبار مخرج حروف کے القاب:

باعتبار مخرج حروف کے مندرجہ ذیل نو القاب ہیں:

① حلقیہ ② لہاتیہ ③ شجریہ ④ نیطعیہ ⑤ طرفیہ یا ذلقیہ ⑥ نطعیہ ⑦ لثویہ ⑧ اسلیہ ⑨ شفویہ

ہمزہ اور الف کے درمیان فرق:

الف ساکن بے جھٹکا ہوتا ہے اور اس کے ماقبل ہمیشہ زبر ہوتا ہے جیسے قَالَ۔ فَازَ۔ خَابَ وغیرہم لیکن ہمزہ کبھی ساکن ہوتا ہے اور کبھی متحرک۔ جب ہمزہ ساکن ہوتا ہے تو جھٹکے سے ادا ہوتا ہے۔ مثلاً شَانْ۔ مَاْکُوْلَ۔

حروف کی صفات کا بیان

صفت ہمس:

اس کے دس حروف ہیں۔ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ ان کو مہموسہ کہتے ہیں اور ان میں آواز پست ہوتی ہے۔ اس کی ضد جہر ہے۔

صفت جہر:

اس کے اُنیس حروف ہیں اور ان کا مجموعہ یہ ہے کہ "عَظُمَ وَزْنُ قَارِئٍ ذِيْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَضٍّ جَدَّ طَلَبٍ" ان کو مجہورہ کہتے ہیں ان میں آواز بلند ہوتی ہے۔

صفت شدت:

اس کے آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے اَجِدُ قِطٍ بَكَتْ ان کو شدیدہ کہتے ہیں۔ ان میں سختی پائی جاتی ہے۔

صفت رخوت:

اس کے حروف سولہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے "خُذْ غَثَّ عَظٍّ فُضَّ شَوْصٍ زِيَّ سَاهٍ" ان حروف کو رخوہ کہتے ہیں۔ ان حروف میں نرمی پائی جاتی ہے۔

صفت توسط:

اس کے چھ حروف ہے جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ ہے ان حروف میں نہ تو شدت کی طرح سختی ہے اور نہ ان میں رخوت کی طرح نرمی ہے بلکہ درمیانی یعنی بین بین حالت ہے۔

صفت استعلاء:

اس کے سات حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے "خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ" ہے۔ ان میں زبان اوپر کے تالو کی طرف اُٹھتی ہے جس کی وجہ سے ان میں ایک درجے کی تفخیم ہوتی ہے۔

صفت استفال:

اس کے بائیس حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے "ثَبَتَ عِزٌّ مَنْ يُجَوِّدُ حَرْفَهُ اِذْ سَلَّ شَكَا" ان میں زبان نیچے رہتی ہے اس لیے یہ حروف باریک ہوتے ہیں۔

صفت اطباق:

اس کے چار حروف ہیں۔ "ص، ض، ط، ظ" ان میں زبان تالو سے لپٹ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ان میں دو درجے کی تفخیم ہوتی ہے۔

صفت انفتاح:

یہ پچیس حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ "مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَ كَاحَقٍّ لَّهٗ" ہے ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کا وسط اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف رقیق ادا ہوتے ہیں۔

صفت ازلاق:

یہ چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ "فَرَّمِنْ لُبٍّ" ان حروف کو مذلقہ کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارے سے بہت سہولت اور آسانی سے ادا ہوتے ہیں۔

صفت اصمات:

اصمات کے معنی روکنے کے ہیں۔ صفت اصمات کے تیئس حروف کا مجموعہ یہ ہے "جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْقُهٗ اِذْ وَعْظُهٗ يَعُضُّكَ"۔ یہ حروف اپنے مخارج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ ان کو مصمتہ کہتے ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان:

صفت قلقلہ:

قلقلہ کے معنی جنبش کے ہیں۔ اس صفت کے حروف کا مجموعہ یہ ہے۔ "قُطْبُ جَدٍّ" ان حروف کو ادا کرتے وقت حالت سکون میں ان کے مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے۔ حالت سکون میں زیادہ اور حالت حرکت میں کم جبکہ وقف کی حالت میں سکون سے بھی زیادہ حرکت و جنبش ہوتی ہے۔

صفت صفیر:

صفیر کے معنی سیٹی کے ہیں۔ اس میں تین حروف شامل ہیں۔ "ص۔ ز۔ س"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ادا کے وقت آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے۔

صفت لین:

اس کے معنی نرمی کے ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے دوران اس قدر نرمی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی ان پر مد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہ صفت دو حروف میں پائی جاتی ہے۔ واؤ لین اور یائے لین جبکہ یہ دونوں ساکن ہوں اور ماقبل فتحہ ہوں۔

صفت انحراف:

انحراف کے معنی پلٹنا اور مائل ہونا ہیں۔ یہ صفت دو حروف میں پائی جاتی ہے۔ لام اور راء۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے یعنی لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ راء کے مخرج کی جانب اور راء کے ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

صفت تکریر:

تکریر کے معنی ہیں کسی چیز کا بار بار ہونا۔ اس حرف کو ادا کرتے وقت زبان پر ایک قسم کا لرزہ یعنی کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں تکرار کی مشابہت ہو جاتی ہے اور یہ صفت حرف راء میں پائی جاتی ہے۔

صفت تفشی:

تفشی کے معنی پھیلنے کے ہیں۔ یہ صفت حرف شین میں پائی جاتی ہے۔ اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے۔

غنہ:

غنہ خیشومی آواز کا نام ہے۔ یہ صفت نون اور میم میں پائی جاتی ہے جس وقت ان دونوں حروف کو مخرج سے ادا کیا جاتا ہے تو آواز بغیر قصد کے ناک میں چلی جاتی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استطالت:

استطالت کے معنی لمبا اور دراز کرنے کے ہیں۔ یہ صفت حرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔ اس حرف کو ادا کرتے وقت شروع حافہ سے آخر حافہ تک درازی ہوتی ہے جیسے الضَّآلِّیْنَ۔

نقشہ صفات الحروف

نمبر شمار	حروف	متعلقہ صفات
۱	ا	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۲	ب	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔قلقلہ۔
۳	ت	ہمس۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۴	ث	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۵	ج	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ۔
۶	ح	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۷	خ	ہمس۔رخوت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات۔
۸	د	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ۔
۹	ذ	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۱۰	ر	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔انحراف۔تکریر۔
۱۱	ز	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔صفیر۔
۱۲	س	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔صفیر۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳	ش	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔تفشی۔
۱۴	ص	ہمس۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔صفیر۔
۱۵	ض	جہر۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔استطالت۔
۱۶	ط	جہر۔شدت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔قلقلہ۔
۱۷	ظ	جہر۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔
۱۸	ع	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۱۹	غ	جہر۔رخوت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات۔
۲۰	ف	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔
۲۱	ق	جہر۔شدت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ۔
۲۲	ك	ہمس۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۲۳	ل	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔انحراف۔
۲۴	م	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔غنہ۔
۲۵	ن	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔غنہ۔
۲۶	و	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔مدہ یالین۔
۲۷	ہ	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۲۸	ء	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔
۲۹	ی	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔مدہ یالین۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف کے القاب باعتبار صفات

باعتبار صفات کے حروف کے درج ذیل اُنیس القاب ہیں:

❶ مہموسہ ❷ مجہورہ ❸ شدیدہ ❹ رخوہ ❺ متوسطہ ❻ مستعلیہ ❼ مستفلہ ❽ مطبقہ ❾ منفتحہ ❿ مذلقہ ⓫ مصمتہ ⓬ صفیریہ ⓭ مقلقلہ ⓮ منحرفہ ⓯ لینیہ ⓰ مکررہ ⓱ متفشیہ ⓲ مستطیلہ ⓳ غنہ

مراتب صفات

قوی صفات	ضعیف صفات
جہر۔ شدت۔ استعلا۔ اطباق۔ اصمات۔ صفیر۔ قلقلہ۔ تکریر۔ تفشی۔ استطالت۔ غنہ اور انحراف قوی صفات ہیں۔	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اذلاق اور لین ضعیف صفات ہیں۔
کل بارہ صفات	کل چھ صفات

مراتب حروف

اقویٰ	قوی	متوسط	ضعیف	اضعف
ض ط۔ ظ ق	ج۔ د ص۔ غ ر۔ ب	ء۔ ا۔ ز ت۔ خ ذ۔ ع۔ ك	س۔ ش ل۔ و ي	ث۔ ح ن۔ م ف۔ ہ
چار حروف	چھ حروف	آٹھ حروف	پانچ حروف	چھ حروف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفخیم و ترقیق کا بیان

لام کی تفخیم و ترقیق کے قواعد:

لفظ اللہ کے لام میں تفخیم و ترقیق ہوتی ہے اگر اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کو پُر پڑھا جاتا ہے۔ اسے تفخیم کہتے ہیں جیسے خَتَمَ اللّٰهُ۔ كَلَّمَ اللّٰهُ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ يَدُ اللّٰهِ۔ اسی طرح لفظ اَللّٰهُمَّ کے پہلے بھی اگر زبر یا پیش ہو تو اسے پُر پڑھا جائے گا مثلاً مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ۔ قَالُوا اللّٰهُمَّ وغیرہ۔

ترقیق:

اگر لفظ اَللّٰه یا اَللّٰهُمَّ سے پہلے حرف پر زیر ہو تو اسے باریک پڑھا جاتا ہے جیسے يُوَفِّقِ اللّٰهُ۔ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ وغیرہ۔ اسے ترقیق کہتے ہیں۔

لفظ اَللّٰه اور اَللّٰهُمَّ کے لام کے سوا باقی سب لامات باریک ہوتے ہیں۔ ان میں صرف ترقیق ہی ترقیق ہوتی ہے۔ بعض ناواقف لوگ مَاوَلّٰهُمْ کے لام کو پُر پڑھتے ہیں کہ اس کی آواز لفظ اَللّٰهُمْ کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کو صرف باریک ہی پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ وَلّٰى يُوَلِّىْ سے ماضی کا صیغہ ہے اور هُمْ ضمیر منصوب منفصل ہے۔

راء کی تفخیم و ترقیق کے قواعد:

راء کی تین حالتیں ہیں۔

① تفخیم ② ترقیق ③ مختلف فیہ

بارہ حالتوں میں راء پُر ہوتی ہے۔ سات حالتوں میں باریک ہوتی ہے اور سات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمات میں تفخیم و ترقیق یعنی دونوں وجوہ ہوں گی۔

تفخیم:

مندرجہ ذیل بارہ حالتوں میں راء پُر ہوگی۔

- راء پر زبر ہو جیسے نَصَرَكُمْ (الاعراف)
- راء پر پیش ہو جیسے مَكَرُوْا (ابراہیم)
- راء مشدد پر زبر ہو جیسے سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً (الرعد)

راء مشدد مجودین کے نزدیک ایک راء کے حکم میں ہوتی ہے اور اپنی حرکت کے موافق پُر یا باریک پڑھی جاتی ہے۔ بعض ناواقف اس کو دوران سمجھ کر ساکن کے قاعدہ میں شمار کر کے پُر یا باریک پڑھتے ہیں یہ غلط ہے اگر اس کو دوراء بھی شمار کریں تو پہلی راء دوسری کے تابع ہوگی۔

- راء مشدد پر پیش ہو جیسے شَرٌّ (سورۃ الفرقان)
- راء ساکن ماقبل زبر ہو جیسے زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ (سورۃ الرعد)
- راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے اَلْخُرْطُوْمِ (سورۃ القلم)
- راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو جیسے اِرْتَبْتُمْ (سورۃ المائدہ)
- راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَنِ ارْتَضٰی (سورۃ الجن)
- راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اس کلمہ میں ہو۔ جیسے قِرْطَاس (سورۃ الانعام) اِرْصَادً (التوبہ) لَبِالْمِرْصَادِ (سورۃ الفجر) فِرْقَةٌ (التوبہ)
- راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو جیسے الْاَبْصَارِ (سورۃ ص)
- راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو جیسے النَّاقُوْرِ (سورۃ المدثر)
- راء مرامہ مضمومہ یعنی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے قَدِيْرٌ (الملک)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقیق:

راء کے باریک ہونے کی مندرجہ ذیل سات حالتیں ہیں۔

① راء کے نیچے زیر ہو جیسے لِتُشْرِكَ (العنکبوت)

② راء مشدد کے نیچے زیر ہو جیسے مِنَ الرِّيحِ (بنی اسرائیل)

③ راء ساکن ماقبل زیر ہو جیسے فَكَبِّرْ (المدثر) اس کی تین شرائط ذہن نشین کرلیں۔

❶ کسرہ اصلی ہو ❷ اسی کلمہ میں ہو ❸ مابعد حروف مستعلیہ نہ ہو۔

ان شرائط کے پائے جانے سے مذکورہ راء باریک ہوگی ورنہ پر ہوگی۔

④ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے بِهِ السِّحْرُ (یونس)

⑤ راء ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے وَالْعِيْرُ (یوسف) را ساکن ماقبل یا ساکن ہو تو پھر ماقبل کی حرکت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا

⑥ راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے۔ جیسے مَجْرٖىهَا روایت حفص میں صرف اسی کلمہ میں امالہ ہوا ہے اور اس کا تلفظ اسی طرح ہوگا جس طرح "قطرے" اور "ہمارے" کا ہوتا ہے۔

⑦ راء مرامہ مکسورہ جس پر روم کیا جائے جیسے عُقْبَى الدَّارِ (الرعد)

مختلف فیہ:

راء مختلف فیہ کی مندرجہ ذیل سات حالتیں ہیں۔

[1] مِصْرَ جو کل چار جگہ آیا ہے۔

❶ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖ۔ (یوسف)

❷ مُلْكُ مِصْرَ۔ (الزخرف)

❸ اُدْخُلُوْا مِصْرَ۔ (یوسف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ بِمِصْرَ بُيُوتًا۔ (یونس)

نوٹ: مِصْرًا جو کہ سورۃ البقرہ میں ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس میں وصلاً وقفاً تفخیم ہی ہے۔

۲ فَاَسْرِ جو کہ تین جگہ آیا ہے۔

① فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (ھود)

② فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ (الدخان)

③ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (الحجر)

۳ اَنْ اَسْرِ جو کہ دو جگہ آیا ہے۔

I اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ (طٰہٰ)

II اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ (الشعراء)

۴ نُذُرْ جو کہ (القمر) میں چھ جگہ آ رہا ہے

۵ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (الفجر)

۶ اَلْجَوَارِ جو کہ تین جگہ آیا ہے۔

① وَلَهُ الْجَوَارِ (الرحمٰن)

② اَلْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ (الشوریٰ)

③ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ (التکویر)

۷ عَيْنَ الْقِطْرِ (السباء) وقفاً دو وجوہ ہیں مگر ترقیق بہتر ہے یہ سب وہ کلمات ہیں جن میں وقفاً دو وجوہ ہیں یعنی تفخیم و ترقیق جائز ہیں۔

تنبیہ: ایسے کلمات جن میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ جائز ہیں ان میں سے صرف كُلُّ فِرْقٍ (الشعراء) میں وصلاً وقفاً تفخیم و ترقیق ہے باقی کلمات میں جو اختلاف ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ وقفاً ہے وصلاً نہیں ہے۔

میم ساکن ومشدد کے قواعد:

میم جب مشدد ہو تو اس میں غنہ ضروری ہے۔ ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں۔ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے (ایک الف کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ علماء تجوید نے یوں بیان کیا ہے کہ کھلی ہوئی انگلی کو متوسط طریقہ سے بند کرنا اور کھولنا۔ یہ محض ایک اندازہ ہے مگر اصل دارو مدار اساتذہ فن سے مشق کرنے پر ہے) جیسے ثُمَّ۔ عَمَّ۔ لَمَّا وغیرہم میم ساکن کے تین قواعد ہیں۔

① ادغام ② اخفاء ③ اظہار

① ادغام:

میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک آجائے تو وہاں ادغام ہوگا یعنی دونوں میم ایک ہو جائیں گی اور میم مشدد کی طرح اس میں بھی غنہ ہوگا جیسے عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ۔ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وغیرہ اس ادغام کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔

② اخفاء:

میم ساکن کے بعد اگر باء آجائے تو وہاں اخفاء مع الغنہ ہوگا۔ اس اخفاء کا طریقہ یہ ہے کہ ”اس میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصہ کو بہت نرمی کے ساتھ ملا کر غنہ کی صفت بقدر ایک الف بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جائے اور پھر ہونٹوں کے کھلنے سے قبل ہی دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر باء کو ادا کیا جائے۔“ جیسے عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى۔ اسے اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اظہار:

میم ساکن کے بعد با اور میم کے علاوہ اگر کوئی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہوگا باء اور میم کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں اظہار شفوی ہوتا ہے۔ الف کو اس لیے شمار نہیں کیا کہ ساکن حرف کے بعد الف کبھی نہیں آتا لہٰذا میم ساکن کے بعد بھی الف نہیں آتا جیسے فِيْكُمْ رَسُوْلًا۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ۔ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وغیرہم اسے اظہار شفوی کہتے ہیں۔

نون ساکن ومشدد کے قواعد:

نون مشدد میں غنہ ضروری ہے جیسے اِنَّ، كُنَّا، ظَنَّ، مَنَّ وغیرہم نون ساکن ونون تنوین کے چار قواعد ہیں۔

① اظہار ② ادغام ③ اقلاب ④ اخفاء

نون ساکن وہ ہوتا ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو جیسے مِنْ۔ عَنْ۔ اِنْ وغیرہم نون تنوین ونون ساکنہ زائدہ جو کلمہ کے آخر میں لاحق ہوتا ہے نیز یہ دو زبر۔ دو زیر اور دو پیش کی صورت میں ہوتی ہے۔ جیسے رِزْقًا۔ كُتُبٌ۔ صَالِحٍ وغیرہم۔

نون ساکن وتنوین کی آواز ایک ہی طرح کی ہے اس لیے ان کے قواعد بھی یکساں ہیں۔

① اظہار:

یہ اظہار اصل ہے کیونکہ یہ وقفاً وصلاً ادا ہوتا ہے اور یہ حروف حلقی کا محتاج نہیں ہے۔ عَنْ اٰمِرِيْ میں اگر عَنْ پر وقف کریں۔ تو بھی اظہار اور اگر وصل کریں تو بھی اظہار ہی ہوگا بخلاف اس کے ادغام۔ اخفاء اور اقلاب کے وصلاً ہوں گے وقفاً نہیں ہوں گے۔ اظہار کے لغوی معنی ہیں ظاہر کر کے پڑھنا۔ اظہار کی تعریف یہ ہے کہ نون کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے بغیر غنہ کے ادا کرنا اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا جیسے یَنْوَنَ۔ عَنْ اَمْرِیْ۔ مِنْهُ۔ مِنْ هَادٍ وغیرہم۔ اسے اظہار حلقی و حقیقی کہتے ہیں۔

۲ ادغام:

ادغام کے لغوی معنی ادخال کے ہیں۔

ادغام کی تعریف یہ ہے کہ پہلے حرف کو دوسرے حرف میں اس طرح داخل کر کے پڑھنا کہ دونوں ایک ہی ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام کا قاعدہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

اس کی دو قسمیں ہیں ❶ ادغام مع الغنہ ❷ ادغام بلا غنہ لام اور راء میں ادغام بلا غنہ اور یُوْمِنُ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ دو کلمے ہوں یعنی نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور یُوْمِنُ کے چار حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اگر نون ساکن اور حروف یُوْمِنُ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا جیسے دُنْيَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

نون کے ادغام کی امثلہ:

مِنْ لَّغُوْبٍ۔ مِنْ رَّحِيْقٍ۔ مَنْ يَّقُوْلُ۔ مَنْ نَّشَآءُ۔ مِنْ وَّلِيٍّ۔ مِمَّنْ مَّعَكَ۔ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ قَمَرًا مُّنِيْرًا۔ لِيَوْمٍ لَّا۔ نُوْحٍ وَّعَادٍ۔ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وغیرہم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اقلاب:

اقلاب کے معنی بدلنے کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ نون کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد اگر باء آجائے۔ ایک کلمہ میں یا دو کلمہ میں تو نون کو میم سے بدل کر اخفاء کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے اَنْبَآءَ۔ مِنْ بُطُوْنِ۔ قَوْلًا بَلِيْغًا۔ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ وغیرہم۔

④ اخفاء:

اخفاء کے معنی چھپانا کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھنا اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا۔ حروف اخفاء مندرجہ ذیل ہیں۔ ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

اخفاء کا طریقہ:

نون ساکن اور تنوین کو اس کے مخرج سے الگ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر بغیر تشدید کے اس طرح ادا کرنا کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ادغام ہو۔ اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

اخفاء حقیقی کی امثلہ:

اَنْتُمْ۔ مِنْكُمْ۔ مَنْصُوْرًا۔ مَنْضُوْدٌ۔ اَنْفُسُكُمْ۔ مِنْ جُوْعٍ۔ مِنْ ذَهَبٍ۔ مِنْ كُتُبٍ۔ مِنْ شَيْءٍ۔ مِنْ سَبِيْلٍ۔ غُلَامًا زَكِيًّا۔ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۔ لَحْمًا طَرِيًّا۔ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ مَثَلًا كَلِمَةً وغیرہم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مد کا بیان

مد کے لغوی معنی کھینچنا اور دراز کرنا کے ہیں۔ مد کی دو اقسام ہیں۔

1 مد اصلی 2 مد فرعی

1 مد اصلی: حروف مدہ کو ان کی ذاتی مقدار کے مطابق کھینچنا اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو جیسے قَالَ۔ قِيْلَ۔ قُوْلُوْا وغیرہ۔

2 مد فرعی: حروف مدہ کو ان کی ذاتی مقدار سے بڑھا کر کھینچنا اور وہ کسی سبب پر موقوف ہو جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ شَآءَ۔ يَعْلَمُوْنَ۔ دَآبَّةٍ وغیرہم۔

حروف مدہ اور حروف لین کو محل مد کہتے ہیں اور ہمزہ سکون اور تشدید کو سبب مد کہتے ہیں۔

مد فرعی کی اقسام:

مد فرعی کی چار اقسام ہیں۔

1 مد واجب 2 مد جائز 3 مد لازم 4 مد عارض

1 مد واجب:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے شَآءَ۔ سُوْٓءٌ۔ سِيْٓءَ وغیرہم اسے مد واجب اور مد متصل کہتے ہیں اس کی مقدار توسط ہے۔

2 مد جائز:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً اِنِّيْٓ اَعْلَمُ۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا وغیرہ۔ اسے مد جائز اور مد منفصل بھی کہتے ہیں اس کی مقدار بھی توسط ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ مدلازم:

مدلازم کی پانچ اقسام ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

الف: مدلازم حرفی مخفف:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو مثلاً قٓ۔ صٓ۔ نٓ وغیرہ اس کی مقدار طول ہے۔

ب: مدلازم حرفی مثقل:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو مثلاً الٓمّٓ۔ الٓمّٓرٰ وغیرہ میں لام پر مد، اس کی مقدار طول ہے۔

ج: مدلازم کلمی مخفف:

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو جیسے آٰلْـٴٰنَ اس کی مقدار بھی طول ہے۔

د: مدلازم کلمی مثقل:

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو جیسے تَاْمُرُوْٓنِّیْ۔ دَآبَّةٍ اس کی مقدار بھی طول ہے۔

ہ: مدلازم لین:

حرف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے عٓسٓقٓ (شوریٰ)، کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم) میں عین پر جو مد ہے اس کی مقدار طول ہے۔

قرآن کریم کی انتیس سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی الگ الگ پڑھے جاتے ہیں انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔ یہ کل چودہ حروف ہیں ان کا مجموعہ یہ ہے۔

مَنْ قَطَعَكَ صِلْهُ سُحَيْرًا يَا نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ مد عارض:

اس کی دو اقسام ہیں۔

الف: مد عارض لین:

حرف لین کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو جیسے خَوْفْ۔ ضَیْفْ۔ اس کی مقدار طول، توسط اور قصر ہے مگر قصر اولیٰ ہے۔

ب: مد عارض وقفی:

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنَ۔ تُکَذِّبَانِ، اَلْمُسْلِمِیْنَ۔

اس کی مقدار بھی طول، توسط اور قصر ہے لیکن طول اولیٰ ہے۔

وقف میں مد کی وجوہ:

وقف بالاسکان: تینوں حرکات (زبر، زیر اور پیش) پر ہوتا ہے مثلاً اَلْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحِیْمِ۔ نَسْتَعِیْنُ وغیرہ۔

وقف بالروم: صرف دو حرکات زیر اور پیش پر ہوتا ہے مثلاً فَاعْبُدُوْنِ۔ کَرِیْمٌ۔

وقف بالاشمام: صرف ضمہ یعنی پیش پر ہوتا ہے جیسے شَکُوْرٌ وغیرہ۔

تشریح:

اَلْعٰلَمِیْنَ: یہ مد عارض وقفی ہے اور لَا رَیْبَ مد عارض لین ہے چونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے اس لیے اس پر وقف بالاسکان کی تین وجوہ ہوں گی۔ یعنی طول مع الاسکان، توسط مع الاسکان اور قصر مع الاسکان۔

اَلرَّحِیْمِ۔ مِنْ خَوْفٍ: یہاں اول میں وقفاً مد عارض وقفی اور ثانی میں مد عارض لین ہے۔ موقوف علیہ مکسور ہونے کی وجہ سے طول، توسط، قصر مع الاسکان اور قصر مع

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الروم کی چار وجوہ جائز ہیں اور طول توسط مع الروم نا جائز ہیں کیونکہ جو سبب مد میں ہے۔ روم میں نہیں رہتا لہٰذا مد اصلی ہو گا نہ کہ مد فرعی بھی۔

نَسْتَعِيْنُ۔ مِنْ حَيْثُ: یہاں اول میں مد عارض وقفی اور ثانی میں مد عارض لین ہے۔ موقوف علیہ مضموم ہونے کی وجہ سے طول، توسط، قصر مع الاسکان۔ طول۔ توسط۔ قصر مع الاشمام اور قصر مع الروم کی سات وجوہ جائز اور اوپر کی مذکورہ دو وجوہ ناجائز ہوں گی۔

جَآءَ: یہ مد متصل ہے۔ اس میں سبب مد ہمزہ مفتوح ہے لہٰذا اس پر وقفاً دو سبب ہمزہ اور سکون جمع ہو جائیں گے۔ اس لیے یہاں پر طول مع الاسکان اور توسط مع الاسکان کی دو وجوہ جائز ہوں گی یعنی طول سکون عارضی کی وجہ سے اور توسط ہمزہ کی وجہ سے اور قصر مع الاسکان اس لیے نا جائز ہے کہ مد متصل میں قصر سب قراء کے نزدیک نا جائز اور ممنوع ہے کیونکہ اس طرح اس میں سبب اصلی کا لغو ہونا اور سبب عارضی کا معتبر ہونا لازم آتا ہے۔

مِنَ السَّمَآءِ: یہاں موقوف علیہ مکسور ہونے کی وجہ سے اس میں طول مع الاسکان، توسط مع الاسکان اور توسط مع الروم کی تین وجوہ جائز ہوں گی۔ قصر کے عدم جواز کی وجہ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

يَشَآءُ: یہاں موقوف علیہ مضموم ہونے کی وجہ سے طول مع الاسکان، توسط مع الاسکان۔ طول مع الاشمام۔ توسط مع الاشمام اور توسط مع الروم کی پانچ وجوہ جائز ہوں گی۔

عَلَيْهَا صَوَآفَّ: یہاں موقوف علیہ مفتوح مشدد ہے لہٰذا یہ مد لازم کلمی مثقل ہوئی۔ اس میں صرف طول مع الاسکان ہی جائز ہے۔

وَالدَّوَآبِّ: یہاں موقوف علیہ مکسور ہے تشدید کی وجہ سے مد لازم کلمی مثقل ہوئی لہٰذا طول مع الاسکان اور طول مع الروم ہی جائز ہو گا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا جَآنٌّ: یہاں موقوف علیہ مضموم ہونے کی وجہ سے طول مع الاسکان۔ طول مع الروم اور طول مع الاشمام کی تینوں وجوہ جائز ہوں گی۔

مقدار مد کے بارے میں قراء کے اقوال:

طول کی مقدار تین الف اور توسط کی مقدار دو الف ہے۔ ایک قول میں طول کی مقدار پانچ الف ہے اور توسط کی مقدار تین الف ہے اور یہ دونوں قول مد اصلی کے علاوہ ہیں۔ قصر کی مقدار دونوں اقوال میں صرف ایک الف ہے۔

نون قطنی کی تعریف اور کلمات:

نون قطنی کی تعریف: استاذ المحترم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرتبہ حواشی سے مزین کتاب "مجموعہ نادرہ" میں رقمطراز ہیں۔

تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصل کے بعد آنے والا حرف ساکن ہو تو تنوین کے نون کو زیر دیتے ہیں کیونکہ ہمزہ وصلی درمیان میں گر جاتا ہے جیسے نُوْحُ نِ ابْنَہٗ۔ اس کو نون قطنی کہتے ہیں۔ قطن کے معنی روئی کے ہیں۔ روئی کو اوپر نیچے دو استروں (کپڑوں) کے درمیان سی لیتے ہیں جیسے رزائی وغیرہ میں۔ اسی سے مشابہت کی بناء پر اس نون کو قطنی کہتے ہیں کہ یہ نون بھی دو حرفوں کے درمیان میں روئی کی مانند چھپا ہوتا ہے کیونکہ لکھا ہوا تو ہوتا نہیں اور اگر لکھا ہوا ہوتا بھی ہے تو بہت چھوٹا سا۔ نون قطنی سے ابتداء یا اعادہ جائز نہیں ہے۔ بعض حضرات نے نون قطنی کو قطنی کہنے کی وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ "قطن کے معنی روئی کے ہوتے ہیں جس طرح روئی سے زخم مل جاتا ہے اس طرح اس نون کی وجہ سے بھی دو لفظ آپس میں مل جاتے ہیں۔

نون قطنی والے کلمات:

نُوْحُ نِ ابْنَہٗ۔ شَیْئًا نِ اتَّخَذَ۔ بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ۔ قَدِیْرُ نِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ۔ خَیْرَانِ الْوَصِیَّةُ۔ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ۔ لَهْوَانِ انْفَضُّوْا۔
نُفُوْرًا نِ اسْتِكْبَارًا۔ شَیْبَانِ السَّمَآءُ۔ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰی۔
عَادَانِ الْاُوْلٰی۔ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ۔ مُنِیْبِنِ ادْخُلُوْهَا۔ قَرْیَتِنِ
اسْتَطْعَمَا۔ یَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ۔ لُوْطِنِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلَانِنِ
الَّتِیْ۔ فَخُوْرَانِ الَّذِیْنَ۔ مُبِیْنِنِ اقْتُلُوْا۔ خَبِیْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ۔
كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ۔

بعض قرآنی وقوف:

قرآن کریم کے حاشیہ پر بعض وقوف کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ کی آسانی کے لیے ان کی وضاحت یہاں بیان کی جاتی ہے۔

وقف النبی ﷺ: یہ وقف قرآن کریم کے حاشیہ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ پر وقف کرنا مستحب ہے اس لیے کہ آیت کے درمیان میں بھی نبی ﷺ سے وقف ثابت ہے۔ یہ قرآن کریم میں تقریباً گیارہ مقام پر ہے۔

وقف منزل: اس وقف کا دوسرا نام وقف جبرئیل ہے اس جگہ پر بھی وقف مستحب ہے۔ نزول قرآن کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جس جگہ وقف کیا وہاں رسول اللہ ﷺ نے بھی وقف فرمایا اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں وحی منقطع ہوئی۔

وقف غفران: یہ وقف بھی قرآن کریم کے حواشی پر لکھا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ وقف کرنے سے معنی کی وضاحت اور سننے والے پر بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو وقف غفران کہتے ہیں۔ ایسی جگہ پر وصل سے وقف بہتر ہے۔

وقف کفران: یہ وقف قرآن مجید میں ایسے مقام پر لکھا ہوتا ہے۔ جہاں وقف کرنے سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے جس کو معنی سمجھنے والا ہی خوب جان سکتا ہے بلکہ اگر سامع ایسے معانی کا عقیدہ رکھے تو موجب کفر ہے۔لہٰذا ایسے موقع پر وقف نہیں کرنا چاہیے۔

وقف معانقہ: یہ وقف معانقہ کی علامت ہے۔قرآن کریم کے حاشیہ پر وقف معانقہ کا مخفف مع لکھا ہوا ہوتا ہے اور درمیان آیت میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوئے ہوتے ہیں جیسے

لَارَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

وقف معانقہ کا حکم یہ ہے کہ دونوں جگہ وقف نہ کیا جائے ورنہ درمیان والا کلمہ بے ربط ہو جائے گا۔البتہ وصل کیا جا سکتا ہے۔لہٰذا ❶ وصل کل ❷ وصل اول وقف ثانی یا ❸ وقف اول وصل ثانی کرنا چاہیے۔

صلی: الوصل اولی کا مخفف ہے یہاں بوجہ تعلق لفظی کے وصل ہی کرنا چاہیے۔یہ اگرچہ وقف حسن کی علامت ہے اور جواز وقف کی صورت ہے لیکن وقف کرنے کے بعد یہاں اعادہ ضروری ہے۔

لا: یہ لا وقف علیہ کا مخفف ہے اور وقف قبیح کی علامت ہے اس جگہ باقتضائے اتصال کلام وصل کرنا ضروری ہے کیونکہ ایسی جگہ وقف کرنے سے قباحت لازم آئے گی۔اس وجہ سے اس پر وقف نا جائز ہے۔

م: یہ وقف لازم کا مخفف ہے۔یہاں پر وقف کرنا بہتر اور مناسب ہے۔

ط: یہ وقف مطلق کا مخفف ہے۔یہ اس موقع پر ہوتا ہے جس میں پہلے کلام کے بالکل ختم ہو جانے کے سبب ط کے بعد والی عبارت سے ابتداء کرنا بہتر ہوتا ہے۔

ج: یہ وقف جائز کا مخفف ہے اور اس موقع پر ہوتا ہے جس میں وقف و وصل دونوں کی دلیلیں پائی جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ز: یہ وقف مجوز کا مخفف ہے اور اس موقع پر ہوتا ہے جہاں وقف و وصل دونوں کے دلائل ہوں لیکن وصل بہتر ہوتا ہے۔

ص: یہ وقف مرخص کا مخفف ہے یعنی بحالت مجبوری یہاں وقف کرلیں لیکن اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ق: یہ قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْف کا مخفف ہے یعنی بعض علماء کے نزدیک یہاں وقف ہے اگر یہاں وقف کرلیا جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قف: یہ قَدْ یُوْقَفُ عَلَیْہِ کا مخفف ہے۔ بحالت مجبوری یہاں بھی وقف کیا جا سکتا ہے اور اعادہ کی ضرورت نہیں۔

صل: یہ قَدْ یُوْصَلُ کا مخفف ہے یہاں وصل کرنا اولیٰ اور بہتر ہے۔

قلا: یہ قِیْلَ لَا وَقْفَ عَلَیْہِ کا مخفف ہے یعنی یہاں علماء کا وقف اور وصل میں اختلاف ہے بہتر یہی ہے کہ یہاں وقف نہ کرے مگر بحالت مجبوری اگر وقف کرلیا تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

○: یہ آیت کی علامت ہے یہاں وقف کرنا بہتر ہے چاہے اس پر کوئی بھی علامت ہو یہاں پر وقف کرنا سنت بھی ہے۔

وہ کلمات جن کا الف نہ وصل میں پڑھا جاتا ہے نہ وقف میں

نمبر شمار	کلمات	سورۃ	رکوع
۱	اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ	(البقرہ)	۳۱
۲	اَفَائِنْ مَّاتَ	(آل عمران)	۱۵
۳	اَفَائِنْ مِّتَّ	(الانبیاء)	۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴	لَا اِلَى اللّٰهِ	(آل عمران)	۱۷
۵	لَا اِلَى الْجَحِيْمِ	(صٰفّٰت)	۲
۶	وَلَا اَوْضَعُوْا	(توبہ)	۷
۷	لَا اَذْبَحَنَّهٗ	(نمل)	۲
۸	لَا اَنْتُمْ	(حشر)	۲
۹	اَنْ تَبُوْٓءَا	(مائدہ)	۵
۱۰	مِنْ نَّبَاِئ	(انعام)	۴
۱۱	مَلَائِهٖ (چھ مقام پر)	(اعراف)	۳
	//	(یونس)	۸
	//	(ہود)	۴
	//	(مؤمنون)	۳
	//	(قصص)	۹
	//	(زخرف)	۵
۱۲	وَمَلَائِهِمْ	(یونس)	۹
۱۳	ثَمُوْدَا (چار مقام پر)	(ہود)	۶
	//	(فرقان)	۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	//	(عنکبوت)	۴
	//	(نجم)	۳
۱۳	لِتَتْلُوَا	(رعد)	۴
۱۴	لَنْ نَّدْعُوَا	(کہف)	۲
۱۵	وَاَنْ اَتْلُوَا	(نمل)	۷
۱۶	لِيَرْبُوَا	(روم)	۴
۱۷	لِيَبْلُوَا	(محمد ﷺ)	۱
۱۸	وَنَبْلُوَا	(محمد ﷺ)	۴
۱۹	لِشَاىْءٍ	(کہف)	۴
۲۰	قَوَارِيْرَا (ثانی)	(دھر)	۱
۲۱	مِائَةَ۔ مِائَتَيْنِ (جہاں بھی آئیں)	—	—

محاسن تلاوت

قاری کو دورانِ تلاوت درج ذیل خوبیاں ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے۔

نمبر شمار	محاسن	تعریفات
①	ترتیل	ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا
②	تجوید	حروف کو مخارج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا
③	تبیین	ہر حرف کو صاف صاف پڑھنا
④	ترسیل	حروف کو ہموار کر کے پڑھنا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤	تحسین	لحن عرب کے موافق حسن صوت سے مع تجوید کے پڑھنا
⑥	توقیر	خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ پڑھنا

عیوب تلاوت

قرآن کریم کے قاری کے لیے دورانِ تلاوت درج ذیل عیوب سے بچنا ضروری اور لازمی ہے۔

نمبر شمار	عیوب	تعریفات	حکم
①	ترعید	مد اور حرکت میں آواز کو ہلانا	مکروہ
②	تخفیش	حرکات کا پورا نہ کرنا	مکروہ
③	تعجیل	اس طرح جلدی پڑھنا کہ حروف جدا جدا سمجھ نہ آئیں۔	حرام
④	تطنین	گنگنی آواز میں پڑھنا	حرام
⑤	تہمیز	ہر حرف کے ساتھ ہمزہ کو ملا دینا	حرام
⑥	تطویل	حرکات اور مدات کو حد سے زیادہ کھینچنا	مکروہ
⑦	ہمہمہ	مشدد حرف کو مخفف اور مخفف کو مشدد پڑھنا	حرام
⑧	زمزمہ	گانے کے طریقہ پر پڑھنا قواعد تجوید کے ساتھ	مکروہ تحریمی
//	//	گانے کے طریقہ پر پڑھنا قواعد تجوید کے خلاف	حرام
⑨	ترقیص	آواز کو نچانا تجوید کے ساتھ	مکروہ
⑩	عنعنہ	ہمزہ کو عین کے ساتھ مخلوط کر کے پڑھنا	حرام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪	رکزہ	بے موقع ادغام کرنا	حرام
⑫	تمضیغ	حروف کو چبانا	مکروہ
⑬	تعویق	کلمہ کے درمیان وقف کرنا اور آگے سے پڑھنا شروع کر دینا۔	حرام
⑭	وشبہ	حرف اوّل کو نا تمام چھوڑ کر اگلے حرف سے شروع کر دینا۔	حرام

معلوماتِ قرآنیہ

قرآن مجید کی تعریف:

قرآن مجید وہ کلام معجز ہے جسے بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جسے صحیفوں میں لکھا جاتا ہے اور جو نبی کریم ﷺ سے بتواتر منقول ہے اور جس کی تلاوت عبادت کا درجہ رکھتی ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود ذات باری تعالیٰ نے لیا ہے۔

قرآن مجید کو متاخرین نے تیس دنوں کے موافق تیس پاروں میں تقسیم کیا ہے۔

قرآن مجید میں کل ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور بسم اللہ کے بغیر چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) آیات ہیں اور بسم اللہ کے ساتھ (۶۳۴۹) چھ ہزار تین سو انچاس آیات ہیں۔ قرآن کے کلمات (۸۶۴۳۰) چھیاسی ہزار چار سو تیس ہیں اور حروف ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے نزدیک (۳۲۲۶۷۰) تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر ہیں۔ قرآن کے رکوع پانچ سو اٹھاون (۵۵۸) ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف اعتبار سے قرآن مجید کے نصف:

حروف کے اعتبار سے قرآن مجید کا نصف سورۂ کہف میں نُكْرًا کے نون پر ہوتا ہے۔ کلمات کے اعتبار سے سورۂ حج میں وَالْجُلُوْدُ کی دال پر ہوتا ہے۔ آیات کے اعتبار سے سورۃ الشعرآء میں یَأْفِكُوْنَ پر ہوتا ہے۔ اور سورتوں کے اعتبار سے سورۃ الحدید پر قرآن مجید کا نصف ہوتا ہے نیز رکوعات کے اعتبار سے قرآن مجید کا نصف سورۃ الحج کے پانچویں رکوع پر ہوتا ہے۔

قرآن کی جمع و تدوین

قرآن کریم کی تدوین کے سلسلہ میں ہم اسے چار مختلف ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

جمع و تدوین کا پہلا دور:

یہ دور نبوی ﷺ ہے۔ نبی ﷺ پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو اس وقت موجود کسی کاتب کو ﷺ لکھوا دیتے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرما دیتے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں فلاں فلاں آیت کے درمیان لکھ لو۔ کاتب اس آیت کو کسی پتھر۔ پتے یا ہڈی یا چمڑے پر لکھ لیا کرتے۔

اور جب بھی بسم اللہ نازل ہوتی تو رسول اللہ ﷺ سمجھ جاتے کہ یہ نئی سورت کے نزول کی ابتداء ہوئی ہے۔ اسی کے مطابق ہی کاتب کو لکھنے کی ہدایت فرماتے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرات کاتبین وحی کی تعداد مورخین کے بیان کے مطابق بیالیس تک پہنچی ہے ان میں مشہور سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی۔ سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا امیر معاویہ، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم جیسے اکابرین قابل ذکر ہیں۔

قرآن کریم کا جو حصہ بھی لکھا جاتا اس کو ایک الگ جگہ محفوظ کر لیا جاتا اس وقت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم ایک جلد میں محفوظ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں کسی وقت بھی وحی نازل ہو سکتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں مکمل قرآن حکیم کتابت شدہ محفوظ ہو چکا تھا۔ مگر یہ متفرق اشیاء کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

تدوین کا دوسرا دور:

تدوین کا دوسرا دور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے میں مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہونے والی جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ و قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے چونکہ اس زمانہ میں ترویج و اشاعت قرآن کا دارومدار حفظ پر تھا اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطرہ محسوس کیا کہ اگر آئندہ جنگوں میں بھی حفاظ اسی طرح شہید ہوتے رہے، تو کہیں قرآن کریم کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے چنانچہ اس خدشے کا اظہار انہوں نے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا۔

آپ کی عرضداشت پر اول تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کرنے سے انکار فرمایا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بار بار اصرار کرنے پر آپ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر کر دیا چنانچہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جو کہ وحی اور غیر وحی کے کاتب تھے اس کام پر مامور کیا اور ان کی مدد کے لیے اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ان کے ساتھ اس کام میں شامل کیے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مختصر سے عرصہ میں قرآن کریم کو جلد کی صورت میں جمع کر دیا۔

جمع و تدوین کا تیسرا دور:

جمع و تدوین کا تیسرا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آرمینیا کے محاذ پر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے نو مسلم عجمیوں کے درمیان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت کا اختلاف دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کی قرآءت کا انکار کرتے تھے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے خدشہ محسوس کیا کہ لوگ ابھی سے قرآءت متواترہ کا انکار کر رہے ہیں حالانکہ یہ زمانہ افضل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ صحابہ رضی اللہ عنہم ان میں موجود ہیں اگر اسی طرح اختلاف ہوتا رہا تو لوگ بالکل ہی قرآءت کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے جب حج کا موقع آیا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اس خدشے کا اظہار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث سے کیا۔ معاملے کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن کو لغت قریش پر لکھنے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی۔

جس کے رئیس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ اس کمیٹی نے پورے قرآن کو لغت قریش کے مطابق لکھا اور اس کی متعدد نقول تیار کی گئیں جو بلاد اسلامیہ کے مختلف شہروں مکۃ المکرمہ، المدینۃ المنورہ، کوفہ، دمشق، بحرین، بصرہ اور یمن روانہ کی گئیں اور ہر مصحف کے ساتھ ایک ماہر مجود استاذ بھی بھیجا تا کہ قرآن کریم کی قرآءت میں مسلمانوں میں کسی قسم کا کوئی اختلاف باقی نہ رہے چونکہ یہ مصاحف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے حکم پر لکھے گئے تھے اس لیے ان کو مصحف عثمانی کہا جاتا ہے۔ ایک مصحف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی تلاوت کے لیے مخصوص فرمایا تھا۔ اس کو ''مصحف امام'' کہا جاتا تھا۔ یہ وہی مصحف تھا جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی شہادت کے وقت تلاوت فرما رہے تھے۔

جمع وتدوین کا چوتھا دور:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو قرآن کریم لکھے گئے ان پر نہ تو اعراب تھے اور نہ ہی نقاط چنانچہ یہ کام عبدالملک بن مروان کے دور میں حجاج بن یوسف والی عراق نے اپنی زیر نگرانی انجام دیا اور اس وقت قرآن کریم پر اعراب اور نقطے لگائے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اس کے علاوہ قرآن کو سات منزلوں اور تیس پاروں میں تقسیم کیا گیا۔

کچھ نسخہ جات جو حافظے، گلے اور آواز کے لیے مجرب ہیں:

یہاں میں قرآن کے قاری اور حافظ صاحبان وغیرہ کے لیے کچھ دوائیں کھانے اور دیگر احتیاطیں وغیرہ بیان کروں گا جو قرآن پڑھنے والے اور آواز کو اچھا اور گلے کو صاف اور سینے کو مصفا کرنے کے لیے نہایت مفید ہیں۔

میں پچھلے صفحات میں نقل کر آیا ہوں کہ مسواک کر کے پڑھنے اور پڑھانے کے لیے بیٹھیں۔ مسواک کے طبی فوائد جدید سائنس بھی ماننے پر مجبور ہے۔ جس میں بلغم اور دیگر رطوبات فاسدہ کا خاتمہ، منہ کی صفائی، دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی جیسے مفید عوامل شامل ہیں نیز اس سے یادداشت بہتر ہوتی ہے۔ اور حافظے اور دماغ پر نہایت مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نیم کی مسواک دانتوں کے لیے ویسے بھی بہت تیر بہدف ہے اور دانتوں کے درد اور مسوڑھوں سے خون وغیرہ کو روکتی ہے ایسے ہی مفید اثرات کیکر، پیلو، وغیرہ کی شاخ سے تیار کردہ مسواک بھی نہایت اثر انگیزی کی حامل ہیں۔

قرآن شریف میں شہد، زیتون کے متعدد مواقع پر ذکر ہے یہ بھی نہایت مفید اشیاء ہیں۔ زیتون کے تیل کا کھانے میں استعمال دماغ کو قوت اور دل کو توانا رکھتا ہے نیز اس کی مالش سر پر کرنا بھی نہایت مفید ہے۔

اگر آواز بیٹھ جائے تو پیاز کا رس ایک تولہ لے کر ایک تولہ خالص شہد میں تھوڑا سا گرم کر کے پینے سے بیٹھی ہوئی آواز کھل جاتی ہے۔

اسی طرح کلونجی کے متعلق احادیث میں بڑی تعریف آئی ہے کلونجی کو بھون کر کپڑے میں باندھ کر سونگھنے سے زکام اچھا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح زکام میں ناک بند ہو تو اجوائن کو ایک پوٹلی میں باندھ کر گرم کر کے سونگھنے سے چھینکیں آ کر اور ناک سے رطوبت بہہ کر آرام آ جاتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجوائن ایک تولہ کالا نمک تین ماشہ کو باریک پیس کر شہد خالص چار تولہ میں ملا کر دن میں دو تین بار چٹائیں تو کھانسی اور کالی کھانسی دونوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

سردی سے آواز بیٹھ جائے تو تھوڑا سا ادرک نمک لگا کر کھانے سے آواز کھل جاتی ہے۔اسی طرح بلغمی کھانسی اور دمہ وغیرہ میں ادرک کا رس تین ماشہ، شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چاٹنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

گلے میں خرابی محسوس ہو تو گلیسرین گلے میں لگائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا اسی طرح نیم گرم پانی میں نمک حل کر کے اس کے غرارے کریں گلے اور آواز کے لیے نہایت مفید ہے۔ مزید افادے کے لیے تھوڑی سی پھٹکری نیم گرم پانی میں حل کر کے اس کے غرارے کریں نہایت فائدہ دے گی۔

دماغ و بصارت کے ضعف کو دور کرنے کے لیے آملے کا مربہ نہایت مفید ہے اسی طرح دل، دماغ اور بصارت کی بہتری کے لیے سیب اور گاجر کے مربہ جات بہت مفید ہیں۔

بادام کی گریاں اوپر سے چھلکا اتار کر کھانے سے دل و دماغ کیلئے نہایت قوت بخش ہیں۔

امام القراء حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب ارشاد فرمایا کرتے تھے

مرچ کلیجن بانچی بچ پیپل اور پان

شہد ملا کر چاٹ لے کنٹھ کوکو کلا مان

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ سیاہ مرچ، خولنجان، فلفل دراز، بانچی، بچ، پیپل اور پان ہموزن لے کر کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر چاٹ لے اور سمجھ لے کہ اس سے گلا کوکلا پرندے کی آواز والا ہو جائے گا (یہ نسخہ حضرت استاذ المحترم قاری اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ، نے حضرت امام القراء کی سوانح میں تحریر فرمایا ہے۔)

اس کے علاوہ صبح کی سیر اور ہلکی پھلکی ورزش کو بھی لازماً اپنا معمول بنائے کہ اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آواز، گلے، دماغ، دل اور بصارت پر نہایت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی آواز اور گلے کی حفاظت کے لیے کھٹی اور ترش اشیاء سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ گرمیوں میں یخ برف کا پانی استعمال دماغ، گلے، سینہ اور آواز پر نہایت برے اثرات مرتب کرتا ہے۔

اپنے اساتذہ کرام میں حضرت استاذ القراء جناب قاری اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ اور حضرت استاذ القراء جناب قاری محمد صدیق لکھنوی صاحب دامت برکاتہم کو پان کا استعمال کرتے بھی دیکھا ہے اور دونوں بزرگوں کے مطابق پان سے آواز اچھی ہوتی ہے اور گلا صاف رہتا ہے۔ جب راقم مدنیہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں زیر تعلیم تھا ہمارے ایک مصری استاذ محترم فضیلۃ الشیخ دکتور محمد محمد سالم محیسن اپنے پاس یہ اشیاء رکھا کرتے تھے اور اس کے استعمال کو بہت فائدہ مند بتاتے تھے دار چینی اور کوزہ مصری۔

سب سے بہتر اور ضروری یہ ہے کہ آدمی متوازن ہلکی اور زود ہضم خوراک کھائے اور ہلکی پھلکی ورزش کو اپنا معمول بنائے۔ ان تمام امور کو مستقل انجام دینے سے ان شاء اللہ العزیز صحت ہر لحاظ سے بہتر رہے گی۔ مضمون کو ختم کرنے لگا تو ذہن میں یکدم آیا کہ جب طلباء کو سبق یاد نہیں ہوتا تو وہ سر درد اور پیٹ درد کا بہانہ کرتے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بعض طالب علم اس میں واقعی مبتلا ہونے کے باعث سبق یاد نہ کر پاتے ہوں اس لیے ان کے لیے بھی نسخہ جات تحریر کر رہا ہوں۔

سر درد کے لیے خشخاش ایک پاؤ۔ چار مغز پانچ تولہ، دھنیا آدھ پاؤ،، مغز بادام آدھ پاؤ اور ناریل پانچ تولہ لے کر سب کو کوٹ کر باہم ملا لیں اور دیسی گھی میں بھون لیں اور حسب ضرورت شکر ملا کر رکھ لیں۔ ایک تولہ بھر سونے سے قبل کھالیں مگر اس کے بعد کچھ کھائے پیئں نہیں۔ پرانے سے پرانا سر درد اس سے بالکل جاتا رہے گا۔ پیٹ درد میں اول تو یہ معلوم کیا جائے کہ کس وجہ سے ہے اگر قبض کی وجہ سے ہے تو گلقند تین یا چار تولہ لے کر دودھ سے کھائیں اس میں اطریفل زمانی ایک تولہ بھی شامل کر لیں تو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی اچھا ہو پیٹ درد اگر پیچش کی وجہ سے ہو تو پھر چھلکا اسبغول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے چھلکا اسبغول کو ٹھنڈے پانی سے کھائیں بہت مفید ہے۔

اسہال یعنی دستوں کے لیے بھی چھلکا اسبغول مفید ہے اس کے علاوہ انار کا چھلکا پیس کر صبح ٹھنڈے پانی سے کھائیں۔ دست آنا بند ہو جائیں گے نزلہ زکام میں جوشاندے کا استعمال نہایت موثر ہے۔ کسی بھی حکیم کے مطب سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ آج کل تو ہمدرد اور قرشی کے تیار کردہ ملفوف جوشاندے بھی بازار میں بآسانی دستیاب ہیں۔ اب آخر میں کھانے کو بآسانی ہضم کرنے کے واسطے ایک چورن یا پھکی کا ذکر کرتا چلوں جو پیٹ کے افعال کو انشاء اللہ درست رکھے گی اور جس کی بدولت جسم کے دیگر اعضاء بھی تندرست رہیں گے۔ سونف ایک تولہ، زیرہ سفید ایک تولہ، اجوائن ایک تولہ، کلونجی آدھا ماشہ، دھنیا ایک تولہ، دار چینی چند ٹکڑے، بڑی الائچی چار دانے، چھوٹی الائچی ایک ماشہ، سونٹھ ایک تولہ، ہینگ ایک ماشہ، اور کالا نمک ایک تولہ لے کر باہم کوٹ پیس کر رکھیں اور کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔ انشاء اللہ نہایت فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

الحمد للہ یہاں پہنچ کر "تدریب المعلمین" مکمل ہوئی اللہ پاک قبول فرمائے اور اس کی طباعت کا انتظام فرما کر اساتذہ کرام اور طلباء کے لیے نفع کا باعث بنائے آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

خادم القرآن الکریم

قاری محمد ادریس العاصم

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدینہ منورہ

دسمبر ۱۹۹۳ء

نظر ثانی جون ۲۰۰۹ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 3
- عرضِ مؤلف 4
- اساتذہ کرام سے التماس 7
- قواعد وضوابط برائے طالب علم 10
- چھٹیوں کی ممانعت 10
- چھٹی کی اجازت کی شرط 10
- جمعۃ المبارک کی چھٹی کی بندش 10
- دوران سبق نیند کا آنا 11
- مدرسے سے باہر جاتے ہوئے اجازت لے کر جانا 11
- سبق کے اوقات کی پابندی 11
- اوقات تعلیم میں مہمان سے ملنے کی ممانعت 11
- ناشائستہ لوگوں سے ہر لحہ اجتناب 12
- دوران تعلیم چہرے کو کھلا رکھنا 13
- سبق یاد کر لینے پر مطلع کرنا 13
- صفائی کا خاص خیال رکھنا 13
- مدرسے کی اشیاء اور سامان کی حفاظت 13
- مدرسے میں پانی اور بجلی وغیرہ کے استعمال کی احتیاط 14
- لباس کی صفائی ستھرائی 14
- آرام کے ٹائم کی پابندی کرنا 14
- استاد کے مہمان کا بھی احترام 15
- استاد کی غیر موجودگی میں قائم مقام کا احترام 15
- تمام خادمین قرآن خصوصاً اپنے اساتذہ کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرنا 15
- استاذ کی آواز پر فوری جواب دینا 15

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نماز باجماعت کی پابندی 15
- کام کی ذمہ داری کا جواب دہ ہونا 16
- مدرسے کے نظم وضبط کی پابندی 16
- استاد کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھے 16
- قرآن حکیم اور دیگر سبقی کتب کا احترام 16
- تعلیم سے قبل مسواک ضرور کرے 17
- استاد کے مصروف ہونے پر ادب 17
- استاد کو اپنی اغلاط پر مطلع کرنا 18
- مدرسے میں درجہ مراتب کا خیال رکھنا 18
- ہر دم اللہ تعالیٰ سے بآسانی حصول علم کی دعا 18
- سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں سزا 19
- سبق یاد کرنے کے اوقات 19
- حفظ اور ناظرہ کے طلباء کے لیے تعلیمی قواعد وضوابط 20
- سبق سنانے کا طریقہ 20
- سبق کے دوران غلطی 20
- دو ساتھی طلباء میں سننے سنانے کا اختلاف 20
- صحیح سبق نہ سننے پر مقرر کردہ طالب علم کو انتباہ 20
- غلطی پر نشان لگانا 21
- بھول چوک کیا ہے؟ 21
- استاذ کو سنانا 21
- غلطی کی از خود نشاندہی 21
- صاف اور واضح پڑھنا 22
- قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنا 22
- بہت زیادہ غلطیوں پر سزا 23
- مستقل ایک نسخے پر یاد کرنا 23
- یاد کرنے کا ایک اور اہم طریقہ 23
- غلطی یاد کرنے کا طریقہ 23

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سبق حتی المقدور اچھی طرح یاد کرنا 23
- طلباء کی تجویدی اغلاط کی اصلاح 24
- مفردات کی مشق کا طریقہ 24
- سبق پہلے کسی مضبوط یاد والے کو سنائیں 24
- سبق یاد نہ کرنے والے کی چھٹی 25
- سبق استاذ سے لینے کے آداب 26
- سبق والا پارہ سنانا 26
- نگران کے لیے بے توجہی سے سننے کا تدارک 26
- سبق یاد کرنے میں عملدرآمد کرنے والے اہم نکات 27
- سبق کو یاد کرنے کا ایک کامیاب طریقہ 27
- اسباق یاد کرنے کے بہترین اوقات 27
- سبق کے قریبی اسباق بھی یاد کرنا 27
- چھوٹی عمر کے بچوں کو سبق یاد کرانا بڑی عمر کے طلباء کے سپرد کریں 28
- پڑھنے کے اوقات کار کی صحیح تقسیم 28
- منزل یاد کرانے کا ایک بہترین طریقہ 28
- ناظرہ اور حفظ کے اساتذہ کرام کے لیے خصوصی ہدایات 29
- حفظ میں داخلے کا معیار 29
- ناظرہ شروع کرانے سے قبل کوئی ابتدائی قاعدہ ضرور شروع کرائیں 29
- بچوں کو حروف کی پہچان کرائیں 30
- عمّ پارے میں بچوں سے جوڑ کروائیں 30
- شروع سے ہی قواعد تجوید کے مطابق بچوں کو پڑھائیں 30
- فرداً فرداً سبق سننا 30
- ذی استعداد بچوں کو نگرانی پر مقرر کرنا 31
- سبق زیادہ ہونے پر پارہ سننا شروع کر دیں 31
- متشابہات والی آیات کو پختہ کرانا 31
- ناظرہ اور ابتدائی حفظ کے طلباء کے ساتھ نرمی والا سلوک کریں 31
- جسمانی سزا 32

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جسمانی سزا سے زیادہ دیگر سزا دیں تو بہتر ہے 32
- غلطی پر تنبیہ فوراً کریں 32
- کن مواقع پر طلباء کو سزا نہیں دینا چاہیے 32
- فرض نمازوں اور دیگر مواقع پر دعا 33
- شاگرد کو کسی منفعت کے بغیر پڑھائیں 33
- عمدہ شرعی آداب سے آگاہی 34
- بچے کے قبض و بسط کی حالتوں پر فکر مند نہ ہوں 35
- اوقات تعلیم میں تمام بچوں کا سبق۔ پارہ اور منزل ضرور سنیں 35
- پڑھائی میں ہمہ تن مشغولیت 35
- امتحانات کا انعقاد 36
- حفظ کے طلباء کو دور کرنے کا کہیں 36
- دور کرنے کا طریقہ 36
- طلباء کے افعال و کردار کی نگہبانی 37
- پڑھائی کے دوران بچوں کی حرکات پر کڑی نظر 37
- طلباء کے ساتھ برابری کا سلوک 38
- نابالغ بچوں کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے 38
- اپنی جسمانی خدمت لینا 38
- تجوید کے لحاظ سے اور ادائیگی وغیرہ کے لحاظ سے صحت لفظی کا اہتمام 39
- ٹھہر ٹھہر کر مناسب رفتار سے پڑھنے کی عادت ڈالے 39
- بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھیں 39
- سبق سننے کا طریقہ 41
- سبقی پارہ سننے کا طریقہ 42
- منزل سننے کا طریقہ 43
- سبق استاذ لازماً خود سنے 43
- منزل میں لڑکوں کو تبدیل کرتا رہے 43
- طلباء کی تعداد 44
- استاذ حاضری ضرور لگائے 44

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ بنائے 45
- رپورٹ 45
- روزانہ کی کیفیت بھی والدین کو بتائے 46
- منزل سننے کے دوران متشابہات کے متعلق سوال کریں 46
- ایک غلط روایت 47
- مارنے میں احتیاط 47
- مدارس کی انتظامیہ سے درخواست 48
- اساتذہ کو ایک اہم نصیحت 48
- آداب تدریس 49
- استاذ کا طلباء سے برتاؤ 51
- آداب متعلم 58
- استاد کے آداب 61
- استاذ کا انتخاب 61
- استاذ کی خدمت 61
- استاد کو ہمیشہ تعظیم وتکریم کے الفاظ سے خطاب کرنا چاہیے 61
- استاذ کی سختی برداشت کرے 62
- استاذ کے پاس اجازت لے کر آئے 62
- استاذ کے پاس اچھے لباس میں جائے 62
- استاذ موجود نہ ہو تو انتظار کرے 62
- درس میں شامل ہونے کے آداب 63
- غیر ضروری سوالات سے ممانعت 63
- آداب درس 65
- حفظ کرنے والے طلباء اور حفظ قرآن کرانے والے اساتذہ کے لیے اہم باتیں 70
- والدین کی ذمہ داری 70
- حفظ کرنے کی عمر 71
- یاد کرنے کا موزوں وقت 71
- یاد کرنے کے لیے ایک ہی نسخہ رکھیں 72

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- موزوں اور قابل استاد کا انتخاب 72
- مار پیٹ سے اجتناب 72
- مار پیٹ کی بجائے یاد کرنے کیلئے دوسرے طریقے استعمال کریں 73
- طلباء کے لیے یاد کرنے کا آسان ومنفرد طریقہ 73
- سبق یاد کرنے کا طریقہ کار کیا ہو 74
- روزانہ منزل بھی سنی جائے 74
- متشابہ آیات کو یاد کرنا 74
- پکی منزل یاد کرنے کا طریقہ 75
- دور کرنے کی عادت ضرور رکھیں 75
- دیگر کارآمد امور 76
- نورانی قاعدہ کے تعلیمی قواعد وضوابط 76
- آغاز قاعدہ 77
- بچوں کو نقطوں والے اور بغیر نقطوں والے حروف کا فرق ذہن نشین کروائیں 77
- حروف کی ادائیگی 77
- متشابہ صوت الفاظ کی خصوصی مشق 78
- حروف کی مختلف اشکال کی مشق 78
- مرکبات بلا ترتیب کی تعلیم 78
- حروف مقطعات کی مشق 79
- حروف مقطعات کس طرح پڑھتے ہیں 79
- حرکات کی مشقیں 79
- حرکات پڑھانے کا طریقہ 79
- تنوین کی تختی پڑھانے کا طریقہ 80
- حرکات وتنوین کی مشق 80
- کھڑے زبر زیر اور الٹا پیش کی مشق 81
- کھڑے زبر، زیر اور الٹا پیش پڑھانے کا طریقہ 81
- حروف مدہ ولین پڑھانے کا طریقہ 81
- لین کی مثالیں 82

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جزم کی ادائیگی ... 82
- جزم پڑھانے کا طریقہ ... 82
- تشدید کی مشق ... 83
- تشدید پڑھانے کا طریقہ ... 83
- تشدید اور مدہ کی اکٹھی مشق ... 84
- حروف مدہ کی ادائیگی کا طریقہ ... 84
- قاعدہ مکمل پڑھ لینے کے بعد ... 84
- نماز وادعیہ مسنونہ وغیرہ بھی بچوں کو یاد کرائیں ... 85
- بچوں کو ہجے کس طرح کرائے جائیں ... 85
- درجہ تجوید کے متعلق قواعد وضوابط ... 97
- درجہ تجوید میں داخلے کی اہلیت ... 97
- نصاب درجہ تجوید ... 97
- پڑھانے کا طریقہ کار ... 98
- تختہ سیاہ کا استعمال ... 99
- تجوید وقرآءت کے استاذ کی خصوصیات ... 100
- تجوید وقرآءات پڑھانے کے لئے کن علوم کا جاننا ضروری ہے ... 101
- طلباء میں دیگر علمی کتب کا شوق بھی پیدا کریں ... 101
- جمال القرآن، تیسیر التجوید اور فوائد مکیہ کی تدریس ... 102
- المقدمۃ الجزریہ کی تدریس ... 103
- طلباء میں علمی مقابلہ بھی کروائیں ... 103
- صدر اور مشق کا مقابلہ کیسے ہو ... 104
- ایک اہم نکتہ ... 104
- حفظ کا مقابلہ بھی کروایا جائے ... 105
- ضروری اور اہم نکات لکھوادیں ... 105
- طالب علم اور استاذ کا باہمی رشتہ ... 105
- آسان اور عام فہم انداز میں پڑھائیں ... 106
- جب تک سبق ذہن نشین نہ ہو جائے آگے نہ پڑھائیں ... 106

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مشق حدر اور ادائیگی صحت پر بہت زیادہ توجہ دیں 106
- اچھے لہجوں اور عمدہ لحون میں پڑھنے کی ترغیب دیں 107
- اچھے پڑھنے والے قراء کی تلاوتیں بھی ضرور سننے کی تلقین کریں 108
- کسی اچھے اور غیر جانبدار استاذ سے امتحان بھی دلوائیں 108
- مقدمۃ الجزریہ کے اشعار و ترجمہ زبانی یاد کرائیں 108
- قرآن حکیم میں تجوید کے مسائل کا اجراء 109
- مخارج کا بیان بھی خوب مضبوط کرا دیں 110
- طلباء سے تحریری امتحان بھی لیں 110
- سند دینے میں از حد احتیاط 111
- استاذ تجوید بھی حاضری ضرور لگائے 111
- طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ 111
- مراتب تفخیم کا خاص خیال رکھا جائے 112
- درج ذیل کلمات کی خصوصی مشق کرائی جائے 112
- قواعد تجوید کے ساتھ کی گئی تلاوت 113
- تجوید کے طلباء کی عمومی غلطیاں 114
- حرکات کی صحیح ادائیگی کا اہتمام 115
- قرآن کو بے تکلف بغیر کسی مشقت کے صحیح پڑھنا 115
- مکرر حروف کی ادائیگی میں احتیاط 116
- ایک غلطی جس کی نشاندہی علامہ جزری رحمہ اللہ نے کی ہے 117
- قواعد و ضوابط برائے قراءات سبع 118
- سبع قراءات پڑھنے والوں کی اہلیت 118
- نصاب سبع قراءات 118
- پڑھانے کی ترتیب 119
- دیگر فنی کتب اور شروح کی طرف رجوع 119
- اجراء کتنا کرایا جائے؟ 120
- فرشی اختلافات زبانی ازبر کرائیں 120
- اختلافی کلمہ کی صاف اور واضح ادائیگی 120

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قراءات کی نصابی کتب پڑھانے کا طریقہ 121
❁ شاطبیہ پڑھانے کا طریقہ 121
❁ طلبہ کا پڑھنا 122
❁ تمام طلبہ سے باری باری اشعار پڑھوائیں 123
❁ طلبہ کا اشعار پڑھنے میں تلفظ درست کرنے کا اہتمام کرنا 123
❁ اول صرف شاطبیہ کے اشعار کا ترجمہ وتشریح 123
❁ ابلاغ النفع شاطبیہ سے قبل پڑھا دیں 124
❁ اجراء کس طرح کروایا جائے 124
❁ استاذ سبع بھی ضرور لگائے 124
❁ طلباء کی ماہانہ تعلیمی رپورٹ 124
❁ سبع قراءت کے طلباء کا بھی تحریری امتحان کروائیں 124
❁ اساتذہ ومشائخ کی تقریر وتحریر سے استفادہ کیے ہوئے کچھ ضروری فوائد 125
❁ قراءت، روایت اور طریق میں فرق 125
❁ خلاف واجب اور خلاف جائز 125
❁ جمع قراءت 126
❁ ماہرین سے استفادہ 128
❁ قراءت کا نزول 130
❁ قراءات ثلاثہ پڑھانے کے قواعد وضوابط 133
❁ قراءت ثلاثہ پڑھنے والوں کی اہلیت 133
❁ نصاب قراءت ثلاثہ 133
❁ الدرۃ المضیہ پڑھانے کا طریقہ 134
❁ شاطبیہ کو زیر مطالعہ رکھیں 134
❁ احسن المقال درہ سے قبل پڑھا دیں 134
❁ رسم اور عدد آیات کی کتب بھی پڑھائیں 135
❁ عربی کتب سے استفادہ کریں 135
❁ الدرۃ المضیہ کی پڑھائی کے دوران دیگر معمولات 136
❁ قراءات ثلاثہ کا اجراء 136

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- الوجوہ المسفرہ کی پڑھائی 136
- دیگر فنی کتب اور شروح کی طرف رجوع 137
- ناظمۃ الزہر بھی پڑھا دیں 138
- عشرہ قرآءت کی کتب بھی زیر مطالعہ رکھیں 138
- ماہانہ تعلیمی رپورٹ عشرہ کے طلباء کی بھی ترتیب دیں 138
- قرآءت ثلاثہ کے طلباء کا بھی تحریری امتحان لیں 138
- علم قرآءت کی حقانیت کے متعلق بھی طلباء کو بتائیں 139
- ائمہ قرآءات کے حالات سے بھی طلباء کو آگاہ کریں 140
- قراءات عشرہ کبری یعنی طیبۃ النشر پڑھانے کے قواعد وضوابط 141
- عشرہ صغری اور عشرہ کبری سے کیا مراد ہے؟ 141
- عشرہ کبریٰ پڑھنے والوں کی اہلیت 141
- طیبۃ النشر فی القراءات العشر کا نصاب 142
- طیبۃ النشر کے پڑھانے کا طریقہ کار 142
- طیبہ پڑھنے والے طلباء کا بھی تحریری امتحان کروائیں 143
- طیبہ کی پڑھائی کے دوران النشر فی القراءات العشر کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں 143
- طیبہ پڑھنے والوں کے لیے خصوصی ہدایت 143
- طیبہ کے مطابق اجراء 144
- طیبۃ النشر کی تدریس کی اہمیت 145
- حضرت الشیخ القاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے بیان کردہ اوصاف استاذ 146
- عزت ووقار 147
- صبر واستقلال 147
- وسعت قلب 148
- استاذ الاساتذہ الشیخ قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ آداب معلم ومتعلم 149
- آداب معلم 149
- آداب متعلم 149
- تجوید اور اس کی غرض وغایت 151
- تعریف 151

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- موضوع 151
- غرض وغایت 151
- فائدہ 151
- واضعین فن 151
- مِنْ خَبْثِ الْاَدَاءِ 151
- مِنْ خَبْثِ الْقَوَاعِدِ 152
- علم تجوید کا مرتبہ 152
- ارکانِ تجوید 152
- تجوید کی بعض ضروری اصطلاحات 153
- حرکات ثلاثہ 153
- مراتب تلاوت قرآن حکیم 153
- ترتیل 153
- تدویر 154
- حدر 154
- لحن اور اُس کی اقسام 154
- لحن کی اقسام 154
- لحن جلی کی تعریف 155
- لحن جلی کی اقسام 155
- لحن خفی 155
- استعاذہ اور بسم اللہ کا بیان 156
- دانتوں کا بیان 156
- سترہ مخارج اور اُن سے ادا ہونے والے حروف 158
- حروف کے مخارج معلوم کرنے کا طریقہ 161
- باعتبار مخرج حروف کے القاب 161
- ہمزہ اور الف کے درمیان فرق 161
- حروف کی صفات کا بیان 161
- صفت ہمس 161

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صفت جہر 161
- صفت شدت 162
- صفت رخوت 162
- صفت توسط 162
- صفت استعلاء 162
- صفت استفال 162
- صفت اطباق 162
- صفت انفتاح 163
- صفت اذلاق 163
- صفت اصمات 163
- صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان 163
- صفت قلقلہ 163
- صفت صفیر 163
- صفت لین 164
- صفت انحراف 164
- صفت تکریر 164
- صفت تفشی 164
- غنہ 164
- استطالت 165
- نقشہ صفات الحروف 165
- حروف کے القاب باعتبار صفات 167
- مراتب صفات 167
- مراتب حروف 167
- تفخیم وترقیق کا بیان 168
- لام کی تفخیم وترقیق کے قواعد 168
- ترقیق 168
- راء کی تفخیم وترقیق کے قواعد 168

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛ تفخیم 169
⊛ ترقیق 170
⊛ مختلف فیہ 170
⊛ میم ساکن ومشدد کے قواعد 172
⊛ ادغام 172
⊛ اخفاء 172
⊛ اظہار 173
⊛ نون ساکن ومشدد کے قواعد 173
⊛ اظہار 173
⊛ ادغام 174
⊛ نون کے ادغام کی امثلہ 174
⊛ اقلاب 175
⊛ اخفاء 175
⊛ اخفاء کا طریقہ 175
⊛ اخفاء حقیقی کی امثلہ 175
⊛ مد کا بیان 176
⊛ مد فرعی کی اقسام 176
⊛ مد واجب 176
⊛ مد جائز 176
⊛ مد لازم 177
⊛ الف: مد لازم حرفی مخفف 177
⊛ ب: مد لازم حرفی مثقل 177
⊛ ج: مد لازم کلمی مخفف 177
⊛ د مد: لازم کلمی مثقل 177
⊛ ر مد لازم لین 177
⊛ مد عارض 178
⊛ الف: مد عارض لین 178

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ب: مدعارض وقفی 178
- وقف میں مد کی وجوہ 178
- تشریح 178
- مقدار مد کے بارے میں قراء کے اقوال 180
- نون قطنی کی تعریف اور کلمات 180
- نون قطنی والے کلمات 180
- بعض قرآنی وقوف 181
- وہ کلمات جن کا الف نہ وصل میں پڑھا جاتا ہے نہ وقف میں 183
- محاسن تلاوت 185
- عیوب تلاوت 186
- معلومات قرآنیہ 187
- قرآن مجید کی تعریف 187
- مختلف اعتبار سے قرآن مجید کے نصف 188
- قرآن کی جمع و تدوین 188
- جمع و تدوین کا پہلا دور 188
- تدوین کا دوسرا دور 189
- جمع و تدوین کا تیسرا دور 189
- جمع و تدوین کا چوتھا دور 190
- کچھ نسخہ جات جو حافظے، گلے اور آواز کے لیے مجرب ہیں 191

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت اکیڈمی ®

۲۸- الفضل مارکیٹ ۱۷- اردو بازار لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ